بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

عقائد احمدیہ

مرتبہ کردہ

از تصانیف حضرت میرزا غلام احمدؐ قادیانی
مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

۲۳ ربیع الاول مطابق ۲۰ اکتوبر ۱۹۲۷ء

(بار دوم)

مؤلفہ:-
مخدومی جناب میر بشارت احمد صاحب
وکیل ہائی کورٹ حیدرآباد (دکن)

خاکسار:-
محمد فخر الدین
ملتانی مہتمم احمدیہ کتاب
گھر قادیان نے شایع کیا۔

قیمت ۶ر آنہ

رسالہ ہذا کی ضرورت

مدت سے میری خواہش تھی۔ کہ مخالفین سلسلہ احمدیہ کی ان غلط فہمیوں اور غلط بیانیوں کا ازالہ حضرت مرزا صاحب کی تصانیف سے ہی کیا جاوے۔ جو وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مذہب کے متعلق کرتے ہیں۔ کہ گویا حضرت مرزا صاحب اسلام اور قرآن اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔ صحابہ کرام۔ ائمہ اطہار۔ خلفائے کرام۔ اولیاء کرام۔ کو نہ صرف مانتے ہی نہیں۔ بلکہ نعوذ باللہ توہین کرتے ہیں۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہیں مانتے۔ غرضیکہ کل جزی اور اصولی مسائل اسلام کے منکر ہیں۔ اللہ تعالےٰ جزائے خیر دے مخدومی و مکرمی میر بشارت احمد صاحب کو۔ کہ انہوں نے از خود ہی بالکل میرے ارادہ اور منشاء کو پورا کر دیا۔ گویا ایک طرح کا توارد واقع ہوا۔ چنانچہ جب انہوں نے چار سال قبل یہ رسالہ شایع کیا۔ تو اس کو دیکھکر میرا دل للچایا۔ کہ میں اپنی خواہش کو اسے دوبارہ چھاپ کر پوری کروں۔ سو الحمدللہ کہ چار سال کے بعد خدا تعالےٰ نے خود ہی ایک ایسا سامان کر دیا۔ کہ میں اس کو اپنی حسب منشاء اس خوبصورت طریق پر شایع کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔ دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اس کو لوگوں کے لئے موجب رشد و ہدایت بنادے۔ آمین۔ والسلام۔

خاکسار

فخر الدین۔ ملتانی

حمد

حمد و شکرِ آں خدائے کردگار — کز وجودش ہر وجودے آشکار
تمام تعریفیں اور شکر اس پروردگار کے لئے ہے — کہ جس واجب الوجود سے ہر وجود ظاہر ہوا

ایں جہاں آئینہ دارِ روئے او — ذرہ ذرہ رہ نماید سوئے او
یہ تمام کائنات اس کا رو نما آئینہ ہے — جس کا ایک ایک ذرہ اس کی طرف راہ نما ہے

ضیاء الحق صا ۱۸۹۵ء

کس قدر ظاہر ہے نور اس مبدأ الانوار کا — بن رہا ہے سارا عالم آئینہ ابصار کا
ہے عجب جلوہ تری قدرت کا پیارے ہر طرف — جس طرف دیکھیں وہی رہ ہے ترے دیدار کا
چشمۂ خورشید میں موجیں تری مشہود ہیں — ہر ستارے میں تماشہ ہے تری چمکار کا
کیا عجب تو نے ہر اک ذرہ میں رکھے ہیں خواص — کون پڑھ سکتا ہے سارا دفتر ان اسرار کا
چشم مستِ ہر حسیں ہر دم دکھاتی ہے تجھے — ہاتھ ہے تیری طرف ہر گیسوئے خمدار کا

درثمین اردو صہ

اے سننے والو سنو! ہمارا خدا وہ خدا ہے۔ جو اب بھی زندہ ہے۔ جیسا کہ پہلے زندہ تھا۔ اور اب بھی وہ بولتا ہے۔ جیسا کہ وہ پہلے بولتا تھا۔ اور اب بھی وہ سنتا ہے

ہے۔ جیسا کہ پہلے سُنتا تھا۔ یہ خیال خام ہے۔ کہ اس زمانہ میں وہ سُنتا تو ہے مگر بولتا نہیں۔ بلکہ وہ سُنتا ہے اور بولتا بھی ہے۔ اس کی تمام صفات ازلی ابدی ہیں۔ کوئی صفت بھی معطل نہیں۔ اور نہ کبھی ہوگی۔ وہ وہی واحد لاشریک ہے جس کا کوئی بیٹا نہیں۔ اور جس کی کوئی بیوی نہیں۔ اور وہ وہی بے مثل ہے جس کا کوئی ثانی نہیں۔ اور جس کی طرح کوئی فرد کسی خاص صفت سے مخصوص نہیں۔ اور جس کا کوئی ہمتا نہیں۔ جس کا کوئی ہم صفات نہیں۔ اور جس کی کوئی طاقت کم نہیں۔ وہ قریب ہے باوجود دُور ہونے کے۔ اور دُور ہے باوجود نزدیک ہونے کے۔ وہ تمثیل کے طور پر اہل کشف پر اپنے تئیں ظاہر کر سکتا ہے۔ مگر اس کے لئے نہ کوئی جسم ہے۔ اور نہ کوئی شکل ہے۔ اور وہ سب سے اوپر ہے۔ مگر نہیں کہہ سکتے کہ اس کے نیچے کوئی اور بھی ہے۔ اور وہ عرش پر ہے مگر نہیں کہہ سکتے کہ زمین پر نہیں وہ مجمع ہے تمام صفاتِ کاملہ کا۔ اور مظہر ہے تمام محامد حقہ کا۔ اور سرچشمہ ہے تمام خوبیوں کا۔ اور جامع ہے تمام طاقتوں کا۔ اور مبداء ہے تمام فیضوں کا۔ اور مرجع ہے ہر ایک شئے کا۔ اور مالک ہے ہر ایک ملک کا۔ اور متصف ہے ہر ایک کمال سے۔ اور منزہ ہے ہر ایک عیب اور ضعف سے۔ اور مخصوص ہے اس امر میں۔ کہ زمین والے اور آسمان والے اُسی کی عبادت کریں ؛

رسالہ الوصیت مصنفہ حضرت مسیح موعودؑ صفحہ ۱۰ و ۱۱ ۲۰ دسمبر سنہ ۱۹۰۵ء

کیا بدبخت وہ انسان ہے۔ جس کو اب تک یہ پتہ نہیں کہ اُس کا ایک خدا ہے۔ جو ہر ایک چیز پر قادر ہے۔ ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے۔ ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں۔ کیونکہ ہم نے اس کو دیکھا۔ اور ہر ایک خوبصورتی

اس میں پاؤ گے۔ یہ دولت لینے کے لائق ہے۔ اگرچہ جان دینے سے ملے۔ اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے۔ اگرچہ تمام وجود کھونے سے حاصل ہو۔

اے محرومو! اس چشمہ کی طرف دوڑو کہ وہ تمہیں سیراب کرے گا۔ یہ زندگی کا چشمہ ہے جو تمہیں بچائے گا۔ میں کیا کروں اور کس طرح اس خوشخبری کو دلوں میں بٹھاؤں۔ کس دف سے میں بازاروں میں منادی کروں کہ تمہارا یہ خدا ہے۔ تاکہ لوگ سن لیں۔ اور کس دوا سے میں علاج کروں۔ تا سننے کے لئے لوگوں کے کان کھلیں۔ اگر تم خدا کے ہو جاؤ گے تو سمجھو کہ خدا تمہارا ہی ہے تم سوئے ہوئے ہو گے۔ اور خدا تعالیٰ تمہارے لئے جاگے گا۔ تم دشمن سے غافل ہو گے۔ اور خدا اسے دیکھے گا۔ اور اس کے منصوبے کو توڑ دیگا۔

خدا ایک پیارا خزانہ ہے اس کی قدر کرو۔ کہ وہ تمہارے ہر ایک قدم میں تمہارا مددگار ہے۔ جو تم بغیر اس کے کچھ بھی نہیں۔ اور نہ تمہارے اسباب اور چیزیں کچھ چیز ہیں۔

انتہی ملخصاً کشتی نوح مطبوعہ اکتوبر ۱۹۰۲ء ص

نعت

لَا شَکَّ اَنَّ مُحَمَّدًا خَیْرُ الْوَرٰی — رِیْقُ الْکِرَامِ وَ نُخْبَةُ الْاَعْیَانِ

کچھ شک نہیں ہیں مصطفےٰ خیر الوری — خیر الرسل اور سید ہر دوسرا

وَاللّٰہِ اِنَّ مُحَمَّدًا کَرِدَافَةٍ — وبه الموصول بسدة السلطان

واللہ احمد ہیں وہ سچے رہنما — جس کے وسیلہ سے ہی ملتا ہے خدا

وفی مهجتی فور وجیش لامدحا — سَلَالَةُ انوار الکریم محمّدٌ

میرے دل میں ہے اک جوش مدح محمدی — خلاصہ ہیں نوروں کے محمد مصطفےٰ

كريم السجايا اكمل العلم والنهى
شفيع البرايا منبع الفضل والهدى

صفات ان کے اعلیٰ علم میں عقل میں کمال
شفیع خلایق چشمہ فضل و اہتدا

قصائد احمدیہ صہ ۲۳ و ۲۶

جان و دلم فدائے جمالِ محمدؐ است
خاکم نثارِ کوچۂ آلِ محمدؐ است

دیدم بعینِ قلب و شنیدم بگوشِ ہوش
در ہر مکاں ندائے جمالِ محمدؐ است

ایں چشمۂ رواں کہ بہ خلقِ خدا دہم
یک قطرۂ زبحرِ کمالِ محمدؐ است

ایں آتشم ز آتشِ مہرِ محمدی است
ویں آبِ من ز آبِ زلالِ محمدؐ است

آئینہ کمالات اسلام مصنفہ حضرت مسیح موعودؑ

بعد از خدا بہ عشقِ محمدؐ مخمرم
گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم

ہر تار و پودِ من بسراید بہ عشقِ او
از خود تہی و از غمِ آں دلستاں پرم

من نیستم رسول و نیاوردہ ام کتاب
ہاں ملہم استم و ز خداوند منذرم

جانم فدا شود بہ رہِ دینِ مصطفیٰ
این است کامِ دل اگر آید میسرم

ازالۂ اوہام مصنفہ حضرت مسیح موعودؑ ذی الحجہ سنہ ۱۳۰۸ھ

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمدؐ دلبر مرا یہی ہے

سب پاک ہیں پیمبر اک دوسرے سے بہتر
لیک از خدائے برتر خیر الوریٰ یہی ہے

پہلوں سے خوب تر ہے خوبی میں اک قمر ہے
اس پہ ہر اک نظر ہے بدر الدجیٰ یہی ہے

وہ یارِ لامکانی۔ وہ دلبرِ نہانی
دیکھا ہے ہم نے اس سے بس رہنما یہی ہے

وہ آج شاہِ دیں ہے۔ وہ تاجِ مرسلیں ہے
وہ طیب و امیں ہے اس کی ثنا یہی ہے

اس نور پر فدا ہوں اس کا ہی میں ہوا ہوں
وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے

رسالہ قادیان کے آریہ اور ہم۔ مصنفہ حضرت مسیح موعود۔ ۲۴ دسمبر سنہ ۱۹۰۷ء

تمام آدم زادوں کے لئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر

حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

سو تم کوشش کرو کہ سچی محبت اس جاہ و جلال کے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ رکھو۔ اور اس کے غیر کو اس پر کسی نوع کی بڑائی مت دو تا آسمان پر تم نجات یافتہ لکھے جاؤ۔ اور یاد رکھو نجات وہ چیز نہیں ہے جو مرنے کے بعد ظاہر ہوگی بلکہ حقیقی نجات وہ ہے کہ اسی دُنیا میں اپنی روشنی دکھلاتی ہے۔ نجات یافتہ کون ہے؟ وہ جو یقین رکھتا ہے کہ خدا سچ ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس میں اور تمام مخلوق میں درمیانی شفیع ہیں اور آسمان کے نیچے نہ اس کے ہم رتبہ کوئی اور رسول ہے۔ اور نہ قرآن کے ہم رتبہ کوئی اور کتاب ہے۔ اور کسی کے لئے خدا نے نہ چاہا۔ کہ وہ ہمیشہ زندہ رہے مگر یہ برگزیدہ نبی ہمیشہ کے لئے زندہ ہے۔ اور اس کے ہمیشہ رہنے کے لئے خدا نے یہ بنیاد ڈالی ہے کہ اس کے افاضہ تشریعی اور روحانی کو قیامت تک جاری رکھا۔ اور آخر کار اس کی روحانی فیض رسانی سے اس مسیح موعود کو دُنیا میں بھیجا جس کا آنا اسلامی عمارت کی تکمیل کے لئے ضروری تھا۔ کیونکہ ضروری تھا کہ دنیا ختم نہ ہو۔ جب تک کہ محمدی سلسلہ کے لئے ایک مسیح روحانی رنگ کا نہ دیا جاتا۔ جیسا کہ موسوی سلسلہ کے لئے دیا گیا تھا۔ اسی طرح یہ آیت اشارہ کرتی ہے۔ کہ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۔ (رسالہ کشتی نوح مصنفہ حضرت مسیح موعود ۵ راکتوبر ۱۹۰۲ء)

مجموعہ حمد و نعت و منقبت وغیرہ

الحمد للہ المحسن المنان مجابی الاحزان والصلوٰۃ والسلام علیٰ

رسولہ امام الانس والجان طیب الجنان القائد الی الجنان والسلام علی اصحابہ الذین سعوا الی عیون الایمان کالظمان وتوروا فی وقت ترویق اللیالی بنیری اکمال العمل وتکمیل العرفان واٰلہ الذین ھم لشجرۃ النبوۃ کالاغصان ولشامۃ النبی کالریحان۔ ترجمہ۔ اُس محسن کا شکر ہے جو احسان کرنے والا۔ اور غموں کو دُور کرنے والا ہے۔ اور اُس کے رسُولؐ پر درود اور سلام جو انس وجن کا امام اور پاک دل اور بہشت کی طرف کھینچنے والا ہے۔ اور اُس کے ان اصحاب پر سلام۔ جو ایمان کے چشموں کی طرف پیاسوں کی طرح دوڑے۔ اور گمرہی کی اندھیری راتوں میں علمی اور عملی کمال سے روشن کئے گئے اور اسکی اہل بیت اور آل کی طرف درود۔ جو نبوت کے درخت کی شاخیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت شامہ کے لئے ریحان کی طرح ہیں +

نور الحق حصہ ثانی مطبوعہ ۱۳۱۱ھ صدؔ

واصبانی النبی بحسن وجہ
اور میرا دل نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی طرف کھینچ لیا
وذکر المصطفٰے روح لقلبی
اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر میرے دل کیلئے آرام ہے

اریٰ قلبی لہ کالمستھام
میں اپنے دل کو اسکے لئے سراسیمہ دیکھتا ہوں
وصار لمھجتی مثل الطعام
اور میری جان کے لئے مثل طعام کے ہے

نور الحق حصہ ثانی صہ ۵۹ و ۶۰ ۱۸۹۱ء

توحیدِ باریتعالیٰ

ایک قادر اور قیوم اور خالق الکل خدا ہے جو اپنی صفات میں ازلی ابدی اور غیر متغیر ہے۔ وہ نہ کسی کا بیٹا۔ نہ کوئی اس کا بیٹا۔ وہ دکھ اٹھانے اور صلیب پر چڑھنے اور مرنے سے پاک ہے۔ وہ ایسا ہے کہ باوجود دُور ہونیکے

نزدیک ہے اور باوجود نزدیک ہونے کے دُور ہے۔ اور باوجود ایک ہونے کے اس کی تجلیات الگ الگ ہیں۔ کشتی نوح صفحہ ۱ اکتوبر سنہ ۱۹۰۲ء

نبوت حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم

کامیابی اور اس قدر کامیابی کسی نبی کو بجز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نصیب نہیں ہوئی۔ یہی ایک بڑی دلیل آنحضرتؐ کی نبوت پر ہے۔ کہ آپ ایک ایسے زمانہ میں مبعوث اور تشریف فرما ہوئے۔ جبکہ زمانہ نہایت درجہ کی ظلمت میں پڑا ہوا تھا۔ اور طبعاً ایک عظیم الشان مصلح کا خواستگار تھا۔ اور پھر آپ نے ایسے وقت میں دنیا سے انتقال فرمایا۔ جبکہ لاکھوں انسان شرک اور بُت پرستی کو چھوڑ کر توحید اور راہِ راست اختیار کر چکے تھے۔ اور درحقیقت یہ کامل اصلاح آپ ہی سے مخصوص تھی۔ کہ آپ نے ایک قوم وحشی سیرت اور بہایم خصلت کو انسانی عادات سکھائے۔ یا دوسرے لفظوں میں یوں کہیں۔ کہ بہائم کو انسان بنایا۔ اور پھر انسانوں سے تعلیم یافتہ انسان بنایا اور پھر تعلیم یافتہ انسانوں سے باخدا انسان بنایا۔ اور روحانیت کی کیفیت ان میں پھونک دی۔ اور سچے خدا کے ساتھ ان کا تعلق پیدا کر دیا۔ وہ خدا کی راہ میں بکریوں کی طرح ذبح کیے گئے۔ اور چیونٹیوں کی طرح پیروں میں کچلے گئے۔ مگر ایمان کو ہاتھ سے نہ دیا۔ بلکہ ہر ایک مصیبت میں آگے قدم بڑھایا پس بلاشبہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم روحانیت قایم کرنے کے لحاظ سے آدم ثانی تھے۔ بلکہ حقیقی آدم وہی تھے۔ جن کے ذریعہ اور طفیل سے تمام انسانی فضائل کمال کو پہنچے۔ اور تمام نیک قوتیں اپنے اپنے کام میں لگ گئیں اور کوئی شاخ فطرتِ انسانی کی بے بار و برنہ رہی + انتہی بلفظہ الشریف از

[illegible] مورخہ ۲ نومبر ۱۹۰۴ء [illegible]

احسانِ محمدی

وہ انسان جو سب سے زیادہ اور انسان کامل تھا۔ اور کامل نبی تھا۔ اور کامل برکتوں کے ساتھ آیا۔ جس سے روحانی بعث و حشر کی وجہ سے دُنیا کی پہلی قیامت ظاہر ہوئی۔ اور ایک عالم کا عالم مرا ہوا اس کے آنے سے زندہ ہو گیا۔ وہ مبارک نبی حضرت خاتم الانبیاء امام الاصفیاء ختم المرسلین فخر النبیین جناب محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اے پیارے خدا اس پیارے نبی پر وہ رحمت اور درود بھیج۔ جو ابتدائے دُنیا سے تُو نے کسی پر نہ بھیجا ہو۔ اگر یہ عظیم الشان نبی دُنیا میں نہ آتا۔ تو پھر جس قدر چھوٹے چھوٹے نبی دُنیا میں آئے جیسا کہ یونسؑ اور ایوبؑ اور مسیحؑ ابن مریم۔ اور ملاکیؑ اور یحیٰیؑ وغیرہ وغیرہ۔ ان کی سچائی پر ہمارے پاس کوئی بھی دلیل نہیں تھی۔ اگرچہ سب مقرب اور وجیہ اور خدا تعالےٰ کے پیارے تھے۔ یہ اسی نبی کا احسان ہے۔ کہ یہ لوگ بھی دُنیا میں سچے سمجھے گئے۔ اللّٰھم صل وسلم وبارک علیہ واٰلہ واصحابہ اجمعین۔ واٰخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العٰلمین۔

اتمام الحجۃ سنہ ۱۳۱۱ھ ص ۲۸ م سنہ ۱۸۹۴ء

مدحِ قرآنِ پاک

ہست قرآں آفتابِ علم و دیں ۔۔۔ تا برندت از گماں سوئے یقیں
ہست فرقاں از خدا حبل المتیں ۔۔۔ تا کشندت سوئے رب العالمیں

درثمین فارسی ص ۳۴

نورِ فرقاں ہے جو سب نوروں سے اجلیٰ نکلا ۔۔۔ پاک وہ جس سے یہ انوار کا دریا نکلا

یا الٰہی تیرا فرقاں ہے کہ اک عالم ہے	جو ضروری تھا وہ سب اس میں مہیا نکلا

در ثمین اردو ص

شکرِ خدائے رحماں جس نے دیا ہے قرآں	غنچے تھے سارے پہلے اب گُل کھِلا یہی ہے
دل میں یہی ہے ہر دم تیرا صحیفہ چوموں	قرآں کے گرد گھوموں کعبہ مرا یہی ہے

در ثمین اردو ص۹۵-۹۸

قرآن شریف اپنے معارف اور حقائق اور رحمتوں اور پُر برکت تاثیروں اور بلاغتوں میں اس حد تک پہنچا ہوا ہے۔ جس تک پہنچنے سے انسانی طاقتیں عاجز ہیں۔ اور جس کا مقابلہ کوئی بشر نہیں کر سکتا اور نہ کوئی دوسری کتاب کر سکتی ہے۔ اور حقیقی اور کامل معجزہ اپنے نبی کریم کی رسالت ثابت کرنے کے لئے یہی بڑا بھاری معجزہ اسلام کے ہاتھ میں ہمیشہ کے لئے قیامت تک ہے جو اَب بھی ایسا ہی تازہ بتازہ موجود ہے جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں موجود تھا اور اب بھی مخالفوں کو ایسا ہی لاجواب اور رسوا کر رہا ہے جیسا وہ پہلے کرتا تھا۔ سرمہ چشم آریہ ص۲۲۳ ۱۸۸۶ء

تمہارے لئے ایک ضروری تعلیم یہ ہے۔ کہ قرآن شریف کو مہجور کی طرح نہ چھوڑ دو۔ کہ تمہاری اسی میں زندگی ہے۔ جو لوگ قرآن کو عزّت دیں گے۔ وہ آسمان پر عزّت پائیں گے۔ جو لوگ ہر ایک حدیث اور ہر ایک قول پر قرآن کو مقدم رکھیں گے۔ ان کو آسمان پر مقدم رکھا جائیگا نوع انسان کے لئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں۔ مگر قرآن

کشتی نوح ص۱۰-۶، ۷ اکتوبر ۱۹۰۲ء

سو تم ہوشیار رہو۔ اور خدا کی تعلیم اور قرآن کی ہدایت کے برخلاف

ایک قدم بھی نہ اٹھاؤ۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ جو شخص قرآن کے سات سو حکم میں سے ایک چھوٹے سے حکم کو بھی ٹالتا ہے۔ وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے اپنے اوپر بند کرتا ہے۔ حقیقی اور کامل نجات کی راہیں قرآن نے کھولیں۔ اور باقی سب اس کے ظل تھے۔ سو تم قرآن کو تدبر سے پڑھو۔ اور اس سے بہت ہی پیار کرو۔ ایسا پیار کہ تم نے کسی سے نہ کیا ہو۔ تمہاری تمام فلاح اور نجات کا سرچشمہ قرآن میں ہے۔ کوئی بھی تمہاری ایسی دینی ضرورت نہیں جو قرآن میں نہیں پائی جاتی۔ تمہارے ایمان کا مصدق یا مکذب قیامت کے دن قرآن ہے۔ اور بجز قرآن کے آسمان کے نیچے اور کوئی کتاب نہیں جو بلا واسطہ قرآن تمہیں ہدایت دے سکے۔ قرآن وہ کتاب ہے جس کے مقابل پر تمام ہدایتیں ہیچ ہیں۔ کشتی نوح ص۱-۲۶

قرآن شریف کا احسان

قرآن شریف جس کی تاثیریں ہمارے آئمہ اور اکابر قدیم سے دیکھتے آئے اور آج ہم دیکھ رہے ہیں نازل نہ ہوا ہوتا۔ تو ہمارے لئے یہ امر بڑا ہی مشکل ہوتا۔ کہ ہم صرف بائیبل کے دیکھنے سے یقینی طور پر شناخت کر سکتے کہ حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ اور دوسرے گزشتہ نبی فی الحقیقت اسی پاک اور مقدس جماعت میں سے ہیں جن کو خدا نے اپنے لطفِ خاص سے اپنی رسالت کے لئے چن لیا ہے۔ یہ ہم کو فرقانِ مجید کا احسان ماننا چاہیئے جس نے اپنی روشنی ہر زمانہ میں آپ دکھلائی۔ اور پھر اس کامل روشنی سے گزشتہ نبیوں کی صداقتیں بھی ہم پر ظاہر کر دیں۔ اور یہ احسان نہ فقط ہم پر بلکہ آدم سے لے کر مسیح تک ان نبیوں پر ہے جو قرآن شریف

سے پہلے گزر چکے۔ اور ہر ایک رسولؑ اس عالیجناب کا ممنون منت ہے جس کو خدا نے وہ کامل اور مقدس کتاب عنایت کی۔ جس کی کامل تاثیروں کی برکت سے سب صداقتیں ہمیشہ کے لئے زندہ ہیں۔ براہین احمدیہ صفحہ ۳۶۱ ۱۸۸۰ء

قرآن کی تبلیغ و توصیف

دردا کہ حسن صورت فرقاں عیاں نماند
آں خود عیاں مگر اثر عارفاں نماند

جانم کباب شد ز غم ایں کتاب پاک
چنداں بسوختم کہ خود امید جاں نماند

اے سید الوریٰ مدد وقت نصرت است
در بوستاں ہمائے تو کس اخیاں نماند

یارب چہ بہر من غم فرقاں مقدر است
یا خود دریں زمانہ کسے راز داں نماند

اے بے خبر بخدمت فرقاں کمر بہ بند
زاں پیشتر کہ بانگ برآید فلاں نماند

درثمین فارسی صفحہ ۱۱۰

اے عزیزو سنو کہ بے قرآں
حق کو ملتا نہیں کبھی انسان

ہے یہ فرقاں میں اک عجیب اثر
کہ بناتا ہے عاشق دلبر

دردمندوں کی ہے دوا وہی ایک
ہے خدا سے خدا نما وہی ایک

ہم نے پایا نورِ ہدیٰ وہی ایک
ہم نے دیکھا ہے دلربا وہی ایک

اُس کے منکر جو بات کہتے ہیں
یونہی اک واہیات کہتے ہیں

بات جب ہو کہ میرے پاس آئیں
میرے منہ پر وہ بات کہہ جائیں

مجھ سے اس دلستاں کا حال سنیں
مجھ سے وہ صورت و جمال سنیں

آنکھ پھوٹی تو خیر کان سہی
نہ سہی یوں ہی امتحان سہی

درثمین اردو صفحہ ۶۵

میں تمام مسلمانوں کو یقین دلاتا ہوں کہ مجھے کسی ایک حکم میں بھی دوسرے

مسلمانوں سے علیحدگی نہیں۔ جس طرح اہلِ اسلام احکام تبینہ قرآن کریم و احادیث صحیحہ وقیاسات مسلمہ مجتہدین کو واجب العمل جانتے ہیں۔ اسی طرح میں بھی جانتا ہوں۔ صرف بعض اخبار گزشتہ و مستقبلہ کی نسبت الہام الٰہی کی وجہ سے جس کو بینہ قرآن سے بکلی مطابق پایا ہے۔ بعض اخبار حدیثیہ کے میں اس طرح پر معنی نہیں کرتا جو حال کے علماء کرتے ہیں کیونکہ ایسے معنے کرنے سے وہ احادیث نہ صرف قرآن کریم کے مخالف ٹھیرتی ہیں۔ بلکہ دوسری احادیث کے بھی جو صحت میں ان کے برابر ہیں مغائرو مباینت قرار پاتی ہیں؛

قرآن شریف جو کتاب اللہ ہے جس سے بڑھ کر ہمارے ہاتھ میں کوئی کلام قطعی اور یقینی نہیں وہ خدا کا کلام ہے۔ اور ظن کی آلائشوں سے پاک ہے۔
الحق جلد اول نمبر ۳ صفحہ ۱۸۹۱ء

سنّت

سُنّت۔ اور اس جگہ ہم اہل حدیث کی اصطلاحات سے الگ ہو کر بات کرتے ہیں یعنے ہم **حدیث** اور **سنت** ایک چیز قرار نہیں دیتے جیسا کہ رسمی محدثین کا طریق ہے بلکہ **حدیث** الگ چیز ہے اور **سنت** الگ چیز۔ سنت سے مراد ہماری صرف آنحضرتؐ کی فعلی روش ہے جو اپنے اندر تواتر رکھتی ہے۔ اور ابتدا سے قرآن شریف کے ساتھ ہی ظاہر ہوئی اور ہمیشہ ساتھ ہی رہے گی۔ یا بہ تبدیل الفاظ یوں کہہ سکتے ہیں کہ قرآن شریف خدا تعالیٰ کا **قول** ہے۔ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا **فعل**۔ اور قدیم سے عادت اللہ یہی ہے کہ جب انبیاء علیہم السلام خدا کا

قول لوگوں کی ہدایت کے لئے لاتے ہیں۔ تو آپ نے فعل سے یعنے عملی طور پر اس قول کی تفسیر کر دیتے ہیں تا اس قول کا سمجھنا لوگوں پر مشتبہ نہ رہے۔ اور اس قول پر آپ بھی عمل کرتے ہیں اور دوسروں سے بھی عمل کراتے ہیں ؛

سنت ایک عملی طریق ہے جو اپنے ساتھ تواتر رکھتا ہے جس کو آنحضرتؐ نے اپنے ہاتھ سے جاری کیا۔ اور وہ یقینی مراتب میں قرآن شریف سے دوسرے درجہ پر ہے۔ اور جس طرح آنحضرتؐ قرآن شریف کی اشاعت کے لئے مامور تھے۔ ایسا ہی سنت معمولہ متواترہ بھی یقینی ہے۔ یہ خدمات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ہاتھ سے بجا لائے۔ اور دونوں کو اپنا فرض سمجھا۔ مثلاً جب نماز کے لئے حکم ہوا۔ تو آنحضرتؐ نے خدا تعالیٰ کے اس قول کو اپنے فعل سے کھول کر دکھلا دیا۔ اور عملی رنگ میں ظاہر کر دیا۔ کہ فجر کی نماز کی یہ رکعات ہیں اور مغرب کی یہ۔ اور باقی نمازوں کے لئے یہ یہ رکعات ہیں۔ ایسا ہی حج کر کے دکھلایا۔ اور پھر اپنے ہاتھ سے ہزارہا صحابہؓ کو اس فعل کا پابند کر کے سلسلہ تعامل بڑے زور سے قائم کر دیا۔ پس عملی نمونہ جو اب تک امت میں تعامل کے رنگ میں مشہود و محسوس ہے اسی کا نام **سنت** ہے ؛ ریویو بر مباحثہ محمد حسین بٹالوی ص ۳-۵

یہ دھوکہ نہ لگے کہ سنت اور حدیث ایک چیز ہے۔ کیونکہ حدیث تو سو ڈیڑھ سو برس کے بعد جمع کی گئی۔ مگر سنت کا قرآن شریف کے ساتھ ہی وجود تھا۔ مسلمانوں پر قرآن شریف کے بعد بڑا احسان سنت کا ہے۔ خدا اور رسول کی ذمہ واری کا فرض صرف دو امر تھے۔ اور وہ یہ کہ خدا نے قرآن کو نازل کر کے مخلوقات کو بذریعہ اپنے قول کے اپنے منشاء سے اطلاع دی۔ جو کہ قانون خدا کا فرض تھا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرض تھا۔ کہ خدا کے کلام کو عملی طور پر دکھلا کر بخوبی لوگوں کو سمجھا دیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ گفتنی باتیں

کردی کے پیرایہ میں دکھلا دیں۔ اور اپنی سنت یعنی عملی کارروائی سے مشکلات مسایل کو حل کر دیا۔ یہ کہنا بیجا ہے کہ یہ حل کرنا حدیث پر موقوف تھا کیونکہ حدیث کے وجود سے پہلے اسلام زمین پر قایم ہو چکا تھا کیا جب تک حدیثیں جمع نہ ہوئی تھیں۔ لوگ نماز نہ پڑھتے تھے یا زکوٰۃ نہ دیتے تھے یا حج نہ کرتے تھے یا حلال و حرام سے واقف نہ تھے ۔

کشتی نوح صفحہ ۶۱-۶۲ اکتوبر ۱۹۰۲ء

حدیث

حدیث سے مراد ہماری وہ آثار ہیں جو قصوں کے رنگ میں آنحضرتؐ سے قریباً ڈیڑھ سو برس بعد مختلف راویوں کے ذریعہ سے جمع کئے گئے ہیں ۔

حدیث کو آنحضرت صلعم نے اپنے روبرو نہیں لکھوایا۔ اور نہ اس کے جمع کرنے کے لئے کوئی اہتمام کیا۔ کچھ حدیثیں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جمع کی تھیں۔ لیکن پھر تقویٰ کے خیال سے انہوں نے وہ سب حدیثیں جلا دیں کہ یہ میرا سماع بلا واسطہ نہیں ہے۔ خدا جانے اصل حقیقت کیا ہے۔ پھر جب دور صحابہ رضی اللہ عنہم کا گزر گیا۔ تو بعض تبع تابعین کی طبیعت کو خدا نے اس طرف پھیر دیا۔ کہ حدیثوں کو بھی جمع کر لینا چاہیئے تب حدیثیں جمع ہوئیں۔ اس میں شک نہیں ہو سکتا کہ اکثر حدیثوں کے جمع کرنے والے بڑے متقی اور پرہیزگار تھے۔ انہوں نے جہانتک ان کی طاقت میں تھا۔ حدیثوں کی تنقید کی۔ اور ایسی حدیثوں سے بچنا چاہا۔ جو ان کی رائے میں موضوعات میں سے تھیں۔ اور ہر ایک مشتبہ الحال راوی کی حدیث نہیں لی۔ بہت محنت کی۔ مگر تاہم چونکہ وہ ساری کارروائی بعد از وقت تھی۔ اس لئے وہ ظن کے مرتبہ پر رہی۔ با ایں ہمہ سخت ناانصافی

ہو گی کہ یہ کہا جائے۔ کہ وہ سب حدیثیں لغو اور نکمی اور بے فایدہ اور جھوٹی ہیں۔ بلکہ ان کے لکھنے میں اس قدر احتیاط سے کام لیا گیا ہے اور اس قدر تحقیق اور تنقید کی گئی ہے کہ اس کی نظیر دوسرے مذاہب میں نہیں پائی جاتی۔ یہودیوں میں بھی حدیثیں ہیں۔ اور حضرت مسیح کے مقابل پر بھی وہی فرقہ یہودیوں کا تھا۔ جو عامل بالحدیث کہلاتا تھا لیکن ثابت نہیں کیا گیا۔ کہ یہودیوں کے محدثین نے ایسی احتیاط سے وہ حدیثیں جمع کی تھیں۔ جیسا کہ اسلام کے محدثین نے۔ تاہم یہ غلطی ہے کہ ایسا خیال کیا جائے کہ جب تک حدیثیں جمع نہیں ہوئی تھیں۔ اس وقت تک لوگ نمازوں کی رکعات سے بیخبر تھے۔ یا حج کرنے کے طریق سے نا آشنا تھے کیونکہ سلسلہ تعامل نے جو سنت کے ذریعہ سے ان میں پیدا ہو گیا تھا۔ تمام حدود اور فرائض اسلام ان کو سکھلا دیئے تھے۔ اس لئے یہ بات بالکل صحیح ہے کہ ان حدیثوں کا دنیا میں اگر وجود بھی نہ ہوتا۔ جو مدت دراز کے بعد جمع کی گئیں۔ تو اسلام کی اصلی تعلیم کا کچھ بھی حرج نہ تھا۔ کیونکہ قرآن اور سلسلۂ تعامل نے ان ضرورتوں کو پورا کر دیا تھا۔ تاہم حدیثوں نے اس نور کو زیادہ کیا۔ گویا اسلام نورٌ علیٰ نور ہو گیا۔ اور حدیثیں قرآن و سنت کے لئے گواہ کی طرح کھڑی ہو گئیں اور اسلام کے بہت سے فرقے جو بعد میں پیدا ہو گئے۔ ان میں سے سچے فرقے کو احادیث صحیحہ سے بہت فایدہ پہنچا۔ ریویو بر مباحثہ محمد حسین بٹالوی اہلحدیث ص ۵و۶

بہت سے اسلام کے تاریخی اور اخلاقی اور فقہ کے امور کو حدیثیں کھول کر بیان کرتی ہیں۔ اور نیز بڑا فائدہ حدیث کا یہ ہے۔ کہ وہ قرآن اور سنت کی خادم ہے۔ جن لوگوں کو ادب قرآن نہیں دیا گیا۔ وہ اس موقع پر

حدیث کو قاضیٔ قرآن کہتے ہیں مگر ہم حدیث کو خادم قرآن و سنت قرار دیتے ہیں۔ (اہل حدیث۔ فعل رسولؐ اور قول رسولؐ دونوں کا نام حدیث ہی رکھتے ہیں۔ ہمیں انکی اصطلاح سے کچھ غرض نہیں۔ در اصل سنت الگ ہے جسکی اشاعت کا اہتمام خود آنحضرتؐ نے بذات خود فرمایا۔ اور حدیث الگ ہے جو بعد میں جمع ہوئی منہ) قرآن خدا کا **قول** ہے اور سنت رسول اللہ صلعم کا **فعل**۔ اور حدیث سنت کے لئے ایک تائیدی گواہ ہے۔ پس حدیث کی قدر نہ کرنا۔ گویا اسلام کا ایک عضو کاٹ دینا ہے۔ ہاں اگر ایک ایسی حدیث ہو جو قرآن اور سنت کے نقیض ہو۔ اور نیز ایسی حدیث کے نقیض ہو جو قرآن کے مطابق ہے یا مثلاً ایک ایسی حدیث ہو جو **صحیح بخاری** کے مخالف ہے تو وہ حدیث قبول کے لائق نہ ہو گی۔ کیونکہ اس کو قبول کرنے سے قرآن کو اور ان تمام احادیث کو جو قرآن کے موافق ہیں رد کرنا پڑتا ہے۔ بہرحال احادیث کی قدر کرو۔ ان سے فائدہ اٹھاؤ کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہیں۔ اور جب تک قرآن و سنت ان کی تکذیب نہ کرے۔ تم بھی ان کی تکذیب نہ کرو۔ بلکہ چاہیئے کہ احادیث نبویہ پر ایسے کاربند ہو کہ کوئی حرکت نہ کرو۔ اور نہ کوئی سکون۔ اور نہ کوئی فعل کرو۔ اور نہ ترک فعل۔ مگر اس کی تائید میں تمہارے پاس کوئی حدیث ہو۔ اگر ایک حدیث ضعیف درجہ کی بھی ہو۔ بشرطیکہ وہ قرآن اور سنت اور ایسی احادیث کے مخالف نہیں جو قرآن کے موافق ہیں۔ تو اس حدیث پر عمل کرو۔ لیکن بڑی احتیاط سے حدیثوں پر عمل کرنا چاہیئے۔ کیونکہ بہت سی احادیث موضوعہ بھی ہیں۔ جنہوں نے اسلام میں فتنہ ڈالا ہے ؎

کشتی نوح صفحہ ۱۰ اکتوبر سنہ ۱۹۰۲ء

ہماری جماعت کا یہ فرض ہونا چاہیئے۔ کہ اگر کوئی حدیث معارض

اور مخالف قرآن وسنت نہ ہو تو خواہ کیسی ہی ادنیٰ درجہ کی حدیث ہو اس پر وہ عمل کریں۔ اور انسان کی بنائی ہوئی فقہ پر اس کو ترجیح دیں ؎

ریویو بر مباحثہ محمد حسین بٹالوی و عبداللہ چکڑالوی۔ ۲ نومبر سنہ ۱۹۰۲ء صفحہ ۶

قرآن وسنت و حدیث کے متعلق فیصلہ

مذہب اسلم یہی ہے کہ نہ تو اس زمانہ کے اہلحدیث کی طرح حدیثوں کی نسبت یہ اعتقاد رکھا جائے۔ کہ قرآن پر وہ مقدم ہیں۔ اور نیز اگر ان کے قصے صریح قرآن کے بیانات سے مخالف پڑیں تو ایسا نہ کریں کہ حدیثوں کے قصوں کو قرآن پر ترجیح دی جائے۔ اور قرآن کو چھوڑ دیا جائے۔ اور نہ حدیثوں کو مولوی عبداللہ چکڑالوی کے عقیدہ کی طرح محض لغو اور باطل ٹھیرایا جائے بلکہ چاہیئے کہ قرآن وسنت کو حدیثوں پر قاضی سمجھا جائے اور جو حدیث قرآن وسنت کے مخالف نہ ہو اُس کو بسر و چشم قبول کیا جائے یہی صراط مستقیم ہے۔ مبارک وہ جو اس کے پابند ہوتے ہیں۔ نہایت بدقسمت اور نادان وہ شخص ہے۔ جو بغیر لحاظ اس قاعدہ کے حدیثوں کا انکار کرتا ہے۔

ریویو مباحثہ محمد حسین بٹالوی صفحہ ۶ ۲۷ نومبر سنہ ۱۹۰۲ء

صحیح بخاری و صحیح مسلم کی نسبت

ہر ایک مسلمان پر واضح رہے کہ میں بسرو چشم صحیحین کو مانتا ہوں۔ ہاں کتاب اللہ کو نمبر اول اور ان سے مقدم سمجھتا ہوں مگر بخاری کو اصح الکتب بعد کتاب اللہ یقین رکھتا ہوں۔ اور واجب العمل مانتا

حوالہ: اشتہار یکم اگست سنہ ۱۸۹۱ء

صحیح بخاری نہایت متبرک اور مفید کتاب ہے۔ ایسا ہی مسلم اور دوسری احادیث کی کتابیں بہت سے معارف اور مسائل کا ذخیرہ اپنے اندر رکھتی ہیں۔ اور اس احتیاط سے ان پر عمل واجب ہے کہ کوئی مضمون ایسا نہ ہو۔ جو قرآن اور سنت اور ان احادیث سے مخالف ہو جو قرآن کے مطابق ہیں۔

کشتی نوح ۵ اکتوبر سنہ ۱۹۰۲ء ص ۱۰ و ۶

چکڑالویوں کی طرح حدیث کو بہ نظر حقارت نہ دیکھا جائے

ہماری جماعت کا یہ فرض ہونا چاہیئے کہ اگر کوئی حدیث معارض اور مخالف قرآن و سنت نہ ہو تو خواہ کیسی ہی ادنیٰ درجہ کی حدیث ہو اس پر وہ عمل کریں۔ اور انسان کی بنائی ہوئی فقہ پر اس کو ترجیح دیں۔

محمد حسین بٹالوی کے مباحثہ پر ریویو ۲۷ نومبر سنہ ۱۹۰۲ء

فضائل دین محمدی

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے — کوئی دیں دینِ محمد سا نہ پایا ہم نے
کوئی مذہب نہیں ایسا کہ نشاں دکھلائے — یہ ثمر باغِ محمد سے ہی کھایا ہم نے
آؤ لوگو کہ یہیں نورِ خدا پاؤ گے — لو تمہیں طور تسلی کا بتایا ہم نے
جب سے یہ نور ملا نورِ پیمبر سے ہمیں — ذات سے حق کی وجود اپنا ملایا ہم نے
مصطفیٰ پر ترا بیحد ہو سلام اور رحمت — اُس سے یہ نور لیا بارِ خدایا ہم نے
ربط ہے جانِ محمد سے مری جاں کو مدام — دل کو وہ جام لبالب ہے پلایا ہم نے
مورد قہر ہوئے آنکھ میں اغیار کے ہم — جب سے عشق اس کا تہِ دل میں بٹھایا ہم نے

کافر و ملحد و دجّال ہمیں کہتے ہیں
نام کیا کیا غمِ ملّت میں رکھایا ہم نے

تیرے ہی منہ کی قسم میرے پیارے احمدؐ
تیری خاطر سے یہ سب بار اٹھایا ہم نے

ہم ہوئے خیرِ اُمم تجھ سے ہی اے خیرِ رسلؐ
تیرے بڑھنے سے قدم آگے بڑھایا ہم نے

آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۲۲۴ سنہ ۱۸۹۳ء

پہلے نبی ایک ایک قوم کے لئے آیا کرتے۔ اور اسی قدر سکھلایا کرتے تھے جو اسی قوم کی استعداد کے اندازہ کے موافق ہو۔ اور جن تعلیموں کو وہ لوگ برداشت نہیں کر سکتے تھے۔ وہ تعلیمیں اسلام کی انکو نہیں بتلاتے تھے۔ اس لئے ان لوگوں کا اسلام ناقص رہتا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ ان دینوں میں کسی دین کا نام اسلام نہیں رکھا گیا۔ مگر یہ دین جو ہمارے پاک نبی محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی معرفت دنیا میں آیا۔ اس میں تمام دنیا کی اصلاح منظور تھی اور تمام استعدادوں کے موافق تعلیم دینا مدنظر تھا۔ اس لئے یہ دین تمام دینوں کی نسبت اکمل اور اتم ہوا۔ اور اسی کا نام بالخصوصیت اسلام رکھا گیا۔ اور اسی دین کو خدا نے کامل کیا۔ جیسا کہ قرآن شریف میں ہے اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَ رَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا۔ یعنے آج میں نے دین کو کامل کیا اور تم پر اپنی نعمت کو پورا کیا۔ اور میں راضی ہوا کہ تمہارا دین اسلام ہو۔ قرآن کو تمام دنیا کی کامل اصلاح مدنظر تھی جن میں عوام بھی تھے۔ اور خواص بھی تھے۔ اور حکما اور فلاسفر بھی۔ اس لئے انسانیت کے تمام قویٰ پر قرآن نے بحث کی اور یہ چاہا کہ انسان کی ساری قوتیں خدا تعالیٰ کی راہ میں فدا ہوں۔ اور یہ اس لئے ہوا۔ کہ قرآن کے مدنظر انسان کی تمام استعدادیں تھیں اور ہر ایک استعداد کی اصلاح منظور تھی۔ اور اسی وجہ سے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم

خاتم النبیین ٹھہرے۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر وہ تمام کام پورا ہوگیا۔ جو پہلے اس سے کسی نبی کے ہاتھ پر پورا نہیں ہوا تھا

کتاب ست بچن ص۱۴۹ سنہ ۱۸۹۵ء

صداقت اسلام و خصائص اسلام

اسلام سے نہ بھاگو راہ ہدیٰ یہی ہے
اے سونے والو جاگو شمس الضحیٰ یہی ہے

مجھ کو قسم خدا کی جس نے ہمیں بنایا
اب آسماں کے نیچے دین خدا یہی ہے

اسلام کے محاسن کیونکر بیاں کروں میں
سب خشک باغ دیکھے پھولا پھلا یہی ہے

اس دین کی شان و شوکت یارب مجھے دکھا دے
سب جھوٹے دیں مٹا دے میری دعا یہی ہے

رسالہ قادیان کے آریہ اور ہم سنہ ۱۹۰۷ء

میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اسلام ایسے بدیہی طور پر سچا ہے کہ اگر تمام کفار روئے زمین دعا کرنے کے لئے ایک طرف کھڑے ہوں اور ایک طرف صرف میں اکیلا اپنے خدا کی جناب میں کسی امر کے لئے رجوع کروں تو خدا میری ہی تائید کریگا مگر نہ اس لئے کہ سب سے میں ہی بہتر ہوں۔ بلکہ اس لئے کہ میں اس کے رسولؐ پر دلی صدق سے ایمان لایا ہوں اور جانتا ہوں کہ تمام نبوتیں اس پر ختم ہیں اور اس کی شریعت خاتم الشرائع ہے مگر ایک قسم کی نبوت ختم نہیں یعنے وہ نبوت جو اس کی کامل پیروی سے ملتی ہے اور جو اس کے چراغ میں سے نور لیتی ہے وہ ختم نہیں۔ کیونکہ وہ محمدیؐ نبوت ہے یعنے اس کا ظل ہے اور اسی کے ذریعہ سے ہے اور اسی کا مظہر ہے اور اسی سے فیضیاب ہے۔ خدا اس شخص کا دشمن ہے جو قرآن شریف کو منسوخ کی طرح قرار دیتا ہے اور محمدیؐ شریعت کے برخلاف چلتا ہے اور اپنی شریعت چلانا چاہتا ہے

ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی نہیں کرتا بلکہ آپ کچھ بننا چاہتا ہے مگر خدا اُس شخص سے پیار کرتا ہے جو اس کی کتاب قرآن شریف کو اپنا دستور العمل قرار دیتا ہے اور اس کے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو درحقیقت خاتم الانبیا سمجھتا ہے۔ اور اس کے فیض کا اپنے تئیں محتاج جانتا ہے۔ پس ایسا شخص خدا تعالیٰ کی جناب میں پیارا ہو جاتا ہے اور خدا کا پیار یہ ہے کہ اس کو اپنی طرف کھینچتا ہے اور اس کو اپنے مکالمہ مخاطبہ سے مشرف کرتا ہے اور اس کی حمایت میں اپنے نشان ظاہر کرتا ہے اور جب اس کی پیروی کمال کو پہنچتی ہے تو ایک ظلّی نبوت اس کو عطا کرتا ہے جو نبوت محمدیہ کا ظل ہے۔ یہ اس لئے کہ تا اسلام ایسے لوگوں کے وجود سے تازہ رہے اور تا اسلام ہمیشہ مخالفوں پر غالب رہے۔ نادان آدمی جو در اصل دشمن دین ہے اس بات کو نہیں چاہتا کہ اسلام میں سلسلہ مکالمات و مخاطبات الٰہیہ جاری رہے بلکہ وہ چاہتا ہے کہ اسلام بھی اور مردہ مذہبوں کی طرح ایک مردہ مذہب ہو جائے۔ مگر خدا نہیں چاہتا۔ نبوت اور رسالت کا لفظ خدا تعالیٰ نے اپنی وحی میں میری نسبت صدہا مرتبہ استعمال کیا ہے۔ مگر اس لفظ سے صرف وہ مکالمات مخاطبات الٰہیہ مراد ہیں جو بکثرت ہیں اور غیب پر مشتمل ہیں۔ اس سے بڑھ کر کچھ نہیں ہر ایک شخص اپنی گفتگو میں ایک اصطلاح اختیار کر سکتا ہے۔ لکل ان یصطلح سو خدا کی یہ اصطلاح ہے کہ کثرت مکالمات و مخاطبات کا نام اس نے نبوت رکھا ہے۔ یعنی ایسے مکالمات جن میں غیب کی خبریں دی گئی ہوں اور لعنت ہے اس شخص پر جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض سے علیحدہ

ہو کر نبوت کا دعویٰ کرے۔ مگر یہ نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت ہے نہ کوئی نئی نبوت۔ اور اس کا مقصد بھی یہی ہے کہ اسلام کی حقانیت دُنیا پر ظاہر کی جائے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچائی دِکھلائی جائے۔

چشمۂ معرفت صفحہ ۳۲۴ و ۳۲۵ - ۱۵ مئی ۱۹۰۸ء اا یوم قبل وفات

فضائل انبیاءِ کرام علیہم السّلام

ہر رسولے آفتابِ صدق بود
ہر رسولے بود ظلِّ دیں پناہ
گر بدنیا نامدے ایں خیلِ پاک
ایں ہمہ از یک صدف صد گوہر اند
اوّل آدمؑ آخر شاں احمدؐ است

ہر رسولے بود مہرِ انورے
ہر رسولے بود باغِ مثمرے
کارِ دیں ماندے سراسر ابترے
متحد در ذات و اصل گوہرے
اے خنک آنکس کہ بیند آخرے

درثمین فارسی صفحہ ۹۲ و ۹۳

مخصوص فضیلت حضرت عیسیٰ علیہ السلام

ہم اس بات کے لئے بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے مامور ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو سچا اور پاک اور راستباز نبی مانیں اور ان کی نبوّت پر ایمان لاویں سو ہماری کتاب میں کوئی ایسا لفظ نہیں ہے۔ جو ان کی شان بزرگ کے برخلاف ہو۔ اور اگر کوئی ایسا خیال کرے تو وہ دھوکہ کھانے والا اور جھوٹا ہے۔

ایام الصلح ٹائیٹل پیج صفحہ ۲۔ جنوری ۱۸۹۹ء

جس حالت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا تعالیٰ کا سچا نبی اور نیک اور راستباز مانتے ہیں۔ تو پھر کیونکر ہمارے قلم سے ان کی شان میں سخت

الفاظ نکل سکتے ہیں۔ کتاب البریہ صفحہ ۹۳ سنہ ۱۸۹۷ء

عیسائی خواہ حضرت عیسیٰ کو خدا کا بیٹا یا خدا جو چاہیں بناویں۔ مگر وہ انکی اصل اتباع اور حقیقی مقام سے بے خبر ہیں۔ اور ہم ہرگز تحقیر نہیں کرتے ہم حضرت عیسیٰ کو خدا تعالیٰ کا سچا نبی یقین کرتے ہیں۔ اخبار البدر صفحہ ۲۴ اپریل سنہ ۱۹۰۳ء

میں یقین رکھتا ہوں کہ کوئی انسان حضرت عیسیٰ جیسے راستباز پر بدزبانی کرکے ایک رات بھی زندہ نہیں رہ سکتا اور وعید من عادلی ولیاً دست بدست اس کو پکڑ لیتا ہے۔ اعجاز احمدی صفحہ ۳۸ نومبر سنہ ۱۹۰۲ء

اہلبیت کرام کی تعریف

جان و دلم فدائے جمالِ محمدؐ است　　　خاکم نثارِ کوچۂ آلِ محمدؐ است

آئینہ کمالات اسلام سنہ ۱۸۹۳ء

ہم اعتقاد رکھتے ہیں کہ یزید ایک ناپاک طبع دنیا کا کیڑا اور ظالم تھا۔ اور جن معنوں کی رو سے کسی کو مومن کہا جاتا ہے وہ معنی اس میں موجود نہ تھے بد نصیب یزید کو یہ باتیں کہاں حاصل تھیں۔ دنیا کی محبت نے اس کو اندھا کر دیا تھا مگر حسین رضی اللہ عنہ طاہر مطہر تھا۔ اور بلاشبہ وہ ان برگزیدوں میں سے ہے۔ جن کو خدا تعالیٰ اپنے ہاتھ سے صاف کرتا۔ اور اپنی محبت سے معمور کر دیتا ہے۔ اور بلاشبہ وہ سردارانِ بہشت میں سے ہے اور ایک ذرہ کینہ رکھنا اس سے موجب سلب ایمان ہے۔ اور اس امام کی تقویٰ اور محبت الٰہی اور صبر اور استقامت اور زہد اور عبادت ہمارے لئے اسوہ حسنہ ہے باقیہ ہم اس معصوم کی ہدایت کی اقتدا کرنے والے ہیں جو اس کو ملی تھی۔ تباہ ہو گیا وہ دل جو اس کا دشمن ہے اور کامیاب

ہو گیا وہ دل جو عملی رنگ میں اس کی محبت ظاہر کرتا ہے اور اس کے ایمان اور اخلاق اور شجاعت اور تقوے اور استقامت اور محبت الٰہی کے تمام نقوش انعکاسی طور پر کامل پیروی کے ساتھ اپنے اندر لیتا ہے جیسا کہ ایک صاف آئینہ ایک خوبصورت انسان کا نقش۔ یہ لوگ دُنیا کی آنکھوں سے پوشیدہ ہیں۔ کون جانتا ہے ان کی قدر۔ مگر وہی جو اُن میں سے ہیں۔ دنیا کی آنکھ ان کو شناخت نہیں کر سکتی۔ کیونکہ وہ دنیا سے بہت دُور ہیں یہی وجہ حسینؓ کی شہادت کی تھی۔ کیونکہ وہ شناخت نہیں کیا گیا۔ دُنیا نے کس پاک اور برگزیدہ سے اس کے زمانہ میں محبت کی۔ تا حسینؓ سے بھی محبت کی جاتی۔ غرض یہ امر نہایت درجہ شقاوت اور بے ایمانی میں داخل ہے۔ کہ حسین رضی اللہ عنہ کی تحقیر کی جائے۔ جو شخص حسینؓ یا کسی اور بزرگ کی جو آئمہ مطہرین میں سے ہے تحقیر کرتا ہے یا کوئی کلمہ استخفاف کا اس کی نسبت اپنی زبان پر لاتا ہے۔ وہ اپنے ایمان کو ضائع کرتا ہے کیونکہ اللہ جلشانہ اس شخص کا دشمن ہو جاتا ہے جو اس کے برگزیدوں اور پیاروں کا دشمن ہے۔ (تبلیغ الحق ص۲-۸ اکتوبر ۱۹۰۵ء)

پس اس عالیشان نبی اور اس کی آل اور اصحاب پر ہماری طرف سے بیشمار درود اور سلام ہو جس نے کروڑ ہا لوگوں کو تاریکی سے نکالا۔ اور پلید عقیدوں اور قابلِ شرم عملوں اور نفرتی رسموں سے رہائی بخشی اللھم صل علیہ وآلہ وبارک وسلم۔ آمین (آریہ دھرم ص۲۱، ۱۸۹۵ء)

مخصوص تعریف حضرت امام حسین علیہ السلام

میں یقین رکھتا ہوں کہ کوئی انسان حسینؓ جیسے راستباز یزید زبانی

کر کے ایک رات بھی زندہ نہیں رہ سکتا۔ اور وعید من عادلی ولیاً دست بدست اس کو پکڑ لیتا ہے۔

اعجاز احمدی ص۳۸ نومبر ۱۹۰۲ء

تعریف شیخین رضی اللہ عنہم

وانی اریٰ الصدیق کالشمس فی الضحیٰ
ہیں صدیق مثل آفتاب۔ اوصاف میں

ماثرہ مقبولۃ عند ھو جر
محاسن ہیں ان کے پاک ہے ہر عیب سے بری

وکان لذات المصطفیٰ مثل ظلہ
تھے سایہ وجود مصطفیٰ کے بلاشبہ

ومہما اشار المصطفیٰ قام کالجری
کھڑے ہوتے تھے ارشاد پر مثل جری

ومان اریٰ واللہ فی الصحب کلھم
خدا کی قسم اصحاب میں کوئی نہیں

کمثل ابی بکر بقلب معطر
ابوبکر پر ہو آپ کو دعویٰ برتری

تصدی لنصر الدین فی وقت عسرۃ
مدد آپ نے کی دین کی تنگی کے وقت میں

تبدی بغار بالرسول المؤزر
رسول خدا کی غار میں کی تھی یاوری

وشابھہ الفاروق فی کل خطۃ
مشابہ تھے فاروق آپ کے کل امور میں

وساس البرایا کالملیک المدثر
سیاست میں شاہوں سے نہ تھی کچھ کمتری

اریٰ ایۃ عظمیٰ بایدٍ قویۃ
قوی ہاتھوں سے دکھلائے تھے معجزے بڑے

فواھا ھذا العبقری المظفر
عجب شان کا یہ فتحمند عبقری

سرالخلافہ ۱۸۹۴ء

ہیں (مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم راوی کاتب خط ہذا) خدائے غیور قدوس کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اس گھڑی نے میرا ایمان حضرت اقدس (مرزا صاحبؑ) کی نسبت اور بھی زیادہ کر دیا۔ آپ (مرزا صاحبؑ) نے چھ گھنٹے کامل تقریر فرمائی۔ اس سارے مضمون میں آپ (مرزا صاحبؑ) نے رسول کریم علیہ افضل

الصلوٰۃ والتسلیمات کے محامد اور فضایل اور اپنی غلامی اور کفش برداری کی نسبت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اور جناب شیخین علیہما السلام کے فضائل مذکور فرمائے اور فرمایا کہ میرے لئے یہ کافی فخر ہے کہ میں ان لوگوں (صحابہؓ) کا مداح اور خاکِ پا ہوں جو جزئی فضیلت خدا تعالیٰ نے انہیں بخشی ہے وہ قیامت تک کوئی اور شخص پا نہیں سکتا۔ کب دوبارہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں پیدا ہوں۔ اور پھر کسی کو ایسی خدمت کا موقع ملے جو جناب شیخین علیہما السلام کو ملا۔ اخبار الحکم نمبر ۲۹ جلد ۲۔ ۷ اگست ۱۸۹۹ء ص۵ کالم اول

جملہ صحابہ کرامؓ کی تعریف

ان الصحابۃ کلھم کذکاءٍ
قد نور وا وجہ الوری بضیاءٖ

تھے کل صحابہ سب کے سب اک شان کے
دی روشنی انوار سے ایمان کے

ترکوا اقاربھم وحب عیالھم
جاء وا رسول اللہ کالفقراء

چھوڑے اقارب اور حُب عیال کو
آئے پیمبر پاس وہ پہچان کے

انی اری صحب الرسول جمیعھم
عند الملیک بعزۃ قعساء

سب نیک تھے تفریق ہم کرتے نہیں
اعضا تھے سب ہی شاہ انس وجان کے

سر الخلافہ ۱۸۹۴ء

ہم اس بات پر بھی ایمان رکھتے ہیں کہ جو راستباز اور کامل لوگ شرف صحبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف ہو کر تکمیل منازل سلوک کر چکے ہیں۔ ان کے کمالات کی نسبت بھی ہمارے کمالات اگر ہمیں حاصل ہوں تو بطور ظل کے واقع ہیں۔ اور ان میں بعض ایسے جزئی فضائل ہیں جو اب ہمیں کسی طرح سے حاصل نہیں ہو سکتے۔ ازالہ اوہام جلد اول ص۱۳۸ ۱۸۹۱ء

آئمہ اربعہ رحمہم اللہ تعالیٰ

یہ چار امام (امام اعظم ابو حنیفہؒ و امام مالکؒ و امام احمد بن حنبلؒ و امام شافعی رحمہم اللہ تعالیٰ) اسلام کے واسطے مثل چار دیواری کے تھے۔ اگر یہ لوگ پیدا نہ ہوتے۔ تو اسلام ایسا مشتبہ مذہب ہو جاتا۔ کہ بدعتی اور غیر بدعتی میں تمیز نہ ہو سکتی۔ اخبار البدر قادیان نمبر ۳۲ جلد ۴۔ ۳ نومبر ۱۹۰۵ء ص ۳ کالم ۳ +

مخصوص حضرت امام ابو حنیفہؒ کی نسبت

امام بزرگ ابو حنیفہؒ نے بعض تابعین کو بھی دیکھا تھا۔ اور وہ فانی فی سبیل اللہ تھا۔ اے حضرت مولوی (محمد حسین بٹالوی) صاحب آپ ناراض نہ ہوں۔ آپ (اہلحدیث) صاحبوں کو امام بزرگ ابو حنیفہؒ سے اگر ایک ذرہ بھی حسن ظن ہوتا تو آپ اس قدر سُبکی اور استخفاف کے الفاظ استعمال نہ کرتے۔ آپ کو امام صاحبؒ کی شان معلوم نہیں۔ وہ ایک بحر اعظم تھا۔ اور دوسرے سب اس کی شاخیں ہیں۔ اس کا نام اہل الرائے رکھنا ایک بھاری خیانت ہے۔ امام بزرگ حضرت ابو حنیفہ کو علاوہ کمالات علم آثار نبویہ کے استخراج مسائل قرآن میں ید طولیٰ تھا۔

اخبار الحق جلد اول نمبر ۴ مباحثہ لدھیانہ صفحہ ۱۰۱ سنہ ۱۸۹۱ +

اصل حقیقت یہ ہے کہ امام اعظم رضی اللہ عنہ اپنی قوت اجتہادی اور اپنے علم اور درایت اور فہم و فراست میں آئمہ ثلاثہ باقیہ (امام مالکؒ شافعیؒ اور حنبلؒ) سے افضل و اعلیٰ تھے۔ اور ان کی خداداد قوت فیصلہ ایسی بڑھی ہوئی تھی کہ وہ ثبوت و عدم ثبوت میں بخوبی فرق کرنا جانتے

تھے۔ اور ان کی قوت مدرکہ کو قرآن کے سمجھنے میں ایک خاص دستگاہ تھی۔ اور ان کی فطرت کو کلام الٰہی سے ایک خاص مناسبت تھی۔ اور عرفان کے اعلیٰ درجہ تک پہنچ چکے تھے۔ اسی وجہ سے اجتہاد اور استنباط میں ان کے لئے وہ درجہ عالیہ مسلم تھا۔ جس تک پہنچنے سے دوسرے سب لوگ قاصر تھے۔ ازالہ اوہام جلد دوم صفحہ ۵۳۰ سنہ ۱۸۹۱ء

فقہ حنفیہ کو دیگر ائمہ کی تقریر پر ترجیح

اگر حدیث میں کوئی مسئلہ نہ ملے اور نہ سنت میں۔ اور نہ قرآن میں مل سکے۔ تو اس صورت میں فقہ حنفی پر عمل کریں کیونکہ اس فرقہ کی کثرت خدا کے ارادے پر دلالت کرتی ہے۔ ریویو بر مباحثہ محمد حسین بٹالوی اہلحدیث ۲۷ نومبر سنہ ۱۹۰۲ء

حضرت غوث اعظمؒ کی تعریف

مومن کا نور جس کا قرآن شریف میں ذکر کیا گیا ہے وہ وہی روحانی حسن و جمال ہے جو مومن کو وجود روحانی کے مرتبہ ششم پر کامل طور پر عطا کیا جاتا ہے جسمانی حسن کا ایک شخص یا دو شخص خریدار ہوتے ہیں۔ مگر یہ عجب حسن ہے جس کی خریدار کروڑ ہا روحیں ہو جاتی ہیں۔ اسی روحانی حسن کی بنا پر بعض نے سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی نعت میں یہ شعر کہے ہیں۔ اور ان کو ایک نہایت درجہ حسین اور خوبصورت قرار دیا ہے اور وہ اشعار یہ ہیں ؎

آں ترک عجم چوں ز مئے عشق طرب کرد	غارت گری کوفہ و بغداد و حلب کرد
صد لالہ رخے بود بصد حسن شگفتہ	نازاں ہمہ را زیر قدم کرد عجب کرد

ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۶۸، ۶۷

"فطرتاً بعض طبائع کو بعض طبائع سے مناسبت ہوتی ہے۔ اسی طرح میری رُوح اور سیّد عبدالقادر کی روح کو خمیر فطرت سے باہم ایک مناسبت ہے جس پر کشوف صحیحہ وصریحہ سے مجھ کو اطلاع ملی ہے۔ اس بات پر تیس برس کے قریب زمانہ گذر گیا ہے کہ جب ایک رات مجھے خدا نے اطلاع دی کہ اس نے مجھے اپنے لئے اختیار کر لیا ہے۔ تب یہ عجیب اتفاق ہؤا کہ اسی رات ایک بڑھیا کو خواب آئی جس کی عمر قریباً اسّی برس کی تھی۔ اور اس نے صبح مجھ کو آکر کہا کہ مَیں نے رات سیّد عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کو خواب میں دیکھا ہے اور ساتھ ان کے ایک اور بزرگ تھے۔ اور دونوں سبز پوش تھے اور رات کے پچھلے حصہ کا وقت تھا۔ دوسرا بزرگ عمر میں ان سے کچھ چھوٹا تھا پہلے انہوں نے ہماری جامع مسجد میں نماز پڑھی۔ اور پھر مسجد کے باہر صحن میں نکل آئے اور میں ان کے پاس کھڑی تھی۔ اتنے میں مشرق کی طرف سے ایک چمکتا ہؤا ستارہ نکلا تب اس ستارہ کو دیکھ کر سیّد عبدالقادر بہت خوش ہوئے۔ اور ستارہ کی طرف مخاطب ہو کر کہا۔ السّلام علیکم اور ایسا ہی ان کے رفیق نے السّلام علیکم کہا۔ اور وہ ستارہ میں تھا

المومن یریٰ ویُریٰ لہٗ ۔ ۱۵۔ اکتوبر ۱۹۰۶ء

حضرت غوث اعظمؓ کی تعریف

جس طرح نور کے مقابل پر ظلمت نہیں ٹھہر سکتی۔ اسی طرح شیطان ان کے مقابل ٹھہر نہیں سکتا۔ یہی اِنَّ عِبَادِیْ لَیْسَ لَکَ عَلَیْھِمْ سُلْطَانٌ کے صحیح معنے ہیں۔ کیونکہ شیطان کا سلطان یعنے تسلط درحقیقت

ان پر ہے جو شیطانی وسوسہ اور الہام کو قبول کر بیٹھتے ہیں۔ لیکن جو لوگ دُور سے نور کے تیر سے شیطان کو مجروح کرتے ہیں اور اس کے مُنہ پر زجر و توبیخ کا جوتہ مارتے ہیں۔ اور اپنے مُنہ سے جو کچھ بکے جائے اسکی پیروی نہیں کرتے۔ وہ شیطانی تسلّط سے مستثنیٰ ہیں۔ مگر چونکہ ان کو خدا تعالیٰ مَلَکُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ دکھانا چاہتا ہے اور شیطان ملکوت الارض میں سے ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ وہ مخلوقات کے مشاہدہ کا دائرہ پورا کرنے کے لئے اس عجیب الخلقت وجود کا چہرہ دیکھ لیں۔ اور کلام سُن لیں جس کا نام شیطان ہے۔ اس سے ان کے دامن تنزہ اور عصمت کو کوئی داغ نہیں لگتا۔ حضرت مسیحؑ سے شیطان نے اپنے قدیم طریقہ وسوسہ اندازی کے طرز پر شرارت سے ایک درخواست کی تھی۔ سو ان کی پاک طبیعت نے فی الفور اس کو ردّ کیا۔ اور قبول نہ کیا۔ اس میں ان کی کوئی کسرِ شان نہیں۔ کیا بادشاہوں کے حضور میں کبھی بدمعاش کلام نہیں کرتے۔

ہر ایک زاہد یا صوفی کا یہ کام نہیں حضرت سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ ایک دفعہ شیطانی الہام مجھے بھی ہُوا تھا۔ شیطان نے کہا کہ اے عبد القادر تیری عبادتیں قبول ہوئیں۔ اب جو کچھ دوسروں پر حرام ہے تیرے پر حلال ہے۔ اور نماز سے بھی تجھے فراغت ہے جو چاہے کر۔ تب میں نے کہا اے شیطان دُور ہو۔ وہ باتیں میرے لئے کب رَوا ہو سکتی ہیں۔ جو نبی علیہ السلام پر روا نہیں ہوئیں۔ تب شیطان معہ اپنے سنہری تخت کے میری آنکھوں کے سامنے سے گم ہو گیا۔ اب جبکہ سید عبد القادرؓ جیسے اہل اللہ اور مرد فرد کو شیطانی الہام

ہٹوا۔ تو عامۃ الناس جنہوں نے ابھی اپنا سلوک بھی تمام نہیں کیا۔ وہ کیونکر اس سے بچ سکتے ہیں۔ اور ان کو وہ نورانی آنکھیں کہاں حاصل ہیں۔ تا سید عبدالقادرؒ اور حضرت مسیحؑ کی طرح شیطانی الہام کو شناخت کر لیں۔

ضرورۃ الامام صفحہ ۱۶ و ۱۷ سنہ ۱۸۹۸ء

معجزات انبیاء سابقین کی تصدیق

معجزاتِ انبیاء سابقین	آنچہ در قرآں بیانش بالیقین
پہلے نبیوں اور رسولوں کے نشاں	جن کا ہے قرآں کے اندر بیاں
بر ہمہ از جان و دل ایمانِ ماست	ہر کہ انکارے کند از اشقیا است
ان کو جان و دل سے ہم ہیں مانتے	ان کے منکر کو شقی ہیں جانتے

سراج منیر۔ مصنفہ حضرت مسیح موعود و مہدیؑ سنہ ۱۸۹۷ء

اقتداری معجزات رسول کریم صلعم و معجزہ شق القمر

اور اس درجہ لقا میں بعض اوقات انسان سے ایسے امور صادر ہوتے ہیں کہ جو بشریت کی طاقتوں سے بڑھے ہوئے معلوم ہوتے ہیں اور الٰہی طاقت کا رنگ اپنے اندر رکھتے ہیں جیسے ہمارے سیّد و مولیٰ سید الرسل حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ بدر میں ایک سنگریزوں کی مٹھی کفار پر چلائی۔ اور وہ مٹھی کسی دُعا کے ذریعہ نہیں بلکہ خود اپنی روحانی طاقت سے چلائی۔ مگر اس مٹھی نے خدائی طاقت دکھلائی۔ اور مخالف کی فوج پر ایسا خارق عادت اس کا اثر پڑا کہ کوئی ان میں سے ایسا نہ رہا کہ جسکی آنکھ پر اس کا اثر نہ پہنچا ہو۔ اور

سب اندھوں کی طرح ہو گئے اور ایسی سراسیمگی اور پریشانی ان میں پیدا ہو گئی۔ کہ مدہوشوں کی طرح بھاگنا شروع کیا۔ اسی معجزہ کی طرف اللہ جلشانہٗ اس آیت میں اشارہ فرماتا ہے۔ وَمَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ رَمٰی۔ یعنے جب تو نے اس مٹھی کو پھینکا۔ وہ تو نے نہیں پھینکا۔ بلکہ خدا تعالےٰ نے پھینکا۔ یعنے درپردہ الٰہی طاقت کام کر گئی۔ انسانی طاقت کا یہ کام نہ تھا۔

اور ایسا ہی دوسرا معجزہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جو شق القمر ہے اسی الٰہی طاقت سے ظہور میں آیا تھا۔ کوئی دعا اس کے ساتھ شامل نہ تھی کیونکہ وہ صرف انگلی کے اشارہ سے جو الٰہی طاقت سے بھری ہوئی تھی وقوع میں آگیا تھا۔ اور اس قسم کے اور بھی بہت سے معجزات ہیں جو صرف ذاتی اقتدار کے طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دکھلائے۔ جن کے ساتھ کوئی دعا نہ تھی۔ کئی دفعہ تھوڑے سے پانی کو جو صرف ایک پیالہ میں تھا۔ اپنی انگلیوں کو اس پانی کے اندر داخل کرنے سے اس قدر زیادہ کر دیا کہ تمام لشکر اور اونٹوں اور گھوڑوں نے وہ پانی پیا۔ اور پھر بھی وہ پانی ویسا ہی اپنی مقدار پر موجود تھا۔ اور کئی دفعہ دو چار روٹیوں پر ہاتھ رکھنے سے ہزارہا بھوکوں۔ پیاسوں کا ان سے شکم سیر کر دیا۔ اور بعض اوقات تھوڑے سے دودھ کو اپنے لبوں سے برکت دے کر ایک جماعت کا پیٹ اس سے بھر دیا۔ اور بعض اوقات شور آب کنوئیں میں اپنے مُنہ کا لعاب ڈال کر اس کو نہایت شیریں کر دیا۔ اور بعض اوقات سخت مجروحوں پر اپنا ہاتھ رکھ کر ان کو اچھا کر دیا۔ اور بعض اوقات آنکھوں کو جن کے ڈیلے لڑائی کے کسی صدمہ سے باہر جا پڑے تھے۔ اپنے ہاتھ کی برکت سے پھر درست کر دیا۔ ایسے ہی اور بھی بہت سے کام اپنے ذاتی اقتدار سے

کئے۔ جن کے ساتھ ایک چھپی ہوئی طاقت الٰہی مخلوط تھی ؛

ہمارے ہادی و شفیع صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ اقتداری خوارق نہ صرف آپ ہی دکھلائے بلکہ ان خوارق کا ایک لمبا سلسلہ روز قیامت تک اپنی امت میں چھوڑ دیا۔ جو ہمیشہ ہر زمانہ میں حسب ضرورت زمانہ ظہور میں آتا رہا ہے اور اس دُنیا کے آخری دنوں تک اسی طرح ظاہر ہوتا رہے گا۔ اور الٰہی طاقت کا پرتوہ جس قدر اس امت کی رُوحوں پر پڑا ہے۔ اس کی نظیر دوسری امتوں میں ملنی مشکل ہے ؛

آئینہ کمالات اسلام مصنفہ حضرت مسیح موعود صفحہ ۶۶ و ۶۷ سنہ ۱۸۹۳ء

معراج

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی معراج کی بابت کسی نے سوال کیا فرمایا سب برحق ہے۔ معراج ہوئی تھی۔ مگر یہ فانی بیداری اور فانی اشیاء کے ساتھ نہ تھی بلکہ وہ اور رنگ تھا۔ جبرئیل بھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتے تھے۔ اور نیچے اُترتے تھے۔ جس رنگ میں ان کا اُترنا تھا۔ اسی رنگ میں آنحضرتؐ کا چڑھنا ہوا تھا۔ نہ اُترنے والا کسی کو اُترتا نظر آتا تھا۔ اور نہ چڑھنے والے کو کوئی چڑھتا ہوا دیکھ سکتا تھا حدیث شریف میں جو بخاری میں آیا ہے۔ کہ ثم استیقظ یعنے پھر جاگ اُٹھے۔

الحکم جلد ۵ نمبر ۲۹ صفحہ ۳ سنہ ۱۹۰۱ء

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوا تھا۔ مگر اس میں جو بعض لوگوں کا عقیدہ ہے کہ وہ صرف ایک معمولی خواب تھا۔ سو یہ عقیدہ غلط ہے اور جن لوگوں کا عقیدہ ہے کہ معراج میں آنحضرتؐ اسی جسد عنصری کے ساتھ

آسمان پر چلے گئے تھے۔ سو یہ عقیدہ بھی غلط ہے بلکہ اصل بات اور صحیح عقیدہ یہ ہے کہ معراج کشفی رنگ میں ایک نورانی وجود کے ساتھ ہوا تھا۔* وہ ایک وجود تھا۔ مگر نورانی۔ اور ایک بیداری تھی مگر کشفی اور نورانی۔ جسکو اس دنیا کے لوگ نہیں سمجھ سکتے مگر وہی جن پر وہ کیفیت طاری ہوئی ہو۔ ورنہ ظاہری جسم اور ظاہری بیداری کے ساتھ آسمان پر جانے کے واسطے تو خود یہودیوں نے معجزہ طلب کیا تھا۔ جس کے جواب میں قرآن شریف میں کہا گیا تھا قُلْ سُبْحَانَ رَبِّیْ هَلْ كُنْتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُوْلًا ؕ کہدے میرا رب پاک ہے۔ میں تو ایک انسان رسول ہوں۔ انسان اس طرح اُڑ کر آسمان پر نہیں جاتے۔ یہی سنت اللہ قدیم سے جاری ہے۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۲۱ صفحہ ۲ سنہ ۱۹۰۶ء

بیشک ہم مانتے ہیں کہ آپ جسم کے ساتھ گئے تھے بیداری بھی تھی جسم بھی تھا۔ مگر وہ ایک اعلیٰ درجہ کی کشفی حالت تھی۔ اس دلیل کے واسطے بخاری کو دیکھ لو۔ کہ یہ سارا واقعہ لکھنے کے بعد لکھا ہوگا۔ کہ ثم استیقظ بھلا اس کے کیا معنی؟ دیکھو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جن کو بہت حصہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہنے کو ملا تھا۔ اور جن کا علم بھی بہت بڑا تھا۔ ان کی یہ روایت ہے استیقظ سے یہ مراد نہیں کہ آپ نے خواب دیکھا تھا۔ بلکہ ایک قسم کی بیداری تھی اور اس میں یہ بھی شعور تھا۔ کہ مع جسم گئے۔ یہ ایک خدا کا تصرف ہوتا ہے کہ غیبوبت

---

* الحکم جلد ۲ نمبر ۱۵ صفحہ ۱۲ میں چھپا ہے کہ کشف کیا ہے اسی بیداری کے ساتھ کسی اور عالم میں داخل ہو جاتا ہے اس میں حواس کے معطل ہونے کی ضرورت نہیں۔ خدا کی بیداری بھی ہوتی ہے اور ایک عالم غیبوبت بھی ہوتا ہے۔ یعنی حالت بیداری ہوتی ہے اور اسرار غیبی بھی نظر آتے ہیں۔ (تقریر حضرت اقدس)

حس نہیں۔ اور یہ ایک نکتہ ہے علم سے حل نہیں ہو سکتا بلکہ تجربہ صحیح اس کو حل کر سکتا ہے۔

الحکم جلد ۱۲ نمبر ۳۵ ص ۳ سنہ ۱۹۰۸ء

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم آئینہ خدا نما ہیں

مصطفےٰ آئینۂ روئے خدا ست
محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے دیکھنے کیلئے وہ آئینہ ہے
منعکس در روئے ہماں خوئے خدا ست
جس میں خدا کی صفات کا عکس موجود ہے

گر ندید استی خدا او را بہ بیں
اگر تو نے خدا کو نہیں دیکھا تو مصطفےٰ کو دیکھ
من رانی قد رائ الحق این یقین
یہ سچ ہے کہ جس نے محمد کو دیکھا اُسنے خدا کو دیکھا

مصطفےٰ مہر درخشان خدا ست
محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا کا روشن آفتاب ہے۔
بر عدوش لعنت ارض و سما ست
اسکے دشمن پر زمین اور آسمان کی لعنتیں ہیں

جاں کنی صد کن بکین مصطفےٰ
تو مصطفےٰ کی دشمنی میں خواہ اپنی جان دیدے
رہ نہ بینی جز بہ دین مصطفےٰ
بغیر دین محمدی (اسلام) کے تو ہرگز ہدایت نہ پائیگا

از طفیل اوست نور ہر نبی
محمد کے طفیل سے ہی ہر نبی کا نور ہے
نام ہر مرسل بنام او جلی
ہر ایک رسول کا نام محمد کے نام ہی سے روشن ہے

براہین احمدیہ ص ۵۲۶ حاشیہ نمبر (۳)

عند العقل قرب الٰہی کے مراتب تین قسم پر منقسم ہیں۔ اور تیسرا مرتبہ قرب کا جو مظہر اتم الوہیت اور آئینہ خدا نما ہے حضرت سیدنا و مولانا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مسلم ہے جس کی شعاعیں ہزارہا دلوں کو منور کر رہی ہیں۔ اور بیشمار سینوں کو اندرونی ظلمتوں سے پاک کر کے نور قدیم تک پہنچا رہی ہیں۔ واللہ در القائل

محمد عربی بادشاہ ہر دو سرا
کرے ہے روح قدس جس کے در کی دربانی

اسے خدا تو نہیں کہہ سکوں یہ کہتا ہوں | کہ اسکی مرتبہ دانی میں ہے خدا دانی

کیا ہی خوش نصیب وہ آدمی ہے جس نے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیشوائی کے لئے قبول کیا اور قرآن شریف کو رہنمائی کے لئے اختیار کر لیا اللھم صل علیٰ سیدنا و مولٰنا محمد و آلہٖ و اصحابہٖ اجمعین۔ الحمد للہ الذی ھدیٰ قلبنا لحبہ ولحب رسولہٖ وجمیع عبادہٖ المقربین (سرمہ چشم آریہ حاشیہ صفحہ ۲۲۳ سنہ ۱۸۸۶ء)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم الوہیت کے مظہر اتم ہیں

شانِ احمد را کہ داند جز خداوندِ کریم | آنچناں از خود جدا شد کز میاں افتاد میم

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اور مرتبہ کو سوائے خداوند کریم کے کون جانتا ہے ایسا وہ اپنے آپ سے جدا ہوا کہ میم بیچ میں سے جاتا رہا

زاں نمط شد محوِ دلبر کز کمالِ اتحاد | پیکرِ او شد سراسر صورتِ ربِّ رحیم

ایسا اپنے دلبر میں محو ہوا کہ بوجہ کمال اتحاد قرب کے ربِّ رحیم کی صورت ہی نظر آنے لگا بسبب مظہر اتم ہونے کے

بوئے محبوبِ حقیقی میدمد زاں روئے پاک | ذاتِ حقانی صفاتی مظہرِ ذاتِ قدیم

محبوب حقیقی (یعنے خدا تعالیٰ) کی خوشبو اسکے خدا نما چہرہ سے جھلکتی ہے اسکے حقانی صفات ذات کا مل خدائے رحیم وکریم کی ہے

گرچہ منسوبم کند کس سوئے الحاد و ضلال | چوں دلِ احمد نمے بینم دگر عرشِ عظیم

اگرچہ مجھ (مرزا صاحب) کو کوئی الحاد و گمراہی کیطرف منسوب کرے مگر میں تو محمد مصطفےٰ کے دل سے بڑھ کر کوئی دوسرا بڑا عرش نہیں دیکھتا

در رہِ عشقِ محمد ایں سر و جانم رود | ایں تمنا ایں دعا ایں در دلم عزمِ صمیم

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق میں میرا یہ سر اور یہ جان قربان ہو جائے یہی میری آرزو اور یہی میری دعا اور یہی میرے دل میں پختہ ارادہ ہے

توضیح مرام صفحہ ۳۳ سنہ ۱۸۹۰ء

کئی جگہ قرآن شریف میں اشارات و تصریحات سے بیان ہوا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مظہر اتم الوہیت ہیں اور ان کا کلام خدا کا کلام اور ان کا ظہور

خدا کا ظہور۔ اور ان کا آنا خدا کا آنا ہے چنانچہ قرآن شریف میں اس بارے میں ایک یہ آیت بھی ہے۔ قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ۔ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا۔ کہ حق آیا۔ اور باطل بھاگ گیا۔ اور باطل کو بھاگنا ہی تھا۔ حق سے مراد اس جگہ اللہ جلشانہ اور قرآن شریف اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اور باطل سے مراد شیطان۔ اور شیطان کا گروہ اور شیطانی تعلیمیں ہیں۔ سو دیکھو اپنے نام میں خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کیونکر شامل کر لیا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور فرمانا خدا تعالیٰ کا ظہور فرمانا ہوا۔ ایسا جلالی ظہور جس سے شیطان معہ اپنے تمام لشکروں کے بھاگ گیا۔ اور اسکی تمام تعلیمیں ذلیل اور حقیر ہو گئیں اور اس کے گروہ کو بڑی بھاری شکست آئی۔ اسی جامعیت تامہ کی وجہ سے سورۂ آل عمران کے تیسرے جزو میں مفصل یہ بیان ہے کہ تمام نبیوں سے یہ عہد و اقرار لیا گیا کہ تم پر واجب و لازم ہے کہ عظمت و جلالت شان خاتم الرسل پر جو محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں ایمان لاؤ۔ اور انکی اس عظمت و جلالت کی اشاعت کرنے میں بدل و جان مدد کرو۔ اسی وجہ سے حضرت آدم صفی اللہ سے لے کر تا حضرت مسیح کلمۃ اللہ جس قدر نبی و رسول گزرے ہیں وہ سب کے سب عظمت و جلالت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اقرار کرتے آئے ہیں ؛

سرمہ چشم آریہ حاشیہ صفحہ ۲۲۶ ۱۸۸۶ء

اعلیٰ و ارفع و اتم و اکمل یعنی انسان کامل ہمارے سید و مولیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں

وہ اعلیٰ درجہ کا نور جو انسان کو دیا گیا یعنے انسان کامل کو وہ ملائک میں بھی

نہیں تھا۔ نجوم میں نہیں تھا۔ آفتاب میں بھی نہیں تھا۔ وہ زمین کے سمندروں اور دریاؤں میں بھی نہیں تھا۔ وہ لعل اور یاقوت اور زمرد و الماس اور موتی میں بھی نہیں تھا۔ غرض وہ کسی چیز ارضی و سماوی میں نہیں تھا۔ صرف انسان میں یا تھا۔ یعنی انسان کامل میں جس کا اتم اور اکمل اور اعلیٰ و ارفع فرد ہمارے سید و مولیٰ سید الانبیاء سید الاحیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

اور یہ شان اعلیٰ اور اکمل اور اتم طور پر ہمارے سید ہمارے مولیٰ ہمارے ہادی نبی اُمی صادق مصدوق محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں پائی جاتی تھی۔ جیسا کہ خود خدا تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ وَاَنَّ ھٰذَا صِرَاطِیْ مُسْتَقِیْمًا فَاتَّبِعُوْہُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِکُمْ عَنْ سَبِیْلِہٖ۔ قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ وَیَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ۔ فَقُلْ اَسْلَمْتُ وَجْھِیَ لِلّٰہِ وَاُمِرْتُ اَنْ اَسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ یعنے ان کو کہدے کہ میری نماز اور میری پرستش میں جدوجہد اور میری قربانیاں۔ اور میرا زندہ رہنا۔ اور میرا مرنا سب خدا کے لئے اور اسکی راہ میں ہے وہی خدا جو تمام عالموں کا رب ہے جس کا کوئی شریک نہیں۔ اور مجھے اس بات کا حکم دیا گیا ہے اور میں اوّل المسلمین ہوں۔ یعنے دنیا کی ابتداء سے اخیر تک میرے جیسا اور کوئی کامل انسان نہیں جو ایسا اعلیٰ درجہ کا فنافی اللہ ہو۔ جو خدا تعالیٰ کی ساری امانتیں اس کو واپس دینے والا ہو۔ اس آیت میں ان نادان موحدوں کا رد ہے جو یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دوسرے انبیاء پر فضیلت کلی ثابت نہیں۔ غور سے دیکھنا چاہیئے کہ

کہ جس حالت میں اللہ جلشانہٗ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام اوّل المسلمین رکھتا ہے۔ اور تمام مطیعوں اور فرمانبرداروں کا سردار ٹھیراتا ہے اور سب سے پہلی امانت کو واپس دینے والا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قرار دیتا ہے تو پھر کیا بعد اس کے کسی قرآن کریم کے ماننے والے کو گنجایش ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ اعلیٰ میں کسی طرح کی جرح کر سکے۔ خدا تعالیٰ آیت موصوفہ بالا میں اسلام کے لئے کئی مراتب رکھ کر سب مدارج سے اعلیٰ درجہ وہی ٹھیراتا ہے۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فطرت کو عنایت فرمایا سبحان اللہِ مَا اعظم شانک یا رسول اللہ۔ (سبحان اللہ کس قدر عظیم شان ہے آپ کی یا رسول اللہ (ناقل)

موسیٰ و عیسیٰ ہمہ خیلِ تواند | جملہ دریں راہ طفیلِ تواند

آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۶۶ تا ۷۴ سنہ ۱۸۹۳ء

حضرت رسول کریم محمدؐ و احمدؐ ہیں

زندگی بخش جامِ احمدؐ ہے | کیا ہی پیارا یہ نامِ احمدؐ ہے
لاکھ ہوں انبیاء مگر بخدا | سب سے بڑھ کر مقامِ احمدؐ ہے

برتر گمان و وہم سے احمدؐ کی شان ہے | اس کا غلام دیکھو مسیح الزمان ہے

درثمین اردو صفحہ ۱۹۷ و ۱۰۱

اس رسول اُمّی پر درود اور سلام ہو جس کا نام محمدؐ و احمدؐ ہے یہ دونو نام اس کو دیئے گئے کہ جب حضرت آدمؑ کے سامنے تمام چیزوں کے نام پیش کئے گئے تھے تو سب سے اوّل یہی دو نام پیش ہوئے تھے کیونکہ اشرف

دنیا کی پیدائش میں وہی دو تام علت غائی ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کے علم میں وہی
اشرف اور اقدم ہیں پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بوجہ ان دونوں ناموں کے
تمام انبیاء علیہم السلام سے اول درجہ پر ہیں اور بباعث اس کے کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم پر تمام نبوت کے علم ختم ہو گئے اور آپ پر کامل اور جامع طور پر وحی
نازل کی گئی اور آخری معارف اور وہ سب کچھ جو پہلوں اور پچھلوں کو دیا گیا
تھا۔ آپ کو عطا ہوا۔ ان تمام وجوہ سے آپ خاتم الانبیاء ٹھہرے اور ہر
ایک سفید و سیاہ کی طرف آپ کو بھیجا۔ اور ہر ایک اندھے اور بہرے اور
گونگے کی اصلاح کے لئے آپ کو پسند فرمایا۔ اور خدا تعالیٰ نے اپنی نعمتوں کے
عطر سے اس قدر آنجناب کو معطر کیا کہ اس سے پہلے کوئی نبی اور رسول نہیں
کیا گیا۔ خدا نے اپنے پاس سے آپ کو علم دیا۔ اور اپنے پاس سے فہم عطا
کیا۔ اور اپنے پاس سے معرفت بخشی۔ اور اپنے پاس سے پاک کیا۔ اور اپنے
پاس سے ادب سکھایا۔ اور برگزیدگی کے پانی سے اپنے پاس سے نہلایا۔ پس
آنحضرت صلی اللہ پر اُس خدا کی تعریف کرنا واجب ہو گیا۔ جو اس کے ہر کام کا
آپ متکفل ہوا۔ اور اپنی پناہ کی چادر کے نیچے جگہ دی۔ اور ہر ایک کام
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی توجہ خاص سے بغیر استادوں اور باپوں کے
اور امیروں کے بنایا۔ اور اپنے پاس سے اُس پر ہر ایک قسم کی نعمت پوری کی
کی۔ پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی رُوح نے خدا تعالیٰ کی وہ تعریف کی جو کوئی
فکر اُس کے بھیدوں تک نہیں پہنچ سکتا۔ اور کوئی آنکھ اُس کے نوروں کی
حدود کو پا نہیں سکتی۔ اور اس نے خدا کی تعریف کو کمال تک پہنچایا۔ یہاں تک
کہ اس کے ذکروں میں گم اور فنا ہو گیا۔ اور اس کی اس قدر تعریف کرنے اور
خدا تعالیٰ کو صاحب تعریف ٹھہرانے کا یہ سر تھا کہ خدا تعالیٰ نے متواتر اور پے در پے

اس پر اپنے فضل نازل کئے۔ اور عنایت اُس کے شامل حال کی جس نے ایک طرفۃ العین بھی اس کو اپنی کوشش اور سعی کا محتاج نہ کیا۔ یہانتک کہ وجہ اللہ نے اس کے دل کو چیر کر اپنا دخل اس میں کیا۔ اور اپنی محبت میں اس کو یگانہ بنایا۔ پس اس محسن کی تعریف کے لئے اُس کے دل نے جوش مارا۔ اور خدا تعالیٰ کی تعریف اس کی دلی مُراد ہوگئی۔ اور یہ وہ مرتبہ ہے۔ کہ **بجز اس کے کسی کو رسولوں اور نبیوں اور ابدالوں اور ولیوں میں سے عطا نہیں ہوا**۔ کیونکہ ان لوگوں نے اپنے بعض معارف اور علوم اور نعمتیں بتوسط عالموں اور ابوں اور احسان کرنے والوں کے پائی تھیں مگر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ پایا۔ جناب الٰہی سے پایا۔ اور جو کچھ ان کو ملا۔ اُسی چشمۂ فضل و عطا سے ملا۔ پس دوسروں کے دل حمد الٰہی کے لئے ایسے جوش میں نہ آسکے۔ جیسا کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا دل جوش میں آیا۔ کیونکہ ان کے ہر ایک کام کا خدا ہی متولی تھا۔ پس اسی وجہ سے کوئی نبی یا رسول پہلے نبیوں اور رسولوں میں سے احمدؐ کے نام سے موسوم نہیں ہوا۔ کیونکہ ان میں سے کسی نے خدا کی توحید اور ثنا ایسی نہیں کی۔ جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ اور ان کی نعمتوں میں انسان کے ہاتھ کی ملونی تھی۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح انکو تمام علوم بے واسطہ نہیں دیئے گئے۔ اور ان کے تمام امور کا بلا واسطہ خدا متولی نہیں ہوا۔ اور نہ تمام امور میں بے واسطہ ان کی تائید کی گئی۔ پس کامل طور پر بجز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی مہدی نہیں اور نہ کامل طور پر بجز آنجناب کے کوئی احمدؐ ہے۔ اور وہ یہ بھید ہے جس کو محض ابدال کے دل سمجھتے ہیں۔ اور کوئی دوسرا سمجھ نہیں سکتا۔ اور پھر جبکہ آنحضرت صلعم

کی تعریفیں اس وجہ سے تھیں۔ کہ انھوں نے خدا تعالیٰ کو اختیار کر لیا تھا۔ اور ہوا و نفس سے الگ ہو کر خدا کی طرف متوجہ ہو گئے تھے۔ اور اخلاق اور صدق اور توحید سے اس کی طرف دوڑے تھے۔ سو خدا نے وہ تعریفیں بطور انعام کے ان کی طرف واپس کر دیں۔ اور تمام یگانہ صدیقوں سے اس کی یہی عادت ہے کہ وہ حامد کو محمود بنا دیتا ہے پس ہمارا نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم زمین و آسمان میں تعریف کیا گیا۔ اور اس مقام کو کوئی شخص بجز صاحب معرفت کے نہیں پہچانتا ؎

نجم الہدیٰ عربی۔ اردو۔ فارسی صہ ۲ و ۳ سنہ ۱۸۹۸ء

حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ایک وہ زمانہ تھا۔ کہ انجیل کے واعظ بازاروں اور گلیوں اور کوچوں میں نہایت دریدہ دہنی سے اور سراسر افترا سے ہمارے سید و مولیٰ خاتم الانبیاء اور افضل الرسل والاصفیاء اور سید المعصومین والاتقیاء حضرت محبوب جناب احدیت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت یہ قابل شرم جھوٹ بولا کرتے تھے۔ کہ گویا آنجناب سے کوئی پیشگوئی یا معجزہ ظہور میں نہیں آیا۔ اور اب یہ زمانہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے علاوہ ان ہزارہا معجزات کے جو ہمارے سرور و مولیٰ شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن شریف اور احادیث میں اس کثرت سے مذکور ہیں جو اعلیٰ درجہ کے تواتر پر ہیں۔ تازہ بتازہ صدہا نشان ایسے ظاہر فرمائے ہیں[1]

[1] ان نشانات کو اگر کوئی طالب صادق دیکھنا چاہے جس سے بانی اسلام الغالق علیہ السلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زندہ نبوت و کتاب اور قرآن مجید کے زندہ کتاب اور خدائے اسلام الحی القیوم ہونیکا ثبوت ملتا ہے۔ تو وہ شخص تریاق القلوب کتاب گھر قادیاں سے بذریعہ نقد قیمت یا وی پی منگوا کر مطالعہ کرے

کہ کسی مخالف اور منکر کو ان کے مقابلہ کی طاقت نہیں۔ سو ہم اپنے خدائے پاک ذوالجلال کا کیا شکر کریں کہ اپنے پیارے نبی محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور پیروی کی توفیق دے کر اور پھر اس محبت اور پیروی کے روحانی فیضوں سے جو سچے تقویٰ اور سچے آسمانی نشان ہیں کامل حصہ عطا فرما کر ہم پہ ثابت کر دیا۔ کہ وہ ہمارا پیارا برگزیدہ نبی فوت نہیں ہوا۔ بلکہ وہ بلند تر آسمان پر اپنے ملیک مقتدر کے دائیں طرف بزرگی اور جلال کے تخت پر بیٹھا ہے اللھم صل علیہ و بارک وسلم ان اللہ وملئکتہ یصلون علی النبی۔ یایھا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما۔ اب ہمیں کوئی جواب دے کہ روئے زمین پر یہ زندگی کس نبی کے لئے بجز ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ثابت ہے؟ کیا حضرت موسیٰ کے لئے؟ ہرگز نہیں! کیا حضرت داؤد کے لئے؟ ہرگز نہیں! کیا حضرت مسیح علیہ السلام کے لئے؟ ہرگز نہیں! کیا راجہ رامچندر یا راجہ کرشن کے لئے؟ ہرگز نہیں! کیا وید کے ان رشیوں کے لئے جن کی نسبت بیان کیا جاتا ہے کہ ان کے دلوں پہ وید کا پرکاش ہوا تھا؟ ہرگز نہیں! جسمانی زندگی کا ذکر بیہودہ ہے۔ اور حقیقی اور روحانی اور فیض رساں زندگی وہ ہے جو خدا تعالیٰ کی زندگی کے مشابہ ہو کر نور اور یقین کے کرشمے نازل کرتی ہو۔ ورنہ جسمانی وجود کے ساتھ ایک لمبی عمر پانا اگر فرض بھی کر لیں اور فرض کے طور پر مان بھی لیں کہ ایسی عمر کسی کو دی گئی ہے تو کچھ بھی جائے فخر نہیں۔ مصر کی بعض پرانی عمارتیں ہزارہا برس سے چلی آتی ہیں اور بابل کے کھنڈرات اب تک موجود ہیں جن میں اُلّو بولتے ہیں۔ اور اس ملک میں اجودھیا اور بندرابن بھی پرانے زمانہ کی آبادیاں ہیں۔ اور اٹلی اور یونان میں

بھی ایسی قدیم عمارتیں پائی جاتی ہیں۔ تو کیا اس جسمانی طور پر لمبی عمر پانے سے یہ تمام چیزیں اس جلال اور بزرگی سے حصہ لے سکتی ہیں۔ جو روحانی زندگی کی وجہ سے خدا کے **مقدس** لوگوں کو حاصل ہوتی ہے۔ اس بات کا فیصلہ ہو گیا ہے کہ اس **روحانی زندگی** کا ثبوت صرف ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات میں پایا جاتا ہے۔ خدا کی ہزاروں رحمتیں ان کے شامل حال رہیں۔ اور میں اُس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کا نام لے کر جھوٹ بولنا سخت بدذاتی ہے کہ خدا نے مجھے میرے بزرگ واجب الاطاعت سیدنا **محمد** صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانی دائمی زندگی اور پورے جلال اور کمال کا یہ ثبوت دیا ہے کہ **میں نے اسکی پیروی** اور اسکی محبت سے آسمانی نشانوں کو اپنے اوپر اُترتے ہوئے اور دل کو یقین کے **نور** سے پُر ہوتے ہوئے پایا۔ اے تمام وہ لوگو! جو زمین پر رہتے ہو۔ اور اے تمام وہ انسانی روحو!! جو مشرق اور مغرب میں آباد ہو۔ میں پورے زور کے ساتھ آپ کو اس طرف دعوت کرتا ہوں کہ اب **زمین پر سچا مذہب صرف اسلام** ہے اور سچا خدا بھی وہی خدا ہے جو قرآن نے بیان کیا ہے۔ اور ہمیشہ کی رُوحانی زندگی والا نبی اور **جلال اور تقدس کے تخت پر بیٹھنے والا حضرت محمد** مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ جسکی روحانی زندگی اور پاک جلال کا ہمیں یہ ثبوت ملا ہے کہ اسکی پیروی اور محبت سے ہم رُوح القدس اور خدا کے مکالمہ اور آسمانی نشانوں کے انعام پاتے ہیں +

تریاق القلوب صفحہ ۵ تا ۷ سنہ ۱۹۰۲ء

اتباعِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں حیاتِ جاودانی ہے

قرآن کریم کا بڑے زور شور سے دعوےٰ ہے کہ حیات روحانی صرف متابعت اس رسول کریمؐ سے ملتی ہے اور تمام وہ لوگ جو اس نبی کریمؐ کی متابعت سے سرکش ہیں وہ مُردے ہیں جن میں اس حیات کی رُوح نہیں اور حیات رُوحانی سے مُراد انسان کے وہ علمی اور عملی قوی ہیں جو رُوح القدس کی تائید سے زندہ ہو جاتے ہیں۔ اور قرآن کریم سے ثابت ہوتا ہے کہ جن احکام پر اللہ جلشانہ انسان کو قایم کرنا چاہتا ہے وہ چھ سَو ہیں۔ ایسا ہی اس کے مقابل پر جبرائیل علیہ السلام کے پر بھی چھ سَو ہیں۔ اور بیضۂ بشریت جب تک چھ سو حکم کو سر پر رکھ کر جبرائیل کے پروں کے نیچے نہ آوے اُس میں فنا فی اللہ ہونے کا بچہ پیدا نہیں ہوتا۔ اور انسانی حقیقت اپنے اندر چھ سو بیضہ کی استعداد رکھتی ہے۔ پس جس شخص کا چھ سو بیضۂ استعداد جبرائیل کے چھ سو پر کے نیچے آگیا۔ وہ انسان کامل اور یہ تولد اس کا تولد کامل اور یہ حیات حیاتِ کامل ہے۔ اور غور کی نظر سے معلوم ہوتا ہے کہ بیضہ بشریت کے روحانی بچے جو رُوح القدس کی معرفت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت کی برکت سے پیدا ہوئے وہ اپنی کمیت اور کیفیت اور صورت اور نوع اور حالت میں تمام انبیاءؑ کے بچوں سے اتم اور اکمل ہیں۔ اسکی طرف اشارہ ہے جو اللہ جلشانہ فرماتا ہے۔ کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ یعنے تم سب امتوں سے بہتر ہو۔ جو لوگوں کی اصلاح کے لئے پیدا کئے گئے ہو۔ اور درحقیقت جسقدر قرآنی تعلیم کے کمالات خاصہ ہیں وہ اس امت مرحومہ کے استعدادی

کمالات پر شاہد ہیں۔ آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۱۹۶ و ۱۹۷ سنہ ۱۸۹۷ء

اب غور کرکے دیکھ لو کہ روحانی زندگی کے تمام جاودانی چشمے محض حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی طفیل دنیا میں آئے ہیں۔ یہی امت ہے کہ اگرچہ نبی تو نہیں مگر نبیوں کے مانند خدا تعالیٰ سے ہمکلام ہو جاتی ہے۔ اگرچہ رسول نہیں مگر رسولوں کے مانند خدا تعالیٰ کے روشن نشان اس کے ہاتھ پر ظاہر ہوتے ہیں۔ اور روحانی زندگی کے دریا اس میں بہتے ہیں۔ اور کوئی نہیں کہ اس کا مقابلہ کرسکے۔ کوئی ہے کہ جو برکات اور نشانوں کے لئے مقابل میں کھڑا ہو کر ہمارے اس دعوے کا جواب دے!!!

آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۳۳۴ سنہ ۱۸۹۳ء

اتباع نبوی کے برکات سے خاص حضرت اقدس مرزا صاحب کا مستفیض ہونا

وان امامی سید الرسل احمد

اور بے شک میرا پیشوا تمام رسولوں کا سردار احمد ہے۔

رضیناہ متبوعا وربی ینظر

میں راضی ہوں انکی تابعداری پر اور میرا خدا دیکھتا ہے

وواللہ انی قد تبعت محمدا

قسم ہے مجھ کو اللہ کی میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا تابعدار ہوں

وفی کل آن من سناہ انور

اور ہر آن اس سے نور حاصل کرتا ہوں

حمامۃ البشریٰ صفحہ ۱۰۶ ۱۸۹۴ء

میرے لئے اس نعمت کا پانا ممکن نہ تھا۔ اگر میں اپنے سید و مولےٰ فخر الانبیاء اور خیر الوریٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی راہوں کی

پیروی نہ کرتا۔ سو مَیں نے جو کچھ پایا۔ اس پیروی سے پایا۔ اور میں اپنے سچے اور کامل علم سے جانتا ہوں کہ کوئی انسان بجز پیروی اُس نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے خدا تک نہیں پہنچ سکتا۔ اور نہ معرفت کاملہ کا حصہ پا سکتا ہے۔ اور میں اس جگہ یہ بھی بتلاتا ہوں کہ وہ کیا چیز ہے جو سچی اور کامل پیروی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب باتوں سے پہلے دل میں پیدا ہوتی ہے۔ سو یاد رہے کہ وہ قلب سلیم ہے یعنے دل سے دُنیا کی محبت نکل جاتی ہے۔ اور دل ایک ابدی اور لازوال لذت کا طالب ہو جاتا ہے۔ پھر بعد اس کے ایک مصفا اور کامل محبت الٰہی بباعث اس قلب سلیم کے حاصل ہوتی ہے۔ اور یہ سب نعمتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے بطور وراثت ملتی ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے۔ قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ ط یعنی ان کو کہدے کہ اگر تم خدا سے محبت کرتے ہو تو آؤ میری پیروی کرو۔ تا خدا بھی تم سے محبت کرے۔ (حقیقۃ الوحی ۱۹۰۷ء صفحہ ۶۲ و ۶۳)

حضرت اقدس مرزا صاحب کی فنا فی الرسول حالت

بسکہ من در عشق او گشتم نہاں
من ہمانم۔ من ہمانم۔ من ہماں

جانِ من از جانِ او یابد غذا
از گریبانم عیاں شد آں دُکا

احمدؐ اندر جانِ احمدؐ شد پدید
اسم من گردید آں اسم وحید

فارغ اُفتادم بدو از عزّ و جاہ
دل زکف وازفرق اُفتادہ کلاہ

بر من ایں بہتاں کہ من زاں آستاں
تافتم سر۔ ایں چہ کذب۔ فاسقاں

سر بتابد زاں مہ من چوں منے
لعنت حق برگمانِ دشمنے

آں منم کاندر رہِ آں سرورے
تیغ گر بارد بکوئے آں نگار
گر ہمیں کفر است نزدِ کیں ورے

درمیاں خاک وخوں بینی سرے
آں منم کاول کند جاں را نثار
خوش نصیبے آں کہ چوں من کافرے

درثمین فارسی صہ ۱۲۵ سنہ ۱۹۱۸ء

درود شریف کے فضائل

درود شریف جو حصول استقامت کا ایک زبردست ذریعہ ہے بکثرت پڑھو۔ مگر نہ رسم اور عادت کے طور پر بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن اور احسان کو مدِنظر رکھ کر۔ اور آپ کے مدارج اور مراتب کی ترقی کے لئے۔ اور آپ کی کامیابیوں کے واسطے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ قبولیت دعا کا شیریں اور لذیذ پھل تم کو ملے گا۔

تقریر حضرت مسیح موعود نمبر ۱۰ ۔ ار جون سنہ ۱۸۸۹ء

محفل میلاد شریف کی نسبت

محض تذکرہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عمدہ چیز ہے اس سے محبت بڑھتی ہے۔ اور آپ کی اتباع کے لئے تحریک ہوتی اور جوش پیدا ہوتا ہے۔ قرآن شریف میں بھی اسی لئے بعض تذکرے موجود ہیں جیسے فرمایا وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِبْرٰهِيْمَ۔ لیکن اگر ان تذکروں کے بیان میں بعض بدعات ملادی جاویں تو وہ حرام ہو جاتے ہیں ع
گر حفظ مراتب نکنی زندیقی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ موجب رحمت ہے۔ مگر غیر مشروع امور و بدعات منشاء الٰہی کے خلاف ہیں ہم

خود اس امر کے مجاز نہیں ہیں کہ آپ کسی نئی شریعت کی بنیاد رکھیں۔
اس مسئلہ میں افراط و تفریط سے کام لیا گیا ہے۔ بعض لوگ اپنی جہالت سے کہتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ ہی حرام ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تذکرے کو حرام کہنا بڑی بیباکی ہے جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی اتباع خدا تعالیٰ کا محبوب بنانے کا ذریعہ اور اصل باعث ہے۔ اور اتباع کا جوش تذکرے سے پیدا ہوتا اور اس کی تحریک ہوتی ہے۔

جو شخص خشک وہابی بنتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کو دل میں جگہ نہیں دیتا وہ بے دین آدمی ہے اولیاء و انبیاء سے محبت رکھنے سے ایمانی قوت بڑھتی ہے۔ مشرک بھی سچی محبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں رکھ سکتا۔ اور ایسا ہی وہابی بھی نہیں کر سکتا یہ مسلمانوں کے آریہ ہیں۔ ان میں روحانیت نہیں ہے۔ خدا تعالیٰ اور اس کے سچے رسولؐ سے محبت نہیں ہے پس اصل یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ میرے نزدیک جیسا کہ وہابی کہتے ہیں حرام نہیں۔ بلکہ یہ اتباع کی تحریک کے لئے مناسب ہے۔ جو لوگ مشرکانہ رنگ میں بعض بدعتیں پیدا کرتے ہیں وہ حرام ہیں۔

اخبار الحکم نمبر ۱۱ جلد ۷ مورخہ ۲۴ مارچ سنہ ۱۹۰۳ء ص ۵ کالم اول

حضرت اقدس مرزا صاحب کا مذہب

نعتقد ان رسولنا خیر الرسل و افضل المرسلین و خاتم النبیین۔ و افضل من کل من یاتی و خلا۔ ھو سلکنی

بنفسه المبارکة وربانی بیده الطاهرة المطهرة وارانی
عظمته وملکوته وعرضنی اسراره العلیا ونعتقد ان کل
آیة القرآن بحر مواج مملو من دقائق الهدی وباطل ما یضاد
ویخالف بیانه من قصص وعلوم الدنیا والعقبیٰ ونعتقد ان
الجنّة حق والنار حق وحشر الاجساد حق ومعجزات الانبیاء
حق - ونعتقد ان النجاة فی الاسلام واتباع نبیّنا سیّد الوریٰ
وکل ما هو خلاف الاسلام فنحن بریّون منها ونؤمن بکل
ما جاء به رسولنا صلی الله علیه وسلم وان لم نعلم حقیقته العلیا
ومن قال فینا خلاف ذلک فقد کذب علینا وافتری
فاتقوا الله ولا تصدقوا اقوال کل ضنین مهین سعی الحق
کتنین - ومال الی الکافری بقبلوته رایه واتبع الهوی. واعلموا
ان الاسلام دینی وعلی التوحید یقینی وما ضل قلبی وما غوی
وترک القرآن واتبع قیاسا فهو کرجل افترس اذ تراسا
ووقع فی الوهاد من المهلکة وهلک وفنی والله یعلم انی
عاشق الاسلام وفداء حضرة خیر الانام وغلام احمد المصطفیٰ

ترجمهٔ فارسی

اعتقاد داریم براینکه رسول ما خیر رسل وافضل مرسلین وخاتم الانبیاء
وافضل همه آینده وگذشته می باشد - او (صلی الله علیه وسلم) مرا به نفس
نفیس خود ارتباط بخشیده وبدست پاک وپاک کننده خودش مرا تربیت
فرموده وبرمن عظمت وملکوت خود را آشکار ساخته واسرار بزرگ خود مرا آموخته
اعتقاد داریم براینکه هر آیتی از قرآن بحر مواجیست که از دقائق هدایت

پذیراست و اعتقاد داریم بہ اینکہ جنت حق است و نار حق است و حشر اجساد حق است و معجزات انبیاء حق است۔ و اعتقاد داریم بر اینکہ نجات در اسلام و اتباع نبی ما سید انام است علیہ الصلوٰۃ والسلام و ہر چہ مخالف اسلام است ازاں بری ہستیم و با آنچہ رسول ما صلی اللہ علیہ وسلم آوردہ ایمان آریم۔ اگرچہ بہ حقیقت بلند آں نہ بردہ باشیم و ہر کس کہ از بابت ما خلاف آں گفتگو کردہ او ہمارا دروغ و افترا بستہ باشد۔ پس از خدا بترسید و ہر بخیل خوار را کہ باشند بار بگزیدم میدود۔ و از ضعف رائے رغبت در تکفیر من دارد و بیرو خواہش بذات تصدیق نہ کنید۔ و آگاہ باشید کہ اسلام دین من و بر توحید یقین من است و گاہے قلب من از راہ نہ رفتہ و دنبال گمراہی را نہ گرفتہ۔ و ہر کہ قرآن را گذاشت۔ و قیاس را اتباع کرد مثل او مثل شخصے باشد کہ گوشش از ہم دریدہ۔ و در بیابان جا نگزا افتاد۔ و جان را بہ باد داد۔ خدا تعالیٰ خوب مے داند کہ من عاشق اسلام و فدائے سید انام و غلام احمد مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) میباشم۔

التبلیغ صفحہ ۳۹۲ و ۳۹۳ سنہ ۱۸۹۳ء

ترجمہ اردو

ہمارا یہ اعتقاد ہے کہ ہمارے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمام رسولوں سے بہتر اور افضل الرسل اور خاتم الانبیاء ہیں۔ اور تمام ان انسانوں سے جو گزر چکے۔ یا آیندہ قیامت تک ہونگے افضل ہیں۔ اور آنحضرتؐ نے خود بہ نفس نفیس اپنے دست مبارک سے مجھ کو ترتیب فرمایا ہے۔ اور مجھ پر اپنی عظمت اور شان کو ظاہر کر کے بڑے بڑے اپنے اسرار مجھ کو سکھلائے ہیں۔ اور ہم اعتقاد رکھتے ہیں اس بات

کہ قرآن شریف کی ہر ایک آیت ایک موجزن دریا ہے جو ہدایت کی ہر قسم کی باریکیوں سے پُر ہے۔ اور ہمارا عقیدہ ہے۔ کہ جنت اور دوزخ اور قیامت اور معجزات انبیاء حق ہیں۔ اور ہمارا اعتقاد ہے کہ نجات صرف اسلام میں ہے جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تابعداری و اطاعت کرنے سے حاصل ہو سکتی ہے۔ اور جو کچھ اسلام کی تعلیم کے برخلاف ہے ہم اس سے بیزار اور بری ہیں۔ اور جو کچھ ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم خدا سے لائے۔ اس پر ہمارا ایمان ہے۔ اگرچہ ہم اس کی حقیقت اور کنہ کو نہ بھی جانتے ہوں۔ اور جو شخص ان عقائد کے خلاف ہماری طرف کوئی عقیدہ منسوب کرتا ہے۔ وہ ہم پر جھوٹ بولتا اور افترا کرتا ہے۔ پس اے لوگو خدا سے ڈرو۔ اور جو بخیل ذلیل سانپ کی طرح مجھے کاٹنے کو دوڑتا ہے۔ اور جہالت و نادانی سے اپنی خواہشات اور ہوا نفسانی کا پیرو ہو کر میری تکفیر کرتا ہے اس کی ہرگز تصدیق نہ کرو۔ اور آگاہ رہو کہ اسلام میرا دین۔ اور توحید پر میرا یقین ہے۔ اور میرا دل کبھی کجرو ہو کر گمراہی کے پیچھے نہیں پڑا۔ اور جو شخص قرآن مجید کو چھوڑ کر قیاسی باتوں پر چلتا ہے وہ اس شخص کی مانند ہے کہ جو ایک خطرناک جنگل میں جہاں درندے ہوں داخل ہو گیا۔ اور ایک بھیڑیئے نے آکر اس کو پھاڑ ڈالا اور وہ جان سے مارا گیا۔ خدا تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ میں اسلام کا عاشق اور جان نثار غلام حضرت سید انام احمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہوں۔

حضرت اقدس مرزا صاحب کا مذہب اہلسنت والجماعت کا ہی مذہب ہے

دوسرے الزامات جو مجھ پر لگائے جاتے ہیں کہ یہ شخص (یعنے مرزا صاحب) لیلۃ القدر کا منکر ہے اور معجزات کا انکاری۔ اور معراج کا منکر۔ اور نیز نبوت کا مدعی۔ اور ختم نبوت سے انکاری ہے یہ سارے الزامات باطل اور دروغ محض ہیں ان تمام امور میں میرا وہی مذہب ہے جو دیگر اہلسنت والجماعت کا مذہب ہے۔ اور میری کتاب توضیح المرام اور ازالہ اوہام سے جو ایسے اعتراض نکالے گئے ہیں۔ یہ نکتہ چینیوں کی سراسر غلطی ہے۔ اب میں مفصلہ ذیل امور کا مسلمانوں کے سامنے صاف صاف اقرار اس خانہ خدا (جامع مسجد دہلی) میں کرتا ہوں کہ میں جناب خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا قایل ہوں اور جو شخص ختم نبوت کا منکر ہو اس کو بے دین اور دایرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔ ایسا ہی میں ملائکہ اور معجزات اور لیلۃ القدر وغیرہ کا قایل ہوں۔ اور یہ بھی اقرار کرتا ہوں کہ جو کچھ بدفہمی سے بعض کوتاہ فہم لوگوں نے سمجھ لیا ہے۔ ان اوہام کے لئے عنقریب ایک مستقل رسالہ تالیف کرکے (یہ تالیف لطیف الموسوم بہ آئینہ کمالات اسلام ہے) شائع کروں گا غرض میری نسبت جو بجز میرے دعوے وفات مسیح اور مثیل مسیح ہونے کے اور اعتراض تراشے گئے ہیں۔ وہ سب غلط اور ہیچ اور صرف غلط فہمی کی وجہ سے کئے گئے ہیں۔

تقریر واجب الاعلان متعلق واقعات جلسہ بحث منعقدہ جامع مسجد دہلی مورخہ ۲۳ اکتوبر ۱۸۹۱ء

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپکی جماعت کا عقیدہ

ما مسلمانیم از فضلِ خدا
ہم مسلمان ہیں بافضالِ خدا

اندریں دیں آمدہ از مادریم
جب ہوئے پیدا اسی دیں پر ہوئے

آں کتابِ حق کہ قرآں نام اوست
نور سے قرآں کے ہم جیتے ہیں

آں رسولے کش محمدؐ ہست نام
دامن پاک محمدؐ مصطفےٰ

شیرِ او با شیر شد اندر بدن
دودھ کے ساتھ اسکی الفت ہم نے پی

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہے وہ خیر الانبیاء خیر الانام

ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
اس سے ہم لیتے ہیں آب معرفت

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
بہ عطیے وحی اور الہام کے

ما ازو یابیم ہر نور و کمال
ہیں اسی سے لیتے ہر نور و کمال

مصطفےٰ ما را امام و پیشوا
مصطفےٰ اپنا امام و پیشوا

ہم بریں از دارِ دنیا بگذریم
ساتھ لے جائیں گے وقتِ مرگ اسے

بادۂ عرفانِ ما از جامِ اوست
بادۂ عرفان اسی سے پیتے ہیں

دامنِ پاکش بدستِ ما مدام
رکھتے ہیں ہم ہاتھ میں اپنے سدا

جاں شد و با جاں بدر خواہد شدن
اب تو جاں کے ساتھ تن سے جائیگی

ہر نبوت را برو شد اختتام
ہر نبوت کا ہے اسپر اختتام

رو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
اس سے پیتے ہیں شراب معرفت

آں نہ از خود از ہماں جائے بود
ہیں اسی کے آستانِ فیض سے

وصل دلدارِ ازل بے او محال
ہے خدا کا وصل بے اسکے محال

اقتداء قول او در جان ماست
قول اس کا دل سے کرتے ہیں قبول
از ملائک و از خبرہائے معاد
تذکرے جن و ملک اور حشر کے
آں ہمہ از حضرت احدیت است
اور سبھی اللہ کی جانب کے ہیں
معجزات او ہمہ حق اند و راست
سچ ہیں اور حق ہیں سب اسکے معجزے
معجزات انبیاء سابقین
پہلے نبیوں اور رسولوں کے نشاں
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ان کو جان و دل سے ہم ہیں مانتے
یک قدم دوری ازاں عالیجناب
اک قدم جو اس کی درگہ سے ہو دور

ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
پیروی اس کی ہمارا ہے اصول
ہر چہ گفت آں مرسل رب العباد
جو بیاں اس پاک سرور نے کئے
منکر آں مستحق لعنت است
اس کے منکر مستحق لعنت کے ہیں
منکر آں مورد لعن خدا است
لعنت حق ان کے منکر پر پڑے
آنچہ در قرآں بیانش بالیقین
جن کا ہے قرآں کے اندر بیان
ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
انکے منکر کو شقی ہیں جانتے
نزد ما کفر است و خسران و تباب
ہے وہ خاسر اور کافر بالضرور

سراج منیر مصنفہ حضرت مسیح موعودؑ مئی ۱۸۹۷ء

لا الٰہ الا اللہ محمد الرسول اللہ

جن پانچ چیزوں پر اسلام کی بناء رکھی گئی ہے وہ ہمارا عقیدہ ہے اور جس خدا کے کلام یعنے قرآن کو پنجہ مارنا حکم ہے ہم اس کو پنجہ مار رہے ہیں اور فاروق رضی اللہ عنہ کی طرح ہماری زبان پر حسبنا کتاب اللہ ہے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرح اختلاف اور تناقض کے

وقت جب حدیث اور قرآن میں پیدا ہو۔ قرآن کو ہم ترجیح دیتے ہیں۔ بالخصوص قصوں میں جو بالاتفاق نسخ کے لائق بھی نہیں ہیں اور ہم اس بات پر ایمان لاتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور سیدنا **حضرت محمد مصطفٰے** صلی اللہ علیہ وسلم اس کے رسول اور **خاتم الانبیاء** ہیں۔ اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ ملائک حق اور حشر اجساد حق ہیں۔ اور روز حساب حق۔ اور جنت حق۔ اور جہنم حق ہے اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ جو کچھ اللہ جل شانہ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے۔ اور جو کچھ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے وہ سب بلحاظ بیان مذکورہ بالا حق ہے۔ اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ جو شخص اس شریعت اسلام میں سے ایک ذرہ کم کرے۔ یا ترک فرائض اور اباحت کی بنیاد ڈالے۔ وہ بے ایمان اور اسلام سے برگشتہ ہے۔ اور ہم اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہیں کہ وہ سچے دل سے اس کلمہ طیبہ پر ایمان رکھیں کہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ الرَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ اور اسی پر مریں اور تمام انبیاء اور تمام کتابیں جن کی سچائی قرآن شریف سے ثابت ہے ان سب پر ایمان لاویں۔ اور صوم اور صلوٰۃ اور زکوٰۃ اور حج اور خدا تعالیٰ اور اس کے رسول کے مقرر کردہ تمام فرائض کو فرائض سمجھ کر اور تمام منہیات کو منہیات سمجھ کر ٹھیک ٹھیک اسلام پر کاربند ہوں۔ غرض وہ تمام امور جن پر سلف صالح کو **اعتقادی اور عملی طور پر اجماع تھا**۔ اور وہ امور جو **اہل سنت کی اجماعی رائے** سے اسلام کہلاتے ہیں۔ **ان سب کا ماننا فرض** ہے اور آسمان اور زمین کو اس بات پر گواہ کرتے ہیں کہ یہی ہمارا مذہب ہے اور

جو شخص مخالف اس مذہب کے کوئی اور الزام ہم کو لگاتا ہے وہ تقویٰ اور دیانت کو چھوڑ کر ہم پر افترا کرتا ہے اور قیامت میں ہمارا اس پر یہ دعوےٰ ہے کہ کب اس نے ہمارا سینہ چاک کر کے دیکھا کہ ہم باوجود ہمارے اس قول کے دل سے ان اقوال کے مخالف ہیں۔ الا ان لعنۃ اللہ علی الکاذبین والمفترین۔ از ایام الصلح صفحہ ۸۶ و ۸۷ مصنفہ حضرت مسیح موعود جنوری ۱۸۹۹ء

عقائد احمدیہ

زعشاق فرقان و پیغمبریم بدیں آمدیم و بدیں بگذریم

ہمارے مذہب کا خلاصہ اور لب لباب یہ ہے کہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ الرَّسُوْلُ اللہِ۔ اور ہمارا اعتقاد جو ہم اس دنیوی زندگی میں رکھتے ہیں جس کے ساتھ ہم بفضل و توفیق باریتعالیٰ اس عالم گزران سے کوچ کرینگے یہ ہے کہ حضرت سیدنا و مولانا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین اور خیر المرسلین ہیں جن کے ہاتھ سے اکمال دین ہو چکا۔ اور وہ نعمت بمرتبہ تمام پہنچ چکی جس کے ذریعہ سے انسان راہ راست کو اختیار کر کے خدا تعالیٰ تک پہنچ سکتا ہے۔ اور ہم پختہ یقین کے ساتھ اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ قرآن شریف خاتم کتب سماوی ہے اور ایک شعشہ یا نقطہ اس کے شرائع اور حدود اور احکام اور اوامر سے زیادہ نہیں ہو سکتا ہے اور نہ کم ہو سکتا ہے۔ اب کوئی ایسی وحی یا ایسا الہام منجانب اللہ نہیں ہو سکتا جو احکام فرقانی کی ترمیم یا تنسیخ یا کسی ایک حکم کی تبدیل یا تغییر کر سکتا ہو۔ اگر کوئی ایسا خیال کرے تو وہ ہمارے نزدیک جماعت مومنین سے خارج اور ملحد اور کافر ہے اور ہمارا اس بات

پر بھی ایمان ہے کہ ادنیٰ درجہ صراط مستقیم کا بھی بغیر اتباع ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہرگز انسان کو حاصل نہیں ہو سکتا۔ چہ جائیکہ راہ راست کے اعلیٰ مدارج بجز اقتدار اس امام الرسل کے حاصل ہو سکیں کوئی مرتبہ شرف وکمال کا اور کوئی مقام عزت وقرب کا بجز سچی اور کامل متابعت اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم ہرگز حاصل کر ہی نہیں سکتے۔ ہمیں جو کچھ ملتا ہے ظلی اور طفیلی طور پر ملتا ہے۔ اور ہم اس بات پر بھی ایمان رکھتے ہیں کہ جو راستباز اور کامل لوگ شرف صحبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف ہو کر تکمیل منازل سلوک کر چکے ہیں۔ ان کے کمالات کی نسبت بھی ہمارے کمالات اگر ہمیں حاصل ہوں بطور ظل کے واقع ہیں اور ان میں بعض ایسے جزی فضائل ہیں جو اب ہمیں کسی طرح سے حاصل نہیں ہو سکتے۔

غرض ہمارا ان تمام باتوں پر ایمان ہے جو قرآن شریف میں درج ہیں اور جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خدائے تعالیٰ کی طرف سے لائے اور تمام محدثات اور بدعات کو ہم ایک فاش ضلالت اور جہنم تک پہنچانے والی راہ یقین رکھتے ہیں مگر افسوس کہ ہماری قوم میں ایسے لوگ بہت ہیں جو بعض حقائق اور معارف قرآنیہ اور دقائق آثار نبویہ کو جو اپنے وقت پر بذریعہ کشف والہام زیادہ تر صفائی سے کھلتے ہیں۔ محدثات اور بدعات میں ہی داخل کر لیتے ہیں حالانکہ معارف مخفیہ قرآن وحدیث ہمیشہ اہل کشف پر کھلتے رہتے ہیں اور علمائے وقت ان کو قبول کرتے رہے ہیں لیکن اس زمانہ کے اکثر علماء کی یہ عجیب عادت ہے کہ اگر خدا تعالیٰ

کا الہام ولایت جس کا کبھی سلسلہ منقطع نہیں۔ اپنے وقت پر بعض مجمل مکاشفات نبویہ اور استعارات سربستہ قرآنیہ کی کوئی تفسیر کرے تو بہ نظر انکار و استہزا ان کو دیکھتے ہیں۔ حالانکہ صحاح میں ہمیشہ یہ حدیث پڑھتے ہیں کہ قرآن شریف کے لئے ظہر و بطن دونوں ہیں اور اس کے عجائبات قیامت تک ختم نہیں ہو سکتے۔ اور ہمیشہ اپنے مُنہ سے اقرار کرتے ہیں کہ اکثر اکابر محدثین کشوف و الہامات اولیاء کو حدیث صحیح کے قائم مقام سمجھتے رہے ہیں ۔ از ازالہ اوہام جلد اول صفحہ ۱۳۴ و ۱۳۹ سنہ ۱۸۹۱ء

محمدؐ است امام و چراغِ ہر دو جہاں	محمدؐ است فروزندۂ زمین و زماں
خدا نہ گویمش از ترس حق مگر بہ خدا	خدا نماست وجودش برائے عالمیاں

کتاب البریہ مصنفہ حضرت مسیح موعودؑ سنہ ۱۸۹۸ء

ہم تو رکھتے ہیں مسلمانوں کا دیں	دل سے ہیں خدام ختم المرسلیں
سارے حکموں پر ہمیں ایمان ہے	جان بھی اسلام پر قربان ہے
تم ہمیں دیتے ہو کافر کا خطاب	کیوں نہیں لوگو تمہیں خوفِ عقاب

درثمین از حضرت مسیح موعودؑ

اسلامی احکام و عقائد کے پورے متبع ہونے پر خود حضرت مرزا صاحب کی حلف

بعد حمد و صلوٰۃ میں عبد اللہ الاحد الصمد احمدؐ ولد مرزا غلام مرتضیٰ صاحب مرحوم جو مؤلف کتاب براہین احمدیہ ہوں، حضرت خداوند کریم جلّ شانہ و عزّ اسمہٗ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں نے اکثر حصہ اپنی عمر عزیز کا تحقیق دین میں

خرچ کر کے ثابت کر لیا ہے کہ دنیا میں سچا اور منجانب اللہ مذہب دین اسلام ہے اور حضرت سیدنا و مولانا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کے رسول اور افضل الرسل ہیں اور قرآن شریف اللہ جلشانہ کا پاک و کامل کلام ہے جو تمام پاک صداقتوں اور سچائیوں پر مشتمل ہے اور جو کچھ اس کلام مقدس میں ذکر کیا گیا ہے مثلاً یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنے وجوب ذاتی اور قدامت ہستی اور قدرت کاملہ اور اپنے دوسرے جمیع صفات میں واحد لاشریک ہے اور سب مخلوقات کا خالق اور سب ارواح اور اجسام کا پیدا کنندہ ہے اور صادق اور وفادار ایمان داروں کو ہمیشہ کے لئے نجات دیگا اور وہ رحمٰن اور رحیم اور توبہ قبول کرنے والا ہے۔ ایسا ہی دوسری صفات الٰہیہ و دیگر تعلیمات جو قرآن شریف میں لکھی ہیں یہ سب صحیح اور درست ہیں اور میں دلی یقین سے ان سب امور کو سچ جانتا ہوں اور دل و جان سے ان پر یقین رکھتا ہوں۔

سرمہ چشم آریہ صفحہ ۲۵۲ سنہ ۱۸۸۶ء

حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کے متعلق حضرت اقدس مرزا صاحب کی حلف

میں عامہ ناس پر ظاہر کرتا ہوں کہ مجھے اللہ جلشانہ کی قسم ہے کہ میں کافر نہیں ہوں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ میرا عقیدہ ہے اور لٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

کی نسبت میرا ایمان ہے میں اپنے بیان کی صحت پر اس قدر قسمیں کھاتا ہوں جس قدر خدا تعالیٰ کے پاک نام ہیں۔ اور جس قدر قرآن کریم کے حرف ہیں اور جس قدر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خدا تعالیٰ کے نزدیک کمالات ہیں۔ کوئی عقیدہ میرا اللہ اور رسولؐ کے فرمودہ کے برخلاف نہیں اور جو کوئی ایسا خیال کرتا ہے خود اس کی غلط فہمی ہے اور جو شخص مجھے اب بھی کافر سمجھتا ہے اور تکفیر سے باز نہیں آتا۔ وہ یقیناً یاد رکھے کہ مرنے کے بعد اس کو پوچھا جائے گا۔ میں اللہ جلشانہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میرا خدا اور رسولؐ پر وہ یقین ہے کہ اگر اس زمانہ کے تمام ایمانوں کو ترازو کے ایک پلہ میں رکھا جائے۔ اور میرا ایمان دوسرے پلہ میں تو بفضلہ تعالیٰ یہی پلہ بھاری ہوگا + کرامات الصادقین صہ ۲۵ سنہ ۱۸۹۴ء

ختم نبوت

واما النبوۃ التی تامۃ کاملۃ جامعۃ بجمیع کمالات

لیکن وہ نبوت تامہ کاملہ جو تمام کمالات

الوحی فقد امنا بانقطاعها من یوم نزل فیه ما کان

وحی کی جامع ہے (یعنے مستقل اور پوری نبوت) پس تحقیق ہم اسکے منقطع ہونے پر ایمان لاچکے ہیں

محمدٌ ابا احدٍ من رجالکم ولکن رسول اللہ

اس روز سے جبکہ یہ آیت نازل ہوئی کہ نہیں ہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم باپ کسی کے تمہارے مردوں میں سے

وخاتم النبیین*

لیکن وہ اللہ کے رسول ہیں اور تمام انبیاء کے خاتم (مُہر)

توضیح المرام صہ ۲۰ سنہ ۱۸۹۰ء

* یہ آیۃ خاتم النبیین ۵ھ میں نازل ہوئی۔ اور ۹ھ میں حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر

ہست او خیر الرسل خیر الانام | ہر نبوت را بروشد اختتام

وہ تمام رسولوں سے افضل اور تمام جہان والوں سے بہتر ہے | اس پر ہر ایک نبوت کا خاتمہ ہو گیا

از مثنوی بنام خواجہ غلام فرید صاحب چشتی نظامی مشمولہ سراج منیر زیر عنوان خط و کتابت ۲۵

اور اصل حقیقت جس کی میں علیٰ رؤس الاشہاد گواہی دیتا ہوں یہی ہے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں اور آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ نہ کوئی پرانا اور نہ نیا۔ قال بعد رسولنا وسیدنا انی نبی اور رسول علیٰ وجہ الحقیقۃ والافتراء و ترک القرآن واحکام الشریعۃ الغراء فھو کافر کذاب۔ غرض ہمارا مذہب یہی ہے کہ جو شخص حقیقی طور پر نبوت کا دعوےٰ کرے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن فیوض سے اپنے تئیں الگ کر کے اور اس پاک سرچشمہ سے جدا ہو کر آپ ہی براہ راست نبی اللہ بننا چاہے تو وہ ملحد بیدین ہے اور غالباً ایسا شخص اپنا کوئی نیا کلمہ بنائے گا۔ اور عبادات میں کوئی نئی طرز پیدا کرے گا۔ اور احکام پر کچھ تغیر و تبدل کر دے گا۔ پس بلاشبہ وہ مسیلمہ کذاب کا بھائی ہے اور اس کے کافر ہونے میں کچھ شک نہیں۔ ایسے خبیث کی نسبت کیونکر کہہ سکتے ہیں کہ وہ قرآن شریف

حضرت ابراہیم صاحبزادہ پیدا ہوئے اور وہ (۷۰) روز کے بعد جب فوت ہوئے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لو عاش ابراھیم لکان صدیقاً نبیاً (ابن ماجہ جلد اول ص۲۳۷) یعنے میرے بیٹے ابراہیم کے نبی ہونے میں صرف اسکی موت روک ہوئی۔ ورنہ وہ اگر زندہ رہتا تو ضرور نبی ہو جاتا۔

بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اجرائے نبوت کے متعلق اکابرین امت کے عقائد

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ قولوا انہ خاتم الانبیاء ولا تقولوا لا نبی بعدہ یہ تو کہو کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ آلہ وسلم خاتم النبیین تھے مگر یہ نہ کہو کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں (تکملہ مجمع البحار) ✦ حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں جسکی روایت ابن الانباری

کو مانتا ہے۔ انجام آتھم حاشیہ صفحہ ۲۷ سنہ ۱۸۹۶ء

ختم شد بر نفس پاکش ہر کمال لاجرم شد ختم ہر پیغمبرے

(چونکہ) اسکے نفس پاک پر ہر ایک کمال ختم ہو گیا اس لئے خاتم المرسلین خدا نے اسکو کر دیا

ہم مسلمان ہیں خدا کی کتاب قرآن مجید پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور ہمارا ایمان ہے کہ سیدنا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے نبی اور رسول ہیں

نے مصاحف میں ابی عبدالرحمن بن سلمی سے لکھی ہے (تفسیر در منثور)

حضرت علیؓ کی شہادت۔ تیسری شہادت حضرت علیؓ کی ہے جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچیرے بھائی اور آپ کے داماد تھے۔ اور آپ کے خاص حواریوں اور آپ کے خلفاء میں شامل تھے۔ آپ وہی ہیں جنسے مخاطب ہو کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ کہ لا نبی بعدی اور اس لئے آپ کی شہادت خاص اہمیت رکھتی ہے کیونکہ اگر آپ نے بھی الفاظ خاتم النبیین کے کچھ اور معنی سمجھے ہیں تو ضرور ہے کہ لا نبی بعدی کے معنے بہمہ وجوہ آخری نبی کرنے والوں نے غلطی ہوئی ہے کیونکہ اس کا مخاطب ہی اس کے اور معنی کرتا ہے۔ حضرت علی رضہ کی شہادت ابن الانباری نے مصاحف میں ابی عبدالرحمن بن سلمی سے لکھی ہے وہ کہتے ہیں۔ کنت اقرئ الحسن و الحسین فمرّ بی علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ وانا اقرئھما فقال لی اقرئھما وخاتم النبیّین بفتح التاء واللہ الموفق یعنے میں حسن حسین کو پڑھایا کرتا تھا۔ ایک دفعہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ پڑھاتے وقت میرے پاس سے گزرے اور فرمایا کہ ان دونوں کو خاتم النبیین تے کی زبر سے پڑھا۔ اور اللہ ہی توفیق دینے والا ہے) اکثر قرائتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ خاتم زبر کے ساتھ بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا ہے۔ اگر حضرت علی کے نزدیک تے کی زیر سے بھی آخری نبی کے معنے بنتے تھے تو آپ نے زیر پڑھانے سے منع کیوں فرمایا زبر سے معنے زیادہ واضح ہو جاتے تھے۔ کیا اس سے ثابت نہیں ہوتا۔ کہ آپ دونوں میں فرق سمجھتے تھے اور زیر پڑھانے سے ڈرتے تھے کہ ان بچوں کے ذہن میں نبوت کے متعلق خلاف حقیقت عقیدہ نہ جم جائے +

رسول کریمؐ کے ایک خاص صحابی کی شہادت } چوتھی شہادت۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خاص مقرب صحابی مغیرۃ بن شعبہ

اور ان کا دین سب دینوں سے افضل ہے۔ اور ہمارا ایمان ہے کہ وہ خاتم الانبیاء ہیں۔ اور ان کے بعد کوئی نبی نہیں مگر وہ شخص جس نے اس کے فیض سے پرورش پائی ہو۔ اور ان کے وعدہ کے موافق ظاہر ہوا ہو اور خدا کلام اور خطاب کرتا ہے اس امت کے ولیوں کے ساتھ۔ اور وہ انبیاء کے مثل بنائے جاتے ہیں۔ اور حقیقی طور پر وہ نبی نہیں ہوتے۔

کی ہے آپ کی نسبت ابن ابی شیبہ نے شعبیؒ سے روایت کی ہے قال رجل عند المغیرۃ جسد اخا قلت خاتم الانبیاء فانا کنا نحدث ان عیسیٰ علیہ السلام خارج فان ھو خرج فقد کان قبلہ و بعدہٗ ترجمہ مغیرہ ابن شعبہ کے سامنے ایک شخص نے کہا صلی اللہ علی محمد خاتم الانبیاء لا نبی بعدہٗ اس پر مغیرہ رضؓ نے فرمایا۔ تجھے اتنا کافی تھا کہ کہدیتا خاتم الانبیاء۔ کیونکہ ہم لوگ یعنے صحابہ باہم کیا کرتے تھے کہ عیسیٰ علیہ السلام ظاہر ہونے والے ہیں۔ پس اگر وہ ظاہر ہوئے تو عیسیٰ ہی آپ سے پہلے ہوئے اور عیسیٰ ہی آپ کے بعد ہوئے۔ آپ غور کریں اگر لا نبی بعدہٗ اور خاتم النبیین کے ایک ہی معنے مغیرہؓ کے نزدیک ہوتے۔ تو وہ کیوں ایک جملہ کے استعمال سے روکتے۔ اور دوسرے کے استعمال کی تاکید کرتے۔ صاف ثابت ہوتا ہے کہ مغیرہؓ کے نزدیک خاتم النبیین کے الفاظ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی آنے سے مانع نہ تھے مگر لا نبی بعدہ سے دھوکہ لگتا تھا۔ کہ شاید آپ کے بعد کسی قسم کا کوئی نبی نہ آئے گا۔ اس لئے آپ نے ان الفاظ سے روک دیا۔ جو بعض لوگوں کے لئے دھوکہ دینے کا موجب ہو رہے تھے۔ ورنہ جب وہ جانتے تھے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ الفاظ استعمال کئے تھے۔ تو وہ کبھی بلا وجہ ان الفاظ کے استعمال سے نہیں روک سکتے تھے۔

علمائے امت کی شہادت } صحابہ کی شہادت کے بعد علمائے امت میں سے بعض کے اقوال نقل کئے جاتے ہیں جس سے معلوم ہو جائیگا کہ اجماع امت کا نبوت کے متعلق کیا خیال ہے۔

حضرت ملا علی قاریؒ کی شہادت۔ ملا علی قاریؒ لکھتے ہیں لو عاش ابراہیم

کیونکہ قرآن کریم نے شریعت کی تمام حاجتوں کو مکمل کر دیا ہے۔ ان کو سوائے فہم قرآن شریف کے کچھ نہیں دیا جاتا۔ وہ نہ زیادہ کرتے ہیں اور نہ کم کر سکتے ہیں قرآن شریف میں سے کچھ۔ اور جو شخص قرآن شریف میں سے کچھ کم و بیش کہے۔ وہ شیطان اور بدکاروں میں سے ہے۔ اور ہماری مراد ختم نبوت سے یہ ہے کہ تمام کمالات نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم

وصار نبیینا وکذا الوصار عمر نبیا لکانا من اتباعہ کعیسٰی وخضر و الیاس علیہم السلام فلا یناقض قولہ خاتم النبیین اذ المعنی انہ لا یاتی بعدہ نبی ینسخ ملتہ ولم یکن من امتہ ۔ موضوعات کبیر صفحہ ۵۸ و ۵۹

ترجمہ اگر ابراہیم زندہ رہتا اور نبی ہوتا۔ اور اگر اسی طرح عمرؓ نبی ہو جاتے۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع میں سے ہوتے۔ جس طرح عیسٰی اور خضر اور الیاس علیہم السلام آپ کے اتباع میں سے ہیں۔ پس یہ بات خاتم النبیین کے مخالف نہیں ہے۔ کیونکہ اس کے یہ معنے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایسا نبی نہیں آئے گا۔ جو آپ کے دین کو منسوخ کر دے اور آپ کی امت میں سے نہ ہو۔

حضرت محی الدین ابن عربیؒ کی شہادت

محی الدین ابن عربی صاحب جو صوفیاء میں شیخ اکبر کے نام سے یاد کئے جاتے ہیں وہ لکھتے ہیں۔ النبوۃ التی انقطعت بوجود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما ھی نبوۃ التشریع لا مقامھا فلا شرع یکون ناسخا لشرعہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یزید فی شرعہ حکما اخر وھذا معنی قولہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الرسالۃ والنبوۃ انقطعت فلا رسول بعدی ولا نبی ای لا نبی بعدی یکون علی شرع یخالف شرعی بل اذا کان یکون تحت حکم شریعتی (فتوحات مکیہ) **ترجمہ** وہ نبوۃ جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بالکل ختم ہو چکی ہے اب نہیں مل سکتی۔ وہ تشریعی نبوت ہے وہ اب کوئی نبوت ایک حکم بھی آپ کی شریعت میں زیادہ نہیں کریگی۔ اور یہی معنے رسول کریم

ہوگئے جو کہ تمام رسولوں سے افضل ہیں۔ اور تمام نبیوں سے اکمل اور ہمارا اعتقاد ہے کہ آپ کے بعد کوئی پیغمبر نہیں۔ لیکن وہ شخص جو کہ آپ کا امتی ہو اور آپ کی روحانیت سے فیض یافتہ۔ کیونکہ آپ خاتم النبیین ہیں۔ اور مقبولانِ الٰہی کے لئے نشان اور بارگاہ ربّ العزّت میں کوئی

صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول کے ہیں کہ نبوّت اور رسالت منقطع ہو گئی ہے۔ پس میرے بعد کوئی رسول اور کوئی نبی نہیں۔ کوئی نبی میرے بعد ایسی شریعت پر نہیں ہوگا۔ جو میری شریعت کے مخالف ہو بلکہ جب ہوگا میری شریعت کے ماتحت ہوگا۔

حضرت امام عبدالوہاب شعرانی کی شہادت

امام عبدالوہاب شعرانی لکھتے ہیں فانّ مطلق النبوّۃ لم یرتفع وانما ارتفع نبوۃ التشریع مطلق نبوت نہیں ختم ہوئی بلکہ صرف نبوت تشریعی ختم ہوئی ہے۔ یواقیت والجواہر جلد ۲ ص ۲۷

حضرت مجدد الف ثانیؒ کی شہادت

مجدد الف ثانی صاحب فرماتے ہیں پس حصول کمالات نبوت مر تابعان را بطریق تبعیت و وراثت بعد از بعثت خاتم الرسل منافی خاتمیت او نیست ولا تکن من الممترین (جلد اول مکتوبات) ترجمہ پس خاتم الرسل کی بعثت کے بعد کمالات نبوت کا حصول تابعوں کے لئے اتباع اور وراثت کے طریق پر خاتمیت کا منافی نہیں پس تو اس میں شک کرنے والا نہ بن +

حضرت مرزا مظہر جان جاناںؒ کی شہادت

مرزا مظہر جان جاناںؒ فرماتے ہیں۔ ہیچ کمال غیر از نبوت بالاضافہ ختم نہ گردیدہ۔ و در مبدا فیاض بخل و دریغ ممکن نیست یعنے کوئی فیضان سوائے نبوت بلا واسطہ کے بند نہیں ہوا اور مبدا فیاض سے بخل و دریغ ممکن ہی نہیں (مقامات مظہری ص ۸۵)

حضرت مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی کی شہادت

مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی فرماتے ہیں بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبویؐ بھی کوئی نبی پیدا ہو۔ پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔ چہ جائیکہ آپ کے معاصر کسی اور زمین میں۔ (تحذیر الناس)

مولنا رومی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

فکر کن در راہ نیکو خدمتے ـ تا نبوۃ یابی اندر امتے
چوں از و نورے نبی آید پدید ـ او نبیٔ وقت خویش است اے مرید

مگسل از پیغمبر ایام خویش ـ تکیہ کم کن بر فن و بر کام خویش + اے مرا چوں مصطفےٰ من چوں عمرؓ ـ از برائے خدمتت

شخص داخل نہیں ہو سکتا تا وقتیکہ اس کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر کا نقش اور پیروی کی سند نہ ہو۔ اور کوئی عمل یا عبادت قبول نہ ہوگی۔ جب تک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا اقرار اور آپ کے دین اسلام پر ثابت و قائم نہ ہو اور وہ شخص ہلاک ہو گیا جس نے آپ کو چھوڑ دیا۔ اور بقدر طاقت و وسعت تمام امور میں آپ کی پیروی نہ کی۔ کوئی شریعت جدید آپ کے بعد نہیں۔ اور نہ کوئی کتاب آپکی شریعت اور کتاب کو منسوخ کرنے والی ہو سکتی ہے اور کوئی شخص آپ کے کلمہ کو بدل نہیں سکتا۔ اور کوئی بارش آپ کی بارش جیسی نہیں ہوگی۔ اور جس نے ایک ذرہ برابر قرآن مجید سے روگردانی کی۔ وہ ایمان سے خارج ہو گیا۔ اور ہرگز کوئی شخص نجات نہیں پا سکتا۔ جب تک کہ ان تمام امور میں جو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہو چکے ہیں۔ آپ کی پیروی نہ کرے۔ اور جس نے ایک رتی بھر آپ کی وصیت کو چھوڑ دیا۔ پس وہ گمراہ ہو گیا۔ اور جو کوئی اُمت محمدیہ میں سے دعوائے نبوت کرے۔ اور اس کا اعتقاد یہ نہ ہو۔ کہ اس نے یہ فیض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل کیا ہے اور وہ یہ اعتقاد نہ رکھتا ہو۔ کہ بغیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ کچھ چیز نہیں ہے۔ اور قرآن کریم خاتم شریعت ہے۔ پس وہ ہلاک ہو کر کافروں اور بدکاروں میں جا ملا۔ اور جس شخص نے دعوائے نبوت کیا۔ اور یہ اعتقاد نہ رکھا کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اُمتی ہے اور یہ جو کچھ اس نے حاصل کیا ہے۔ آپ کا ہی فیضان ہے۔ اور یہ ایک ثمر ہے آپ کے ہی باغ کا۔ اور ایک قطرہ ہے آپ کی بارش کا۔ اور ایک شعاع ہے آپ کی شعاعوں میں سے۔ پس وہ لعنتی ہے۔ اور اس پر

اور اس کے تمام انصار اور معتقدین و متبعین اور تعلقداروں پر خدا کی لعنت ہے ہمارے لئے بجز حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی پیغمبر آسمان کے نیچے نہیں۔ اور کوئی کتاب بجز قرآن کریم کے نہیں۔ پس جس نے قرآن مجید کی مخالفت کی۔ اس نے اپنے تئیں جہنم کی طرف کھینچا۔ اور جس نے آپ کی ان احادیث صحیحہ کا انکار کیا۔ جن کی تنقید ہو چکی۔ اور وہ قرآن مجید کے مخالف نہیں ہیں۔ تو وہ شیطان کا بھائی ہے۔ جس نے ایمان کو ضائع کر کے اپنے لئے لعنت خریدلی۔ اور قرآن شریف ہر چیز سے مقدم ہے ؛

ترجمہ از مواہب الرحمن عربی صفحہ ۶۶ تا ۷۰ سنہ ۱۹۰۳ء

یہ کتاب اہل مصر کے واسطے لکھ کر بھیجی گئی تھی۔

عقیدہ کی رُو سے جو خدا تم سے چاہتا ہے وہ یہی ہے کہ خدا ایک اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کا نبی ہے اور وہ خاتم الانبیاء ہے اور سب سے بڑھ کر ہے اب بعد اسکے کوئی نبی نہیں مگر وہی جس پر بروزی طور سے محمدیت کی چادر پہنائی گئی۔ کیونکہ خادم اپنے مخدوم سے جدا نہیں۔ اور نہ شاخ اپنی بیخ سے جدا ہے ؛ کشتی نوح صفحہ ۷۶۔ اکتوبر سنہ ۱۹۰۲ء

نبوت و معراج و ختم نبوت و لیلۃ القدر و ملائکہ و معجزات کی تصدیق

اس عاجز (مرزا غلام احمد) نے سنا ہے کہ اس شہر (دہلی) کے بعض اکابر علماء میری نسبت یہ الزام مشہور کرتے ہیں کہ یہ شخص نبوت کا مدعی۔ ملائک کا منکر۔ بہشت و دوزخ کا انکاری۔ اور ایسا ہی وجود جبرائیل اور

لیلۃ القدر اور معجزات اور معراج نبوی سے بکلی منکر ہے۔ لہٰذا میں اظہاراً للحق عام و خاص اور تمام بزرگوں کی خدمت میں گذارش کرتا ہوں کہ یہ الزام سراسر افترا ہے۔ میں نہ نبوت کا مدعی ہوں اور نہ معجزات اور ملائک اور لیلۃ القدر وغیرہ سے منکر بلکہ میں ان تمام امور کا قائل ہوں۔ جو اسلامی عقائد میں داخل ہیں اور جیسا کہ سنت جماعت کا عقیدہ ہے ان سب باتوں کو مانتا ہوں جو قرآن اور حدیث کے رو سے مسلم الثبوت ہیں اور سیدنا و مولانا محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ختم المرسلین کے بعد کسی دوسرے مدعی نبوت اور رسالت کو کاذب اور کافر جانتا ہوں میرا یقین ہے کہ وحی رسالت حضرت آدم صفی اللہ سے شروع ہوئی۔ اور جناب رسول اللہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہو گئی ؛

اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَ مَلٰٓئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ وَالْبَعْثِ

ایمان لاتا ہوں میں اللہ پر اور اسکے ملائکہ پر اور کتابوں پر اور رسولوں پر۔ اور مرنے کے

بَعْدِ الْمَوْتِ وَ اٰمَنْتُ بِکِتَابِ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ الْقُرْاٰنِ الْکَرِیْمِ

بعد زندہ کئے جانے پر۔ اور ایمان لاتا ہوں میں خدا کی کتاب عظیم پر جو کہ قرآن کریم ہے۔

وَاتَّبَعْتُ اَفْضَلَ الرُّسُلِ اللّٰہِ وَ خَاتَمَ الْاَنْبِیَآءِ اللّٰہِ

اور تابعداری کرتا ہوں۔ تمام رسولوں سے افضل اور خاتم الانبیاء

مُحَمَّدَنِ الْمُصْطَفٰے وَ اَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ وَ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا

محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی۔ اور میں مسلمانوں میں سے ہوں اور میں گواہی دیتا ہوں

اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ

علی وجہ البصیرۃ کہ کوئی معبود مسجود خلائق نہیں سوائے اللہ تعالیٰ واحد کے جس کا کوئی شریک نہیں

وَرَسُوْلُهٗ رَبِّ اَحْيِنِيْ مُسْلِمًا وَّتَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَّ

محمدؐ خدا کا خاص بندہ اور اس کا رسول ہے اے رب مجھ کو مسلمان ہی زندہ رکھ اور اسلام ہی پر

اُحْشُرْنِیْ فِیْ عِبَادِكَ الْمُسْلِمِیْنَ وَاَنْتَ تَعْلَمُ وَمَا نَفْسِیْ

وفات دے۔ اور میرا حشر اپنے مسلمان بندوں کے ساتھ کیجیو۔ اور تو ہی جانتا ہے جو کچھ میرے دل

وَلَا یَعْلَمُ غَیْرُكَ وَاَنْتَ خَیْرُ الشَّاهِدِیْنَ +

میں ہے اور سوائے تیرے دوسرا کوئی نہیں جانتا۔ اور تو ہی میرا سب سے بہتر گواہ ہے +

اس میری تحریر پر ہر ایک شخص گواہ رہے۔ اور خداوند علیم وسمیع اول الشاہدین ہے کہ میں اُن تمام عقائد کو مانتا ہوں جس کے ماننے کے بعد ایک کافر بھی مسلمان تسلیم کیا جاتا ہے اور جن پر ایمان لانے سے ایک غیر مذہب کا آدمی بھی معاً مسلمان کہلانے لگتا ہے۔ میں اُن تمام امور پر ایمان رکھتا ہوں جو قرآن کریم اور احادیث صحیحہ میں درج ہیں۔ اشتہار مورخہ ۲ر اکتوبر ۱۸۹۱ء صـ

مولوی محمد حسین صاحب اہلحدیث کے کفرنامہ کے جواب میں اپنے عقائد اسلام و ختم نبوّت کا ذکر

وحدہٗ لاشریک حی و قدیر
لم یزل لایزال فرد و بصیر

کارساز جہان و پاک و قدیم
خالق و رازق و کریم و رحیم

رہ نما و معلم و رہ دیں
ہادی و ملہم علوم و یقیں

منتصف باہمہ صفات کمال
برتر از احتیاج آل و عیال

بر یکے حال ہست در ہمہ حال
رہ نیابد بدو فنا و زوال

درثمین فارسی صـ ۱۰۲ ۱۹۰۱ء

تمام لوگ جانتے ہیں اور شیخ جی (مولوی محمد حسین بٹالوی) کے کفر نامہ کو پڑھ کر ہر ایک شخص معلوم کر سکتا ہے کہ ان حضرت (محمد حسین بٹالوی) اور (میاں) نذیر حسن (دہلوی) نے بڑے اصرار اور قطع اور یقین سے اس عاجز (مرزا غلام احمد صاحب) کی نسبت کفر اور بے ایمانی کا فتویٰ لکھا ہے اور دجال اور ضال اور کافر نام رکھا ہے ان الزامات کی نسبت اگرچہ میں نے بار بار بیان کیا اور اپنی کتابوں کا مطلب سنایا۔ کہ کوئی کلمہ کفر ان (کتابوں) میں نہیں ہے۔ نہ مجھے دعویٰ نبوت و خروج از امت اور نہ میں منکر معجزات اور ملائک اور لیلۃ القدر سے انکاری اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کا قایل اور یقین کامل سے جانتا ہوں۔ اور اس بات پر محکم ایمان رکھتا ہوں کہ ہمارے نبی صلعم خاتم الانبیاء ہیں اور آنجناب کے بعد اس امت کے لئے کوئی نبی نہیں آئے گا۔ نیا ہو یا پرانا۔ اور قرآن کریم کا ایک شوشہ یا نقطہ منسوخ نہ ہوگا۔ ہاں محدث آئینگے جو اللہ جلشانہ سے ہمکلام ہوتے ہیں اور نبوت تامہ کی بعض صفات ظلی طور پر اپنے اندر رکھتے ہیں اور بلحاظ بعض وجوہ شان نبوت کے رنگ سے رنگین کئے جاتے ہیں اور ان میں سے میں ایک ہوں +

نشان آسمانی صت ۳۰ سنہ ۱۸۹۲ء

حقیقی دعویٰ نبوت کے افترا کا ازالہ

بیہودہ اعتراضوں کو چھوڑ دو۔ اور ناحق کی نکتہ چینیوں سے پرہیز کرو۔ اور فاسقانہ خیالات سے اپنے تئیں بچاؤ۔ جھوٹے الزام مجھ پر مت لگاؤ کہ حقیقی طور پر نبوت کا دعوے کیا۔ سراج منیر صت ۲ سنہ ۱۸۹۷ء

ہم اس بات کے قائل ہیں کہ نبوت کے حقیقی معنوں کی رو سے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہ کوئی نیا نبی آسکتا ہے اور نہ پرانا۔ قرآن ایسے نبیوں کے ظہور سے مانع ہے۔ مگر مجازی معنوں کی رو سے خدا کا اختیار ہے کہ کسی ملہم کو نبی کے لفظ سے یا مرسل کے لفظ سے یاد کرے۔ میرے پر یہی کھولا گیا ہے کہ حقیقی نبوت کے دروازے خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بکلی بند ہیں۔ اب نہ کوئی جدید نبی حقیقی معنوں کے رو سے۔ اور نہ کوئی قدیم نبی آسکتا ہے +

توبہ کرو۔ اور خدا سے ڈرو۔ اور حد سے مت بڑھو۔ اگر دل سخت نہیں ہو گئے۔ تو اس قدر کیوں دلیری ہے کہ خواہ نخواہ ایسے شخص کو کافر بنایا جاتا ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حقیقی معنوں کے رو سے خاتم الانبیاءؑ سمجھتا ہے اور قرآن کو خاتم الکتب تسلیم کرتا ہے۔ تمام نبیوں پر ایمان لاتا ہے اور اہل قبلہ ہے اور شریعت کے حلال کو حلال اور حرام کو حرام سمجھتا ہے +

سراج منیر صفحہ ۳ ۱۸۹۷ء

حضرت اقدس مرزا صاحب کو کبھی نبوت کا دعویٰ نہ تھا

حضور کا وہ مکتوب ہے جو آخری مکتوب کہلاتا ہے اور جو ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کے اخبار عام لاہور میں شائع ہوا تھا جس کی عبارت یہ ہے:

یہ الزام جو میرے ذمہ لگایا جاتا ہے کہ گویا میں ایسی نبوت کا دعوے کرتا ہوں۔ جس سے مجھے اسلام سے کچھ تعلق باقی نہیں رہتا۔ اور جس کے یہ معنے ہیں کہ میں مستقل طور پر اپنے تئیں ایسا نبی سمجھتا ہوں کہ قرآن شریف کی پیروی کی کچھ حاجت نہیں رکھتا۔ اور اپنا علیحدہ کلمہ اور علیحدہ قبلہ بناتا ہوں

اور شریعت اسلام کو منسوخ کی طرح قرار دیتا ہوں۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اقتداء اور متابعت سے باہر جاتا ہوں یہ الزام صحیح نہیں ہے بلکہ ایسا دعویٰ نبوت کا میرے نزدیک کفر ہے۔ اور نہ آج سے بلکہ اپنی ہر ایک کتاب میں ہمیشہ یہی لکھتا ہوا آیا ہوں کہ اس قسم کی نبوت کا مجھے کوئی دعویٰ نہیں۔ اور یہ سراسر میرے پر تہمت ہے اور جس بناء پر میں اپنے تئیں نبی کہلاتا ہوں وہ صرف اس قدر ہے کہ میں خدا تعالیٰ کی ہمکلامی سے مشرف ہوں اور وہ میرے ساتھ بکثرت بولتا اور کلام کرتا ہے اور میری باتوں کا جواب دیتا ہے اور بہت سی غیب کی باتیں میرے پر ظاہر کرتا ہے اور آیندہ زمانوں کے وہ راز میرے پر کھولتا ہے۔ جب تک کہ انسان کو اس کے ساتھ خصوصیت کا قرب نہ ہو دوسرے پر وہ اسرار نہیں کھولتا۔ اور انہیں امور کی کثرت کی وجہ سے اس نے میرا نام نبی رکھا ہے سو میں خدا کے حکم کے موافق نبی ہوں۔ مگر میں ان معنوں سے نبی نہیں ہوں کہ گویا میں اسلام سے اپنے تئیں الگ کرتا ہوں۔ یا اسلام کا کوئی حکم منسوخ کرتا ہوں میری گردن اس جوئے کے نیچے ہے جو قرآن شریف نے پیش کیا۔ اور کسی کو مجال نہیں کہ ایک نقطہ یا ایک شعشہ قرآن شریف کا منسوخ کر سکے۔

فرماتے ہیں اگر کوئی سوال کرے کہ اس امت میں نبی کس طرح ہو سکتا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے نبوت پر مُہر کر دی ہے۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے میرا نام نبی محض اس لئے رکھا ہے کہ ہمارا آقا و سردار جو تمام جہان سے افضل ہیں محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا کمال ثابت ہو۔ کیونکہ نبی کا کمال ثابت نہیں ہو سکتا جب تک امت میں بھی کمال ثابت نہ ہو اور بغیر اس کے محض دعویٰ ہی دعویٰ ہو گا جس پر کوئی دلیل نہیں دیجاسکتی۔

اور کسی شخص پر نبوت ختم ہو جانے کے صرف یہ ہی معنے ہو سکتے ہیں کہ نبوت کے تمام کمالات اس پر ختم ہو گئے ہیں۔ اور کمالاتِ عظمیٰ میں سے یہ بات ہے کہ نبی دوسروں کو بھی اس کمال سے فیضیاب کر سکے۔ اور یہ بات بغیر کسی نمونہ کے جو اُمت میں پایا جائے ثابت نہیں ہو سکتی۔ علاوہ ازیں مَیں نے کئی دفعہ ذکر کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے میری نبوّت سے صرف کثرت مخاطبہ ہی مُراد لیا ہے اور یہ اہل سُنت والجماعت کے اکابر کے نزدیک مسلم ہے کہ امت محمدیہ کے افراد اسے حاصل کر سکتے ہیں۔ پس یہ جھگڑا محض لفظی جھگڑا رہ جاتا ہے۔ اور اللہ کی لعنت ہے اس شخص پر جو اس کے ذرہ بھی خلاف دعویٰ کرے۔ اور اس کے ساتھ تمام لوگوں کی اور فرشتوں کی لعنت ہو۔ (الستفتا ضمیمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۹ سنہ ۶)

امامِ زماں و مجدد و مامور من اللہ کے متعلق عقیدہ

حدیثؑ صحیح سے ثابت ہے کہ جو شخص اپنے زمانہ کے امام کو شناخت نہ کرے اسکی موت جاہلیت کی موت ہوتی ہے۔ یہ حدیث ایک متقی کے دل کو امام الوقت کا طالب بنانے کیلئے کافی ہو سکتی ہے کیونکہ جاہلیت

ع حدثنا عبداللہ حدثنی ابی حدثنا اسود بن عامر انا ابوبکر عن عاصم عن ابی صالح عن معاویۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من مات بغیر امام مات میتۃ جاھلیۃ صفحہ ۹۶ جلد ۴ مسند احمد واخرجہ احمد والترمذی وابن خزیمۃ وابن حبان وصححہ من حدیث الحارث الاشعری بلفظ من مات ولیس علیہ امام جماعۃ فان موتتہ موتۃ جاھلیۃ ورواہ الحاکم من حدیث ابن عمرو من حدیث معاویۃ ورواہ البزار من حدیث ابن عباس ۱۲

کی موت ایک ایسی جامعہ شقاوت ہے جس سے کوئی بدی اور بدبختی باہر نہیں۔ سو بموجب اس نبوئی وصیت کے ضروری ہوا کہ ہر ایک حق کا طالب امام صادق کی تلاش میں لگا رہے۔

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے امام الزمان کی ضرورت ہر ایک صدی کے لئے قایم کی ہے* اور صاف فرمادیا ہے کہ جو شخص اس حالت میں خدا تعالیٰ کی طرف آئیگا کہ اسنے اپنے زمانہ کے امام کو شناخت نہ کیا وہ اندھا آئیگا اور جاہلیت کی موت پر مرے گا۔

یہ سب سنت اللہ ہے کہ وہ انسانوں کو متفرق طور پر چھوڑنا نہیں چاہتا۔ بلکہ جیسا کہ اس نے نظام شمسی میں بہت سے ستاروں کو جمع کر کے سورج کو اس نظام کی بادشاہی دی۔ ایسا ہی وہ عام مومنوں کو ستاروں کی طرح حسب مراتب روشنی بخش کر امام الزمان کو ان کا سورج قرار دیتا ہے اور یہ سنت الٰہی یہاں تک اس کی آفرینش میں پائی جاتی ہے کہ شہد کی مکھیوں میں بھی یہ نظام موجود ہے کہ ان میں بھی ایک امام ہوتا ہے جو یعسوب کہلاتا ہے اور جسمانی سلطنت میں بھی یہی خدا تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے کہ ہر ایک قوم میں ایک امیر اور بادشاہ ہو۔ اور خدا کی لعنت ان لوگوں پر ہے جو تفرقہ پسند کرتے ہیں۔ اور ایک امیر کے تحت حکم نہیں چلتے۔ حالانکہ اللہ جلشانہ فرماتا ہے۔ اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم۔ اولی الامر سے مراد جسمانی طور پر بادشاہ اور روحانی طور پر امام الزماں ہے۔ ضرورۃ الامام۔ صفحہ ۲۲ و ۲۳ دسمبر ۱۹۲۲ء

* جیسے فرمایا۔ ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ علی راس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا۔ تحقیق اللہ مبعوث کرے گا اس امت کے لئے ہر صدی کے سر پر مجدد کو۔ تا دین کی تجدید کرے ۱۲۔ صفحہ ۱۹۳ حقیقۃ الوحی مصنفہ حضرت مسیح موعودؑ

جماعت کو توجہ الی اللہ کی تاکید

یہ خدا ہے جو ہمارے سلسلہ کی شرط ہے اسپر ایمان لاؤ اور اپنے نفس پر اور اپنے آراموں پر اور اپنے کل تعلقات پر اس کو مقدم رکھو۔ اور عملی طور پر بہادری کے ساتھ اسکی راہ میں صدق و وفا دکھلاؤ +

تمہارا سر ہر ایک وقت اور ہر ایک حالت مراد یابی اور نامرادی میں اسکے آستانے پر پڑا رہے۔ تا جو چاہے سو کرے۔ اگر تم ایسا کروگے تو تم میں وہ خدا ظاہر ہوگا۔ جس نے مدت سے اپنا چہرہ چھپالیا ہے۔ کیا کوئی تم میں ہے جو اسپر عمل کرے۔ اور اسکی رضا کا طالب ہوجائے اور اسکی قضا و قدر پر ناراض نہو۔ سو تم مصیبت کو دیکھکر اور بھی قدم آگے رکھو کہ یہ تمہاری ترقی کا ذریعہ ہے۔ اور اسکی توحید کو زمین پر پھیلانے کے لئے اپنی تمام طاقت سے کوشش کرو + کشتی نوح صفحہ ۷۶-۱۰ اکتوبر سنہ ۱۹۰۲ء

جماعت کو تقویٰ کے ساتھ ارکان اسلام بجالانے کی زبردست تاکید

سو اے تمام لوگو! جو اپنے تئیں میری جماعت شمار کرتے ہو آسمان پر تم اس وقت میری جماعت شمار کئے جاؤگے جب سچ مچ تقوےٰ کی راہوں پر قدم مارو گے۔ سو اپنی پنجوقتہ نمازوں کو ایسے خوف اور حضور سے ادا کرو کہ گویا تم خدا تعالیٰ کو دیکھتے ہو۔ اور اپنے روزوں کو خدا کے لئے صدق کے ساتھ پورے کرو۔ ہر ایک جو زکوٰۃ کے لائق ہے وہ زکوٰۃ دے۔ اور جس پر حج فرض ہوچکا ہے اور کوئی مانع نہیں وہ حج کرے۔ نیکی کو سنوار کر ادا کرو اور بدی کو بیزار ہوکر ترک کرو۔ یقیناً یاد رکھو کہ کوئی عمل خدا تک نہیں

پہنچ سکتا جو تقویٰ سے خالی ہے۔ کشتی نوح صفحہ ۱۰-۷۶ اکتوبر سنہ ۱۹۰۲ء

جماعت کو اخلاقی تعلیم

اے میرے پیارو شکیب و صبر کی عادت کرو
وہ اگر پھیلائیں بدبو تم بنو مشکِ تتار

نفس کو مارو کہ اس جیسا کوئی دشمن نہیں
چپکے چپکے کرتا ہے پیدا وہ سامانِ دمار

گالیاں سُنکر دعا دو پا کے دُکھ آرام دو
کبر کی عادت جو دیکھو تم دکھاؤ انکسار

چپ رہو تم دیکھ کر اُنکے رسالوں میں ستم
دم نہ مارو گر وہ ماریں اور کر دیں حالِ زار

دیکھ کر لوگوں کا جوش و غیظ مت کچھ غم کرو
شدتِ گرمی کا ہے محتاج بارانِ بہار

درثمین اردو صفحہ ۱۵۷

مخلوق کی بھلائی کے لئے کوشش کرتے رہو۔ اور کسی پر تکبر نہ کرو گو اپنا ماتحت ہو۔ اور کسی کو گالی مت دو گو وہ گالی دیتا ہو۔ غریب اور حلیم اور نیک نیت اور مخلوق کے ہمدرد بنجاؤ۔ تا قبول کئے جاؤ۔ بہت ہیں جو حلم ظاہر کرتے ہیں مگر وہ اندر سے بھیڑیئے ہیں۔ بہت ہیں جو اوپر سے صاف ہیں مگر اندر سے سانپ ہیں۔ سو تم اسکی جناب میں قبول نہیں ہو سکتے جب تک ظاہر و باطن ایک نہ ہو۔ بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو نہ انکی تحقیر۔ اور عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو نہ خود نمائی سے انکی تذلیل۔ اور امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو۔ نہ خود پسندی سے ان پر تکبر۔ ہلاکت کی راہوں سے ڈرو خدا سے ڈرتے رہو۔ اور تقویٰ اختیار کرو۔ اور مخلوق کی پرستش نہ کرو اور اپنے مولیٰ کی طرف منقطع ہو جاؤ۔ اور دنیا سے دل برداشتہ رہو اور اسی کے ہو جاؤ۔ اور اسی کے لئے زندگی بسر کرو۔ اور اس کے لئے ہر ایک ناپاکی اور گناہ سے نفرت کرو۔ کیونکہ وہ پاک ہے چاہیئے کہ ہر ایک صبح

تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے تقوےٰ سے رات بسر کی اور ہر ایک شام تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا۔ دنیا کی لعنتوں سے مت ڈرو کہ وہ دھوئیں کی طرح دیکھتے دیکھتے غائب ہو جاتی ہیں۔ اور دن کو رات نہیں کر سکتیں۔ بلکہ تم خدا سے ڈرو۔ اور خدا کی لعنت سے ڈرو جو آسمان سے نازل ہوتی ہے اور جس پر پڑتی ہے اسکی دونوں جہان میں بیخکنی کر جاتی ہے۔ تم ریاکاری کے ساتھ اپنے تئیں بچا نہیں سکتے۔ کیونکہ وہ خدا جو تمہارا خدا ہے اسکی انسان کے پاتال تک نظر ہے۔ کیا تم اس کو دھوکا دے سکتے ہو۔ پس تم سیدھے ہو جاؤ اور صاف ہو جاؤ اور کھرے ہو جاؤ۔ اگر ایک ذرہ تیرگی تم میں باقی ہے تو وہ تمہاری ساری روشنی کو دور کر دیگی۔ اگر تمہارے کسی پہلو میں تکبر ہے یا ریا ہے۔ یا خود پسندی ہے یا کسل ہے تو تم ایسی چیز نہیں ہو کہ جو قبول کے لائق ہو ایسا نہ ہو کہ تم صرف چند باتوں کو لیکر اپنے تئیں دھوکا دو کہ جو کچھ ہم نے کرنا تھا کر لیا کیونکہ خدا چاہتا ہے کہ تمہاری ہستی پر پورا پورا انقلاب آوے۔ اور وہ تم سے ایک موت مانگتا ہے۔ جس کے بعد وہ تمہیں زندہ کریگا۔ تم آپس میں جلد صلح کرو اور اپنے بھائیوں کے گناہ بخشو۔ کیونکہ شریر ہے وہ انسان جو اپنے بھائی کے ساتھ صلح پر راضی نہیں۔ وہ کاٹا جائے گا۔ کیونکہ وہ تفرقہ ڈالتا ہے۔ تم اپنی نفسانیت ہر ایک پہلو سے چھوڑ دو۔ اور باہمی ناراضگی جانے دو اور سچے ہو کر جھوٹے کی طرح تذلل کرو۔ تا تم بخشے جاؤ۔ نفسانیت کی فربہی کو چھوڑ دو کہ جس دروازے کے لئے تم بلائے گئے اس میں سے ایک فربہ انسان داخل نہیں ہو سکتا۔ کیا ہی بدقسمت وہ شخص ہے جو ان باتوں کو نہیں مانتا جو خدا کے منہ سے نکلیں اور میں نے بیان کیں۔ تم اگر چاہتے ہو کہ آسمان پر

خدا تم سے راضی ہو تو تم باہم ایسے ہو جاؤ جیسے ایک پیٹ سے دو بھائی۔ تم میں سے زیادہ بزرگ وہی ہے جو زیادہ اپنے بھائی کے گناہ بخشتا ہے اور بدبخت ہے وہ جو ضد کرتا ہے اور نہیں بخشتا۔ سو اس کا مجھ میں حصہ نہیں۔ خدا کی لعنت سے بہت خائف رہو۔ کہ وہ قدوس اور غیور ہے۔ بدکار خدا کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔ اور ہر ایک جو اسکے نام کیلئے غیرتمند نہیں اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔ متکبر اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔ ظالم اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتا اور ہر ایک جو اسکے نام کیلئے غیرتمند نہیں اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔ وہ جو دنیا پر کتوں یا چیونٹیوں یا گدوں کیطرح گرتے ہیں اور دنیا سے آرام یافتہ ہیں وہ اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتے۔ ہر ایک ناپاک آنکھ اس سے دور ہے ہر ایک ناپاک دل اس سے بیخبر ہے۔ وہ جو اسکے لئے آگ میں ہے آگ سے نجات دیا جائے گا۔ وہ جو اس کیلئے روتا ہے ہنسے گا۔ وہ جو اس کیلئے دنیا سے توڑتا ہے وہ اسکو ملیگا۔ تم سچے دل سے اور پورے صدق سے اور سرگرمی کے قدم سے خدا کے دوست بنو تا وہ بھی تمہارا دوست بنجائے۔ تم ماتحتوں اور اپنی بیویوں پر اور اپنے غریب بھائیوں پر رحم کرو تا آسمان پر تم پر رحم ہو تم سچ مچ اسکے ہو جاؤ تا وہ بھی تمہارا ہو جائے۔ (کشتی نوح صفحہ ۲۰ اکتوبر سنہ ۱۹۰۲ء)

جماعت کو اخلاق کی تعلیم و تنبیہ

ان سب باتوں کے بعد پھر میں یہ کہتا ہوں کہ مت خیال کرو کہ ہم نے ظاہری طور پر بیعت کر لی ہے۔ ظاہر کچھ چیز نہیں خدا تمہارے دلوں کو دیکھتا ہے اور اسی کے موافق تم سے معاملہ کریگا۔ دیکھو میں یہ کہکر فرض تبلیغ سے سبکدوش ہوتا ہوں کہ گناہ ایک زہر ہے اسکو مت کھاؤ۔ خدا کی نافرمانی

ایک گندی موت ہے اس سے بچو۔ دُعا کرو تا تمہیں طاقت ملے جو شخص دعا
کے وقت خدا کو ہر ایک بات پر قادر نہیں سمجھتا بجز وعدہ کی مستثنیات کے
وہ میری جماعت میں سے نہیں۔ جو شخص جھوٹ اور فریب کو نہیں چھوڑتا
وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص دُنیا کے لالچ میں پھنسا ہوا ہے
اور آخرت کی طرف آنکھ اُٹھا کر بھی نہیں دیکھتا وہ میری جماعت میں سے نہیں
ہے۔ جو شخص درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم نہیں رکھتا وہ میری جماعت میں
سے نہیں ہے۔ جو شخص پورے طور پر ہر ایک بدی سے اور ہر ایک بدعملی سے
یعنے شراب سے قمار بازی سے۔ بدنظری سے اور خیانت سے اور رشوت سے
اور ہر ایک ناجائز تصرف سے توبہ نہیں کرتا۔ وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے
جو شخص دُعا میں لگا نہیں رہتا۔ اور انکسار سے خدا کو یاد نہیں کرتا وہ میری
جماعت میں سے نہیں ہے جو شخص بدرفیق کو نہیں چھوڑتا اور اسپر بد اثر ڈالتا
ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے جو شخص اپنے ماں باپ کی عزت نہیں
کرتا۔ اور امور معروفہ میں جو خلاف قرآن نہیں ہیں انکی بات کو نہیں مانتا
اور انکے تعہد خدمت سے لاپروا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے
جو شخص اپنی اہلیہ اور اس کے اقارب سے نرمی اور احسان کے ساتھ
معاشرت نہیں کرتا۔ وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص اپنے ہمسایہ
کو ادنیٰ ادنیٰ خیر سے بھی محروم رکھتا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے
جو شخص نہیں چاہتا کہ اپنے قصوروار کا گنہ بخشے اور کینہ پرور آدمی ہے وہ میری
جماعت میں سے نہیں ہے۔ ہر ایک مرد جو بیوی سے یا بیوی خاوند سے خیانت
سے پیش آتی ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے جو شخص اس عہد کو جو
اُس نے بیعت کے وقت کیا تھا کسی پہلو سے توڑتا ہے وہ میری جماعت

ہیں سے نہیں ہے۔ جو شخص مجھے فی الواقع مسیح موعود و مہدی معہود نہیں سمجھتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے اور جو شخص امور معروفہ میں میری اطاعت کرنے کے لئے تیار نہیں ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے اور جو شخص مخالفوں کی جماعت میں بیٹھتا ہے اور ہاں میں ہاں ملاتا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ ہر ایک زانی۔ فاسق۔ شرابی۔ خونی۔ چور۔ قمار باز۔ خائن۔ مرتشی۔ غاصب۔ ظالم۔ دروغگو۔ جعلساز اور ان کا ہمنشین۔ اور اپنے بھائیوں اور بہنوں پر تہمتیں لگانے والا جو اپنے افعال شنیعہ سے توبہ نہیں کرتا۔ اور خراب مجلسوں کو نہیں چھوڑتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ یہ سب زہریں ہیں تم ان زہروں کو کھا کر کسی طرح بچ نہیں سکتے۔ اور تاریکی اور روشنی ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتی۔ ہر ایک جو پیچ در پیچ طبیعت رکھتا ہے۔ اور خدا کے ساتھ صاف نہیں ہے وہ اس برکت کو ہرگز نہیں پا سکتا جو صاف دلوں کو ملتی ہے۔ کیا ہی خوش قسمت وہ لوگ ہیں جو اپنے دلوں کو صاف کرتے ہیں اور اپنے دلوں کو ہر ایک آلودگی سے پاک کر لیتے ہیں اور اپنے خدا سے وفاداری کا عہد باندھتے ہیں کیونکہ وہ ہرگز ضائع نہیں کئے جائیں گے وہ خدا نہایت وفادار خدا ہے کیا ہی نیک طالع وہ شخص ہے جو اس خدا کا دامن نہ چھوڑے۔ ہم اس پر ایمان لائے ہم نے اس کو شناخت کیا تمام دنیا کا وہی خدا ہے اس کے سوا کوئی خدا نہیں نہ آسمان میں نہ زمین میں۔ جو شخص اس پر ایمان نہیں لاتا۔ وہ سعادت سے محروم اور خذلان میں گرفتار ہے۔ کیا ہی قادر اور قیوم خدا ہے جس کو ہم نے پایا۔ کیا ہی زبردست قدرتوں کا مالک ہے جس کو ہم نے دیکھا۔ سچ تو یہ ہے

کہ اس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔ مگر وہی جو اس کی کتاب اور وعدہ کے برخلاف ہے۔ کشتی نوح صفحہ ۱۰ تا ۱۲۔ اکتوبر سنہ ۱۹۰۲ء

مناسب تدبیر اور دعا کی تعلیم

میں تمہیں حد اعتدال تک رعایت اسباب سے منع نہیں کرتا۔ بلکہ اس سے منع کرتا ہوں کہ تم غیر قوموں کی طرح نرے اسباب کے بندے ہو جاؤ اور اس خدا کو فراموش کر دو جو اسباب کو بھی وہی مہیا کرتا ہے اگر تمہیں آنکھ ہو تو تمہیں نظر آ جائے کہ خدا ہی خدا ہے اور سب ہیچ ہے۔ تم نہ ہاتھ لمبا کر سکتے ہو اور نہ اکٹھا کر سکتے ہو مگر اس کے اذن سے۔ ایک مردہ اس پر ہنسی کرے گا۔ مگر کاش اگر وہ مر جاتا تو اس ہنسی سے اس کے لئے بہتر ہوتا۔ میں تمہیں دنیا کے کسب اور حرفت سے نہیں روکتا مگر تم ان لوگوں کے پیرو مت بنو جنہوں نے سب کچھ دنیا کو ہی سمجھ رکھا ہے۔ چاہئے کہ تمہارے ہر ایک کام میں خواہ دنیا کا ہو خواہ دین کا۔ خدا سے طاقت اور توفیق مانگنے کا سلسلہ جاری رہے۔ ہر ایک کام کے وقت ہر ایک مشکل کے وقت قبل اس کے جو تم کوئی تدبیر کرو اپنا دروازہ بند کرو اور خدا کے آستانہ پر گرو کہ ہمیں یہ مشکل پیش ہے۔ اپنے فضل سے مشکلکشائی فرما۔ کشتی نوح صفحہ ۱۰ تا ۱۲۔ اکتوبر سنہ ۱۹۰۲ء

نیچریت سے اجتناب کی تاکید

جب تم دعا کرو تو ان جاہل نیچریوں کی طرح نہ کرو جو اپنے ہی خیال سے ایک قانون قدرت بنا بیٹھے ہیں جس پر خدا کی مہر نہیں۔ کیونکہ وہ مردود ہیں ان کی دعائیں ہرگز نہیں قبول ہوں گی۔ وہ اندھے ہیں نہ سوجاکھے وہ مردے

ہیں نہ زندے۔ خدا کے سامنے اپنے تراشیدہ قانون پیش کرتے ہیں۔ اور اس کی بے انتہا قدرتوں کی حد بست ٹھیراتے ہیں اور اسکو کمزور سمجھتے ہیں۔ سو ان سے ایسا ہی معاملہ کیا جائے گا۔ جیسا کہ انکی حالت ہے!

کشتی نوح صفحہ ۱ تا ۷ اکتوبر ۱۹۰۲ء

موجودہ فلسفی خیالات سے اجتناب کی تاکید

تمہیں چاہیئے کہ اس دنیا کے فلسفیوں کی پیروی مت کرو اور ان کو عزت کی نگاہ سے مت دیکھو کہ یہہ سب نادانیاں ہیں۔ سچا فلسفہ وہ ہے جو خدا نے تمہیں اپنے کلام پاک (قرآن) میں سکھلایا ہے۔ ہلاک ہو گئے وہ لوگ جو اس دُنیاوی فلسفہ کے عاشق ہیں اور کامیاب ہو گئے وہ لوگ جنہوں نے سچے علم اور فلسفہ کو خدا کی کتاب میں ڈھونڈا۔

کشتی نوح صفحہ ۱ تا ۷ اکتوبر ۱۹۰۲ء

فرقہ احمدیہ

وہ نام جو اس سلسلہ کے لئے موزون ہے جس کو ہم اپنے لئے اور اپنی جماعت کے لئے پسند کرتے ہیں۔ **مسلمان فرقہ احمدیہ** ہے یہ نام اس لئے رکھا گیا ہے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دو نام تھے۔ ایک محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ دوسرا نام احمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اسم محمد جلالی نام تھا۔ اور اس میں یہ مخفی پیشین گوئی تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان دشمنوں کو تلوار کے ساتھ سزا دیں گے جنہوں نے تلوار کے ساتھ اسلام پر حملہ کیا اور صدہا مسلمانوں

کو قتل کیا۔ لیکن اسم احمدؐ جمالی نام تھا۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دُنیا میں آشتی اور صلح پھیلائیں گے۔ سو خدا نے ان دونا موں کی اس طرح پر تقسیم کی کہ اول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مکہ کی زندگی میں اسم احمدؐ کا ظہور تھا اور ہر طرح سے صبر اور شکیبائی کی تعلیم تھی۔ اسلئے مدینہ کی زندگی میں اسم محمدؐ کا ظہور ہوا اور مخالفوں کی سرکوبی خدا کی حکمت اور مصلحت نے ضروری سمجھی لیکن یہ پیشین گوئی کی گئی تھی کہ آخری زمانہ میں پھر اسم احمدؐ ظہور کرے گا۔ اور ایسا شخص ظاہر ہوگا جس کے ذریعہ سے احمدی صفات یعنے جمالی صفات ظہور میں آئے گی اور تمام لڑائیوں کا خاتمہ ہو جائے گا۔ پس اس وجہ سے مناسب معلوم ہوا کہ اس فرقہ کا نام فرقہ احمدیہ رکھا جائے تا اس نام کو سنتے ہی ہر ایک شخص سمجھ لے کہ یہ فرقہ دُنیا میں آشتی اور صلح پھیلانے آیا ہے۔ اور جنگ اور لڑائی سے اس فرقہ کو کوئی سروکار نہیں "۔

از حضرت مسیح موعودؑ اشتہار مورخہ ۴ نومبر ۱۹۰۰ء

احمدیہ جماعت میں داخل ہونیکی دس شرائط

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات پر کرلے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہے گا!

دوم۔ یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت سے اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا۔ اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آئے!

سوم۔ یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسولؐ کے ادا کرتا رہے گا

اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے میں مداومت اختیار کرے گا۔ اور دلی محبت سے خدائے تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اسکی حمد اور تعریف کو ہر روز اپنا ورد بنائے گا!

چہارم - یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دے گا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔

پنجم - یہ کہ ہر حال رنج و راحت عُسر اور یُسر اور نعمت اور بلا میں خدا تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا۔ بہرحال راضی بقضاء ہو گا۔ اور ہر ایک ذلت اور دُکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار ہو گا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے مُنہ نہیں پھیرے گا بلکہ قدم آگے بڑھائے گا!

ششم - یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آئے گا۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکُلی اپنے اوپر قبول کریگا۔ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا!

ہفتم - یہ کہ تکبر اور نخوت بکُلی چھوڑ دے گا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔

ہشتم - یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا!

نہم - یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا۔ اور

جہاں تک بس چل سکتا ہے۔ اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائے گا۔

دہم۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار اطاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

(از کلمات طیبات حضرت مسیح موعودؑ)

غرضِ بیعت

تمام مخلصین داخلین سلسلۂ بیعت اس عاجز پر ظاہر ہو کہ بیعت کرنے سے غرض یہہ ہے کہ تا دُنیا کی محبت ٹھنڈی ہو اور اپنے مولیٰ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت دل پر غالب آئے اور ایسی حالت انقطاع پیدا ہو جاوے جس سے سفرِ آخرت مکروہ معلوم نہ ہو۔

(ضمیمہ آسمانی فیصلہ مصنفہ حضرت مسیح موعودؑ)

بیعت کے الفاظ

حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح ثانی ایدہم اللہ بنصرہ العزیز مندرجہ ذیل الفاظ میں بیعت لیتے ہیں۔ اشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ وحدہٗ لاشریک لہٗ واشھد ان محمداً عبدہٗ ورسولہٗ (۳)۔ بار آج میں سلسلہ احمدیہ میں محمود کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں اور اقرار کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے آیندہ بھی تمام گناہوں سے بچنے کی کوشش

کرتا رہوں گا۔ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النّبیین یقین کروں گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تمام دعاوی پر ایمان رکھوں گا۔ جو تم نیک کام بتاؤ گے ان میں تمہاری فرمانبرداری کرونگا۔ استغفر اللہ ربّی من کلّ ذنب و اتوب الیہ (۳) بار رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت (۳) بار اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں تو میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں آمین۔ اس کے بعد جملہ حاضرین دعا کرتے ہیں۔

اِلتماس

بزرگان عظام و برادران کرام۔ السلام علیکم و رحمتہ اللہ و برکاتہٗ احمدیہ عقائد کا خلاصہ خاص حضرت اقدس میرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی اکثر تصنیفات سے معہ حوالہ جات صفحات کے آپ ہی کے الفاظ میں درج رسالہ ہذا کر کے اب آپ کے انصاف پسند کانشنس سے ہماری یہہ اپیل ہے کہ باوجود ہمارے ان صاف و صریح عقائد اسلامیہ کے قائل و پابند ہونے کے کس طرح امام جماعت احمدیہ اور اس کے متبعین خارج از اسلام سمجھے جا سکتے ہیں۔

اب رہے بعض مسائل متنازعہ فیہ تو اس میں بھی آپ اور ہم متفق ہیں مثلاً آپ بھی مسیح و مہدی کے آنے کے قائل ہیں اور ہم بھی۔ فرق صرف

یہہ ہے کہ آپ سمجھتے ہیں مسیح و مہدیؑ آنے والے ہیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام موسوی سلسلہ کے خلیفہ جواب تک زندہ بجسد عنصری آسمان چہارم پر موجود ہیں وہی آخری زمانہ میں تشریف لاکر اسلامی اصلاح فرماویں گے۔ اور ہم یہہ کہتے ہیں کہ قرآن شریف کی ۳۰ آیات واحادیث صحیحہ کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہوگئے اور آنے والا مسیح موعود اصلاح اُمت کیلئے حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی غلام و متبع نبی ہوگا تاکہ غیر سلسلہ کے نبی کا احسان بھی اس خیر اُمت پر نہ رہے۔ اور آپ مہدی علیہ السلام کا ایک علیحدہ وجود تصوّر فرماتے ہیں۔ اور ہم حسب حدیث صحیح ابن ماجہ حضرت مسیح و مہدی کا ایک ہی وجود لا مھدی الا عیسے ابن مریم کے ماتحت سمجھتے ہیں اور ہم کہتے ہیں کہ وہ مسیح موعود آچکے اور حضرت اقدس مرزا صاحب وہی ہیں جس کے متعلق حضرت ممدوح کی ۸۰ کتب دلائل قرآنی و احادیث صحیحہ و عقلی و نقلی کے ساتھ شایع ہوچکے ہیں۔ اب التماس یہہ ہے کہ جس طرح مدعی سے ہی اس کے دعوے کا ثبوت سنا جاتا ہے تو اسی طرح ہمارے عقائد کی نسبت بھی ہم سے اسکا ثبوت سُنا جائے نہ کہ ہمارے مخالفین سے جبکہ کسی غیر مسلم کا بیان اسلامی عقاید کی نسبت صحیح نہیں سمجھا جاسکتا۔ اور کسی مخالف کی شہادت کو جو بلا حلف ہو عدالت میں ساقط الاعتبار سمجھا جاتا ہے تو پھر کس طرح یہہ امر صحیح ہوسکتا ہے کہ احمدیوں کے عقائد کی نسبت غیر احمدیوں بلکہ ان کے شدید مخالفین کا بیان صحیح مانا جائے اور احمدیوں کا بیان غلط۔ انصاف!!!

اب یہاں طبعاً یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ پھر علماء زمانہ کے کفر کے فتووں کی نسبت کیا خیال کیا جائے؟

پیارے ہم وطن بھائیو! یہ ایک بندھا ہوا قانون ہے کہ
یحسرۃً علی العباد ما یاتیھم من رسول الا کانوا بہ یستھزءون
یعنی بندوں پر کیا ہی افسوس ہے کہ ان کے پاس کوئی ایسا رسول نہیں آیا
جس سے انہوں نے ٹھٹھا نہیں کیا۔ حضور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم بھی فرماتے ہیں کہ دنیا میں جتنے نبی آئے سب ستائے گئے لیکن میں سب
سے بڑھ کر ہی ستایا گیا اور ہونا بھی یوں ہی چاہیئے تھا کیونکہ سب سے
بڑھکر بنی انسان کے خیر خواہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں پیغمبروں کے
سچے نائب و جانشین خلفائے کرام بھی بہت ستائے گئے ہیں اور آئمہ اربعہ
میں سے بھی کوئی ظلم و تعدی سے نہ بچا۔ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رح
کو جاہل، بدعتی، زندیق، کافر تک لقب دیا۔ اور آخر قید خانہ ہی میں زہر
دیا گیا۔ حضرت ابو عبداللہ امام محمد بن ادریس شافعی رح کو اخیر بیت البیس
کہا گیا۔ اور حضرت امام مالک رح کو ۲۵ سال تک جمعہ و جماعت سے روکا گیا
اور ذلت سے قید کئے گئے۔ اور حضرت امام حنبل رح کو ۲۸ ماہ قید میں رکھکر
بھاری زنجیریں پیروں میں ڈالی گئیں باوصفیکہ حق کے لئے ان ائمہ اربعہ
علیہم السلام نے اتنے دکھ اٹھائے مگر اب بھی فرقہ اہلحدیث ان بزرگوار وں
پر زبان طعن دراز کرنے سے نہیں چوکتے۔ دیکھئے اخبار اہلحدیث مولوی
ثناء اللہ صاحب امرتسری مورخہ ۲۷ جنوری ۱۹۱۱ء نمبر ۱۳۔ جلد ۸۔ کہ
اہلحدیث صاحب کیا فرماتے ہیں ؎

دین حق را چار مذہب ساختند — رخنہ در دین نبی انداختند

گویا ان قابل تعظیم آئمہ کو دین کے رخنہ انداز کا خطاب دیا جاتا ہے
اور علماء احناف کو سناتن دھرمی کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

ملاحظہ ہو اخبار اہلحدیث مولوی ثناء اللہ صاحب اہلحدیث جلد ۳ - نمبر ۵ ص (۲)
اسی طرح حضرت امام بخاری رح وطن سے نکالے گئے۔ حضرت قطب الاقطاب
بایزید بسطامی رح ۷ مرتبہ شہر بسطام سے نکالے گئے۔ حضرت جنید بغدادی رح
کی جس کو قوم نے سلطان العارفین کا لقب دیا تھا تکفیر کی گئی اور شیخ الاسلام
محی الدین ابو محمد عبدالقادر جیلانی حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ
کو فقہا نے کافر کہا۔ اور ابن جوزی علیہ السلام نے انکے خلاف تلبیس ابلیس
نامی کتاب لکھی۔ اور حضرت شیخ محی الدین ابن عربی رح جو شیخ اکبر کہلاتے ہیں
ان کو نہ صرف کافر بلکہ اکفر کہا گیا۔ بلکہ علماء نے یہ فتویٰ دیا کہ انکا کفر یہود
ونصاریٰ کے کفر سے بڑھکر ہے۔ **الغرض** کوئی برگزیدہ انسان ایسا نہیں
گذرا کہ جسپر علمائے ظواہر نے کفر کا فتویٰ نہ دیا ہو تو اب حضرت اقدس
مرزا صاحب کس طرح اس سنت مستمرہ سے بچ سکتے ہیں چنانچہ حضرت ممدوح
نے اپنی مثنوی میں کیا ہی خوب فرمایا ہے کہ ؎

کس بچشم یار صدیقے نہ شد ۔۔۔ تا بچشم غیر زندیقے نہ شد

محترم بزرگو! یہ ہے کفر کے فتووں کی گرم بازاری جو کہ قوم نے
اپنے اپنے زمانوں کے سچے محسنوں کے ساتھ کیا ہے اسکی وجہ صرف یہی
ہے کہ ان ربانی اماموں کے حقائق و معارف اور علوم لدنی کا موازنہ
علمائے ظواہر نے اپنے کسبی علوم سے کرکے دیکھا ہے۔ جب الٰہی استعارات و
رموز حقانی کی کنہ تک وہ نہ پہنچ سکے تو جھٹ کفر کی گولی داغ دی جبکہ قدیم
سے قوم کی یہ سنت مستمرہ جاری ہے تو پھر اس صدی کا ربانی مصلح بھی کس طرح
ابنائے زمانہ کی دست برد سے بچ سکتا ہے خاصکر چودہویں صدی آخری
زمانہ کی ناگفتہ بہ حالت کے متعلق مخبر صادق حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

نے جو فرما دیا ہے وہ کس طرح گوارا نہ ہوتا۔ پس حضرت اقدس مرزا صاحب پر بھی علمائے ظواہر کا سب و شتم لعن طعن وغیرہ ہونا ضرور تھا۔

اب مقتدایان قوم کی دل آزاری وابنائے دہر کی محسن کشی کا خاکہ تو ملاحظہ فرما لیا۔ مگر اب غور طلب یہ امر باقی رہجاتا ہے کہ آخر کس طرح سچے و جھوٹے میں امتیاز کیا جائے تو اس کی نسبت ایک زرین مقولہ کی طرف آپ کی توجہ کو منعطف کرانا چاہتا ہوں دنیا کے سارے مقولے غلط ہو جائیں ممکن ہے لیکن یہ اٹل قانون ہر زمانہ میں واقعات کے مطابق ہمیں نظر آتا ہے یعنے **درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے**۔ پس اس اصل کو مدنظر رکھ کر جب ہم اپنے ماسلف آئمہ کرام کی مقدس لائف اور ان کے کارناموں پر نظر ڈالتے ہیں تو باوجود ان کے کوہ باطن ہمعصروں کی شدید مخالفت کے پھر بھی وہ اپنے مقاصد میں کامیاب نظر آتے ہیں جس کے باعث آج بے اختیار ہم ان کو درود وسلام سے یاد کرتے ہیں۔ تو اسی طرح جبکہ حضرت اقدس مرزا صاحب کی مذہبی تصانیف و اصلاح قومی اور اسلامی جان نثاریوں و نیز آپ کے مقدس مشن کی اسلامی ان تھک خدمات کو وسعت قلبی سے ملاحظہ فرمایا جائے تو آپ کی صداقت کا پتہ چل جائے گا۔

ہندوستان کی پبلک پر جاہے وہ مخالف احمدیت ہو یا موافق یہ امر پوشیدہ نہیں کہ جب کبھی عیسائی و آریہ و برہمو سماج و دیگر مخالفین اسلام نے لیکچرار کسی شہر میں اسلام کے خلاف اپنے لیکچروں کا سلسلہ شروع کر دیے ہیں تو وہاں کی پبلک اوّلاً تو اپنے مقامی علما کو مرد میدان بنانے کی کوشش کرتی ہے بالآخر اپنے علما کے امداد پر ہی قادیان کو تاریں دیئے جاتے ہیں کہ براہ کرم اپنے علماء کو جلد یہاں بھیجدیں اور جب کبھی

اسلام کے خلاف کوئی آواز ہندوستان یا اس کے باہر سے آتی ہے تو اس کے معقول جواب کے لئے پبلک کی آنکھیں احمدی علماء کی جانب ہی لگجاتی ہیں۔ یہاں تک کہ اسی اسلامی جوش کو لیکر اپنے آقاء نامدار حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے مبارک اسلام و مقدس نام کو دنیا میں ظاہر کرنیکے لئے جان و مال اور تمام معاملات کی قربانی کر کے اسی جماعت کے اکثر افراد تمام یوروپ و امریکا و افریقہ کے بڑے بڑے شہروں میں اسلامی مشن قایم کئے ہوئے ہیں چنانچہ اخبار بین دنیا پر احمدیت کے کارنامے پوشیدہ نہیں اس وقت ہندوستان و افغانستان سے گذر کر سیلون و ایران عراق عرب۔ روس۔ مارشیس۔ نیٹال۔ ایسٹ افریقہ۔ مصر۔ سیرالیون گولڈکوسٹ۔ نائیجیریا یونائیٹڈ اسٹیٹس میں احمدیہ جماعتیں قایم ہیں۔ اور انگلستان کے علاقہ پٹنی میں صرف غریب جماعت احمدیہ کی چندہ سے ۲ لاکھ روپیہ کی ایک عظیم الشان مسجد ۲ سال قبل تیار ہوئی جس میں تمامی اسلامی ممالک کے سفراء و امراء وغیرہ بھی نماز جمعہ و عیدین میں بلا تفریق مذہب و ملت تشریف لاتے ہیں اور امریکا کے شہر شکاگو وغیرہ میں دو مساجد حال میں جماعت احمدیہ نے تعمیر کئے اور ایک رسالہ مسلم سن رائز جسکا اردو نام شمس الاسلام رکھا گیا وہ اسلامی مضامین کے ساتھ ملک امریکا سے شایع کیا جاتا ہے اور اب جرمن میں بھی مشن قائم ہوگیا ہے اور پچاس ہزار روپیہ کے صرفہ سے مسجد تعمیر کیجارہی ہے۔ قابل ذکر امر یہ ہے کہ جرمن کی مسجد صرف احمدی مستورات کے چندہ ہی سے تیار کی جارہی ہے۔ اور ملک افریقہ کے علاقہ نائیجیریا میں تو الحمدللہ ۱۰ ہزار کی کثیر آبادی نے دو سال میں اسلام قبول کی ہے جہاں دو مبلغ کام کر رہے ہیں اور متعدد مساجد و اسلامی اسکول کھولے گئے ہیں جس کے باعث تمام یوروپ و امریکا و افریقہ کے پادریوں میں ایک ہلچل مچ گئی ہے۔ چنانچہ ٹائمز آف نائیجیریا کے مطالعہ سے

تو وہاں کی اسلامی تبلیغ کا حال بخوبی معلوم ہو سکتا ہے۔ اور یہ امر بھی برادران اسلام کے لئے باعث اطمینان ہوگا کہ آج سے چند سال قبل حیدرآباد کے امیر جماعت حضرت مولانا میر محمد سعید صاحب مرحوم قادری نے تقریباً ایک سال مکہ معظمہ میں قامت فرما کر (۸۰) اصحاب کی جماعت خاص مکہ مشرفہ میں قائم فرمادی ہے اور صاحب ممدوح حرم میں علیحدہ جماعت کر کے نماز ادا فرماتے رہے اور مکہ معظمہ کے سرکاری معتبر اخبار القبلہ ۲ ماہ محرم ۱۳۴۰ھ مطابق ۱۵ استمبر ۱۹۲۱ء میں جو مضمون آپ کا شائع ہوا ہے اس میں خاص طور پر بصراحت احمدی لکھا گیا ہے۔ الغرض اب چار دانگ عالم میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کے قریباً نصف بلین ممبر پھیلے ہوئے ہیں۔

صاحبان ذوی الاحترام! یہ وہ شیریں پھل ہیں کہ جو حضرت مرزا صاحب نے دنیا کو عطا فرمائے کیا یہ حالات اس امر کا پتہ نہیں دیتے کہ کس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی جماعت کے پیش نظر اسلامی خدمات رہے ہیں۔ جماعت احمدیہ کے سوا تمام دنیا میں کوئی جماعت بھی اس طرح جدوجہد کرتی نظر آتی ہے۔ نہیں ہرگز نہیں۔ تو کیا کفار کو اسلام کی خدمات کا جوش ہوگیا یہ الٹی گنگا کس طرح بہنے لگ گئی۔ خدارا انصاف!!!

خاکسار

سید بشارت احمد وکیل ہائیکورٹ

آنریری جنرل سکرٹری صدر انجمن احمدیہ حیدرآباد دکن

فہرست مضامین عقائد احمدیہ

چیلنج دربارہ امام الزمان

دس ہزار کا انعام

اسمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مشہور احادیث
کی بنا پر امام الزمان کے دعاوی کی صداقت بیان
کیگئی ہے اور دس ہزار روپیہ کا انعام پیش کرکے مطالبہ کیا گیا ہے
کہ حدیث نبویؐ کے مطابق امام الزمان پیش کیا جاوے۔ قیمت ۴؍

سیرت النبیؐ

صحیح بخاری کی احادیث کی بناء پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی لطیف اور مدلل پیرایہ میں سیرت لکھی گئی ہے۔ نہ صرف تاریخی
رنگ میں بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر قول و فعل کی حکمت و
فلسفہ بیان کیا گیا ہے۔ اپنی طرز کی بالکل نرالی سیرت ہے۔ قیمت مجلد عہ